فیصلہ

مورخہ ۲۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۹۴ عیسوی

پمفلٹ کے معاملات پر

جسکو

حسب الحکم حضور پرنور سرکار عالیہ

یعنے

ہر ہائنس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دامت سلطنتہا کرون آف انڈیا۔

جی۔سی۔ایس۔آئی۔سی۔آئی۔

کھلی ہوئی عدالت مین تحقیقات کامل کے بعد

ہز اکسلنسی محمد سید امتیاز علی خان صاحب بہادر وزیر ریاست بھوپال نی صادر فرمایا

اور سرکار عالیہ نے بعد منظوری حکم طبع کا صادر فرمایا معہ مسل کی

مطبع مفید عام آگرہ مین محمد قائد علیخان صوفی کی اہتمام سی طبع ہوا

فہرست کاغذات فیصلہ

تمت بالخیر

فیصلہ

مورخہ ۲۳- جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۹۴ عیسوی

پمفلٹ کے معاملات پر

جسکو

حسب الحکم حضور پرنور سرکار عالیہ

یعنے

ہرہائنس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دامت سلطنتہا کرون آف انڈیا-

جی-سی-ایس-آئی-سی-آئی-

کھلی ہوئی عدالت مین تحقیقات کامل کے بعد

ہزاکسلنسی محمد سید امتیاز علی خان صاحب بہادر وزیر ریاست بھوپال نے صادر فرمایا

اور سرکار عالیہ نے بعد منظوری حکم طبع کا صادر فرمایا معہ مسل کی

مطبع مفید عام آگرہ مین محمد قادر علیخان صوفی کی اہتمام سی طبع ہوا

روبکار اجلاس ہز اکسلنسی سید محمد امتیاز علیخان صاحب بہادر وزیر ریاستِ بھوپال

مورخہ ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۱ھ ہجری قدسی

آجکل ایک پمفلٹ زبان انگریزی و اُردو مین چھپکر کسی مطبع سے شائع ہوا ہے جسمین مطبع کا نام مندرج نہین - بجائے نام کاتب کے ضیاء الحق لکھا ہے - اِس پمفلٹ مین بعض معزز اہلکارانِ ریاست بھوپال کی نسبت مختلف قسم کے الزامات و شکایات درج کیئے گئے ہین - اور بعض اہلکارانِ ریاست کے نام بزمرۂ شاہدان و گواہان شکایات کے تحریر کیئے گئے ہین جس سے بادی النظری ملاحظہ مین اشخاص ناواقف کو یہ احتمال پیدا ہوسکتا ہے کہ شاید شکایات مندرجہ پمفلٹ کی کچھ اصلیت ہو - اِسواسطے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِسکی ہم خود اپنے اجلاس مین علیٰ رُوس الاشہاد تحقیقات عاملانہ کرین اور جن گواہون کے اوسمین نام درج ہین اُنکے اظہارات بغرضِ انکشافِ حقیقت ہم خود قلمبند کرین اور علاوہ اُن گواہون کے اور بھی بعض اشخاص کے اظہارات ضروری لین - اور ضیاء الحق نیز اون اشخاص کو جو مشتہر کار ضیاء الحق یا بانی مبانی تحریر و طبع پمفلٹ کے ہون یا کسی قسم کی شکایت رکھتے ہون جو درج پمفلٹ ہوئی ہین اُن سب کو موقع پیش کرنے وجہ ثبوت و شہادت و حاضری اجلاس کا دین لہذا

حکم ہے

کہ مسودہ اشتہار کا جو انگریزی مین مرتّب کیا گیا ہے بذریعہ ڈاکٹ انگریزی خدمت مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کے بھیجکر التماس کیا جائے کہ یہ اشتہار - پایونیر - و بمبئی ٹائمس و اسٹیٹ مین

ودیگر مشہور و معزز اخبارات مین جنکو صاحب بہادر موصوف مناسب سمجھین چھپوا کر اشتہار دیا جاے - کہ ضیاء الحق یا جو کوئی شخص مضامین مندرجہ پمفلٹ کے متعلق کچھ ثبوت دینا چاہے تو وہ بغیر کسی پس وپیش کے ہماری اجلاس مین حاضر ہوکر ثبوت پیش کرے -

تاریخ اس اجلاس تحقیقات کی نہم ماہ دسمبر ۱۸۹۳ع سے پانزدہم ماہ مذکور تک مقرر کیجاتی ہے - اس زمانہ مین روزانہ اجلاس بغرض اس تحقیقات کے ہوگا - اور اگر اس مدت مین تحقیقات ختم نہو گی تو اسکے بعد بھی تا اختتام تحقیقات مسلسل کاروائی جاری رہے گی - جس شخص کو کچھ ثبوت پیش کرنا ہو تواریخ مصرحہ صدر مین حاضر ہو - اور اطلاعنامجات بنام گواہان مندرجہ پمفلٹ جاری ہون کہ وہ لوگ تواریخ مصرحہ بالا پر ہماری اجلاس مین حاضر ہوکر شہادت ادا کرین اور علاوہ گواہان مندرجہ پمفلٹ کے اشخاص مفصلہ ذیل کو بھی باضابطہ اطلاع دیجاے کہ وہ ہماری اجلاس مین حاضر ہوکر شہادت نسبت امور مستفسرہ کے ادا کرین -

سیٹھ چھنی لعل صاحب خزانچی ریاست بھوپال	عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان مرحوم
فیاض حسین خان برادرزادہ منشی صاحب مرحوم	منشی نجیم خان برادرزادہ منشی صاحب مرحوم

منشی بشیر الدین تحصیلدار شاہ گنج -

اور سواے گواہان مذکورین کے اثناء تحقیقات مین ضرورت جن اشخاص کی شہادت لینے کی پیش آیگی اونکے نام اطلاعنامجات جاری ہوکر وہ لوگ بھی طلب کیے جائین گے - اصل روبکار دفتر مین رہے - احکام تعمیلی جاری ہون فقط مورخہ صدر -

---

از محکمہ وزارت بھوپال

اعلان

ایک پمفلٹ بھوپال اسٹیٹ کے متعلق انگریزی و اُردو مین ضیاء الحق کے نام سے شائع ہوا ہے جسمین مرزا عنایت علی بیگ اور مرزا افضال علی بیگ و نیز ہمارے بعض ماتحت افسران پر مختلف قسم کے چند الزامات قایم کیئے گئے ہین - پمفلٹ پر مطبع کا نام جسمین وہ چھپا ہے درج نہین ہے اور یہ سمجھنا مشکل ہیکہ آیا ضیاء الحق کوئی صحیح نام ہے یا فرضی ہے - پمفلٹ مین بعض گواہون کے نام بھی درج کیئے گئے ہین - جنسے دیکھنے والے کو شبہے پیدا ہوسکتے ہین - ان تمام باتون پر غور کرکے ہمنے تحقیقات کا قصد کیا ہے اور جو نام معززگواہون کے درج پمفلٹ ہین اُنکی شہادتین ہم کُھلی عدالت مین لینگے - اس اعلان کے ذریعہ سے اس بات کی عام اطلاع دیجاتی ہے کہ ضیاء الحق یا کوئی شخص جسکو کچھ ثبوت دینا ہو وہ بلا کسی پس و پیش کے ۱۰ - دسمبر سے ۱۵ - دسمبر تک ہمارے اجلاس پر حاضر ہوکر ثبوت پیش کرے - اگر ۱۵ - دسمبر تک کُل شہادت ختم نہو جائیگی تو بعد ۱۵ - دسمبر کے بھی تا اختتام شہادت مسلسل کے کارروائی جاری رہیگی - یہ تحقیقات عاملانہ ہوگی اور درصورتیکہ کسی شخص کی نسبت ایسا ثبوت بہم پہنچیگا کہ بادی النظر مین مقدمہ قایم کرنے کی ضرورت ہو تو مقدمہ عدالتانہ تحقیقات و انفصال کے واسطے سپرد فوجداری کردیا جائیگا تاکہ بمقابلہ مدعا علیہ کے کارروائی ضابطہ عمل مین آئے - فقط

آغاز کارروائی اظہارات

اظہار منشی محمد مقصود علیخان معین صدر المہام

نمبر (۱) مقصود علیخان ولد محمد ولی خان قوم پٹھان بارک زئی متوطن شاہجہان پور ممالک مغربی و شمالی عمر تخمیناً ۵۸ سال پیشہ نوکری - مین ۱۶ - سال سے ملازم ریاست بھوپال کا ہون - ابتداے زمانہ مین ملازمت انگریزی کی پھر ریاست گوالیار مین نوکری کی - اس ریاست مین پہلے نائب ناظم مقرر رہا پھر ریلوے مجسٹریٹ مقرر رہا پھر نیابت نظامت پر واپس ہوا پھر کوتوال خاص شہر بھوپال کا مقرر ہوا پھر مجسٹریٹ شہر بھوپال مقرر رہا بعد اُسکے قایم مقام معین صدر المہام مقرر رہا پھر مستقل عہدہ نظامت اشٹہ پر کیا گیا نظامت کا عہدہ مساوی کلکٹر مجسٹریٹ ضلع ممالک انگریزی کے اختیار مین ہوتا ہے اوس عہدہ پر ۵ سال تک رہا اب ڈیڑھ سال سے عہدہ معین صدر المہامی و صدر الصدوری پر جسمین اختیارات اسسٹنٹ سول و سشن جج کے برتے جاتے ہین مستقل مقرر ہون -

مین مرزا عنایت علی بیگ و مرزا افضال علی بیگ کو جانتا ہون جب سے اس مُلک مین آیا ہون اُسی قریب زمانہ سے - مین نے ذاتی علم سے کوئی بُرائی اونکی نہین جانی نہ کسی معتبر شخص کی زبانی جسکا بیان مین قابل اعتبار سمجھتا کوئی بات اُنکی بُرائی کی سُنی نہ میرے اوپر کسی مقدمہ مین دباؤ نا جائز مرزایان نے ڈالا کہ کوئی مقدمہ حسب منشاء اونکے مین نا جائز طور پر فیصلہ کرون -

میرے اجلاس مین ایک مقدمہ گنپت سنگھ کا پیش ہوا جو مفروری گنپت سنگھ کا حراست جائز سے تھا

جبکہ وہ بحکم ناظم صاحب ضلع مشرق حراست میں تھا اور حراست سے بھاگ کر پھر گرفتار ہو کر میری
اجلاس میں چالان ہوا تھا میں نے بہ ثبوت جرم گنپت سنگہ کو قید چھ ماہ کی دی دوسرا مقدمہ
گنپت سنگہ قیدی کا میرے اجلاس سے فیصلہ ہوا جسمین قیدی مذکور نے بناراضی فیصلہ نظامت مشرق
اپیل کیا تھا ناظم صاحب نے قیدی کو ۲ دو برس میعاد قید کی سزا دی تھی اور مین نے وہ سزا بحال
رکھی دونون مثلین موجود ہین - مقدمہ جسمین ۲ دو برس کی سزاے قید گنپت سنگہ کو ناظم صاحب ضلع
نے دی اور مین نے سزا بحال رکھی - یہ تھا کہ گنپت سنگہ نے مخبری کی کہ مرزا شجاعت علی بیگ تحصیلدار
سلوانی پسر مرزا عنایت علی بیگ نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا ہے اور بروقت تحقیقات بمطلق ثبوت
پیش نکر سکا اور جن لوگونکا واقف ہونا مخبری سے گنپت سنگہ کی پایا جاتا تھا اونکے بھی اظہارات
ناظم صاحب نے تحریر کیئے تھے مگر کچھ ثبوت نہ ہوا بلکہ اُن لوگون نے خلاف گنپت سنگہ کے بیان کیا تھا
اسوجہ سے آخرکار گنپت سنگہ مجرم جھوٹھی خبر دینے ایسے جرم کا قرار پایا جسکی سزا بحالت سچ ہونیکے
موت ہوسکتی تھی اوسپر ۲ دو سالہ قید کی سزا گنپت سنگہ کو دیگئی - اِس مقدمہ کے سوا اور کوئی مقدمہ
مجھکو معلوم نہین ہے جسمین الزام قتل کا دونون مرزا یا اُنکی اولاد پر لگا یا گیا ہو مجھکو یاد نہین ہے
کہ اِس مقدمہ مین علاوہ ایک الزام کے اور بھی الزامات شجاعت علی بیگ یا دیگر مرزایان پر
گنپت سنگہ نے بیان کیئے تھے یا نہین مثل موجود ہو ملاحظہ کیجائے -

مین جب ناظم ضلع مغرب تھا جسکا صدر مقام آشٹہ ہے منشی فصیح الدین صاحب بہادر مہتمم بندوبست
اُس ضلع کا بندوبست کرتے تھے ۲ دو پرگنون کا یعنی آشٹہ و جاورکا بندوبست خاص مقام آشٹہ
مین ٹھہر کر کیا تھا نرخ اراضی کا تصفیہ مین نے بشمول دیگر معتبرین و عہدہ داران ضلع و ہر دو پرگنہ
کیا تھا جسمین علاوہ میرے اور مہتمم بندوبست صاحب کے تحصیلداران و مہاجنان و مستاجران

وقانون گویان محال وجاگیرداران وکاشتکاران معتبر شامل تھے بطور پنچایت کے تجویز ہوئی تھی مطابق اُسکے پٹہ جات تقسیم ہوئے تھے پٹون پر میرے بھی دستخط ہوئے تھے - یہ پٹہ جات آسامی وار تھے بحساب کل پرگنون کے بمقابلہ جمع کپاسی بندوبست بست سالہ سابق حال کی جمع کم تجویز کیگئی تھی لیکن مجھسے صدر مقام آشٹہ مین یا دورہ پر کسی متنفس نے نہین بیان کیا کہ مہتمم بندوبست نے کوئی روپیہ رشوت مین لیا ہو نہ کوئی عرضی شکایت رشوت ستانی محکمہ بندوبست کی میرے اجلاس مین گذری -

سوال - کسی تحصیلدار نے آپسے بیان کیا یا دوسری طرح آپکو یہ علم حاصل ہوا کہ جس تحصیلدار کی ترقی تنخواہ ہوئی اوسنے ایک ہزار روپیہ مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر رال کو دیا ہے -

جواب - نہ مجھسے کسی تحصیلدار نے بیان کیا نہ مجھکو عام یا خاص طور پر ایسا علم حاصل ہوا کہ مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر رال کو ایک ہزار روپیہ بابت ترقی تنخواہ کسی تحصیلدار کے دیا گیا -

سوال - مستاجران ضلع مغرب مین سے کسی شخص نے جو مستاجری پر بحال رہا آپسے بیان کیا کہ اُسنے پانسو روپیہ مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر رال کو دیا ہے تب بحال رہا یا آپکو اس بات کا علم دوسری طرح حاصل ہوا -

جواب - نہ مجھکو کسیطرح علم حاصل ہوا نہ کسی نے مجھسے ایسا بیان کیا -

سوال - جو مستاجر آشٹہ جاورہ وغیرہ کے آپکے ضلع مین نکالے گئے وہ کس علت مین نکالے گئے -

جواب - یا بوجہ باقیداری و نادہندی کے نکالے گئے یا بوجہ نئے تردد ی گانون کے جس سے سرکاری جمع گھٹتی تھی -

ضلع مین کوئی معاملہ ایسا نہین ہوا جسمین کوئی رشوت ستانی ہوئی ہو نہ کوئی مقدمہ کسی جاگیردار یا متمول یا رعایا کا ایسا ہوا جسمین کوئی موقع رشوت ستانی کا نظر آتا نہ مرزایان کا کوئی تعلق کسی جنگل سے ہے ۱۸ - ۱۹ غیر متعلق میرے ماتحتونکی بھی ترقیان ہوئین اور میری بھی ترقی ہوئی لیکن نہ مرزایان کو نہ نائب وزیر صاحب بہادر یال کو کچھ دیا گیا - ترقیان جو ہوئین وہ لعوض کارگزاری کے ہوئین - علی روس الاشہاد دربار عام مین بروقت پیش ہونے رپورٹ سالتمام کے جسکی کارگزاری اچھی دیکھی گئی اوسکو ترقی مطابق حیثیت کارگزاری کے ہوئی نہ کسیکی سفارش سے اور یہ ممکن نہین تھا کہ ترقی تحصیلداران کی کسی کی سفارش سے یا رشوت دیکر ہوتی اور مجھکو اپنے ضلع کے تحصیلدارون کے حال سے اطلاع نہوتی اسیطرح تھانہ دارون کی نسبت جو میرے ضلع مین ہین معلوم ہونا اصلیت کا ضرور تھا اگر کوئی تھانہ دار رشوت دیکر یا ناجائز سفارش سے ترقی یا انعام پاتا مجھکو معلوم ہوجانا لازم تھا مین کہہ سکتا ہون کہ اس قسم کی کوئی کارروائی نہین ہوئی مولوی بدرالحسن جو آپ منتظم پولیس ہین میرے ضلع مین ایکسال تک انسپکٹر ضلع رہے ہین اونکا چال چلن مینے اچھا پایا کبھی کوئی آدمی گرفتار ہوکر قید ہوا یا اُس سے رشوت لیگئی -

جواب - میرے ضلع مین تو کوئی ایسا معاملہ نہین ہوا نہ کوئی رشوت ستانی ہوئی فقط

العبد

دستخط محمد مقصود علیخان معین صدرالمہام بقلم خود - مین نے پڑھ لیا

گواہ نے خود حرف بحرف پڑھکر تصدیق کیا اور اپنے دستخط میرے سامنے کردیئے - ۱۰ دسمبر ۱۸۹۳ء

دستخط وزیر صاحب بہادر ریاست

یا بوجہ دینے اُس رقم کے بحال رہا ہے مجھکو ضرور ہی علم حاصل ہوتا اگر مرزایان کی جانب سے یا نیابت
مال سے کوئی کارروائی ہوتی یا جس معاملہ مین کہ مینے حکم دیا ہے کوئی دباؤ خلاف ڈالا جاتا تو مین
محکمہ وزارت یا سرکار عالیہ مین ضرور اطلاع کر دیتا - نمبر ۲۶ قسط چہارم کا غلّہ بموجب حکم نیابت مال
لیا گیا بہ نرخ بازار کسی پر سختی نہین ہوئی - میرے ضلع کے دیہات و محالات پرگنات مین کوئی تعیّن
خریداری غلّہ کا مرزایان سے نہین پایا گیا - جب مرزا محمد علی بیگ خلف مرزا فضال علی بیگ
تحصیلدار رایسین کے تھے تب جو غلہ بحیثیت تحصیلدار اُنکے ذریعہ سے خرید ہوا تھا اوسکی بھی کوئی
شکایت نہوئی تھی رایسین صدر مقام نظامت و تحصیل کا ہے کوئی بات میرے علم سے خارج نہین رہ سکتی
تھی دو روپیہ فی مانی کسر کا بیان بھی غلط ہے کیونکہ غلّہ لیا گیا غلّہ اسامیون کو دیا گیا یا کوٹھے سرکاری
مین بھوپال بھیجا گیا اسیطرح مرزا شجاعت علی بیگ تحصیلدار سلوانی کی کارروائی بھی در باب خرید غلّہ
کے ہین نے صاف پائی غلّہ لیا گیا اور غلّہ اسامیون کو دیا گیا پھر بلا کسر و بھاڑے کے واپس لیا گیا
اور جو کوٹھے سرکاری مین بھیجا گیا وہ غلّہ برابر بھیجا گیا کوئی کسر یا بھاڑہ ہی نہین لیگئی نہ نقد سے تبادلہ غلّہ
مرحوم کا - نہ وہ متعلق میرے ضلع کے ہے نہ مین واقف ہون اور مقدمہ نمبر ۲ سے بھی ناواقف
ہون - مقدمہ نمبر ۳ جاگیر چونوٹیا کا جو میرے ضلع کا ہے مین کہہ سکتا ہون کہ وہ صحیح نہین ہے -
ابتک اُس جاگیر کا کوئی فیصلہ نہین ہوا نہ کسی کو قبضہ دیا گیا ہے - جاگیر بوجہ وفات جاگیردار متوفی
کے قرق وزیر انتظام سرکاری ہے اور نسبت ترتیب گرنٹ متعلقہ جنگل کے جو کارروائی عام
ہوتی ہے بموجب قانون عام کے ہو رہی ہے کوئی تخصیصی بات اس جاگیر کے جنگل کیواسطے نہین ہوئی
نمبر ۴ و ۵ متعلق میرے ضلع کے نہین ہے نمبر ۶ بھی دوسرے ضلع کا ہے اسیطرح نمبر ۷ و ۸ بھی
غیر متعلق ہین اسیطرح نمبر ۱۶ تک غیر متعلق ہے نمبر ۱۷ - نسبت عام جنگلون کے ہے - میرے

اونکے پاس تھا اونکو شجاعت علی بیگ نے باتفاق دلاور حسن ہندی نگار تحصیل مار ڈالا اور مال و متاع سب چھین لیا - اور یہ بھی کہ ایک آدمی مرزا ندکور نے بحالت تحصیلداری اسلام نگر بھی مار ڈالا تھا جب وقت تحقیقات ثبوت طلب کیا گیا تو کوئی ثبوت پیش نہین کیا سوداگرون کے نام بھی نہین بتا سکا بلکہ ایک واقعہ اوسنے بیان کیا کہ ایک عورت ہندی نگار دلاور حسین کے پاس تھی جب اوس سے لڑائی ہوئی تو وہ کہتی تھی کہ تمنے دو سوداگرون کو مار ڈالا اور سب اسباب چھین لیا ہے مین مخبری کرونگی - مین راہ راہ جاتا تھا اور عورت اندر مکان کے بیان کرتی تھی مینے اسطرح پر یہ خبر قتل کی پائی ہے اور کچھ ثبوت نہین ہے -

نسبت قتل پسر بہاری لعل کے تحقیقات مین جو اظہار خود بہاری لعل کا تحریر ہوا خود اوسنے بیان کیا کہ میرا لڑکا بیمار تھا بخار آتا تھا عارضہ بخار مین مرا ہے نہ کسی نے قتل کیا - ویگر واقفکاران و متعلقین سے دریافت کیا گیا تو بھی بعارضہ بخار مرنا ثابت ہوا - چونکہ یہ مخبری دروغ تھی اور نسبت ایک سخت جرم قتل و ہلاکت کے تھی گنپت سنگہ پر مقدمہ قایم کیا گیا وہ حراست سے بھاگا سکایت پیش نہین ہوئی نہ خارجاً ایسا معلوم ہوا کہ وہ رشوت لیتے ہین یا کچھ جبر و ظلم کرتے ہین -

جو بیان نسبت جبر و ظلم و ڈاکہ ڈلوانے مولوی بدر الحسن کے پمفلٹ مین لکھا ہے اور جو نسبت انسپکٹر موگیان کے لکھا ہے و دیگر انسپکٹران و تھانہ داران کی نسبت لکھا ہے وہ سب لغو ہے -

نسبت نمبر ۲۵ کے میرا یہ بیان ہے کہ میرے ضلع مین خام تحصیل دیہات بہت کم ہین اور مستاجر بہت کم نکالے گئے ہین جو نکالے گئے ہین وہ بوجہ باقیداری یا نادہندی کے نکالے گئے لیکن خواہ مستاجر نکالا گیا یا مقرر ہوا وہ سب میری رپورٹ یا حکم سے ہوا ہے مرزایان کی کوئی مداخلت اس کارروائی مین نہین ہوئی نہ کسی مستاجر نے ایسا بیان کیا کہ بوجہ پانچ صو سو روپیہ ندینے کے نکالا گیا ہے

عدالتانہ کارروائی کرنے مین کسی ایسے شخص کی ناراضی کا بھی خوف نکرتا جسکا توسّل مجھکو ہوتا نمبر ۲۸
غیرمتعلق ہے نمبر ۲۹ چھوٹے رام کا مقدمہ ہے میرے ضلع کا لیکن اس پمفلٹ مین ناتھورام
لکھا ہے اس مقدمہ کی ابتدائی تحقیقات مین نے بحیثیت مجسٹریٹ ضلع کی تھی اُسی تحقیقات
مین صرف خفیف بے احتیاطی کا مجھکو خیال پیدا ہوا تھا نہ بالارادہ قتل کا نسبت محمد رشید خان تحصیلدار
رائسین کے مقتول کی روایت نسبت معاملہ گھی کے کسیطرح ثابت نہین ہوئی نہ کوئی کاغذ ملا اور جو کچھ
شکایت مقتول نے کی تھی وہ بھی نسبت محمد رشید خان کے تھی مرزایان سے نہ کچھ واسطہ تھا
نہ مقتول نے مرزایان کا کوئی ذکر کیا تھا نہ میری دانست مین کوئی موقع رشوت ستانی کا اُن لوگونکو
اس مقدمہ مین حاصل ہوا تھا جنکا نام پمفلٹ مین لکھا ہے - مقدمات قتل کا فیصلہ قاضی صاحب
و مفتی صاحب کے فتواے شرعی و تجویز عدالتہاے بالا سے بمنظوری یا تجویز مختتم سرکار عالیہ کے
ہوا کرتا ہے ایسا ہی اس مقدمہ مین بھی حکم آخر سرکار عالیہ کے اجلاس سے ہوا ہے - نمبر ۳۰ و ۳۱
غیرمتعلق ہے میرے ضلع مین پرگنات دیوری و جتھیاری کا بندوبست مہتمم بندوبست حال منشی
کا پھر ہوا گنپت سنگہ قیدی نے البتہ مجھسے نسبت شجاعت علی بیگ کے شکایت کی تھی کہ ایک رقم بہیر
زرکسر کی وصول کیگئی ہے لیکن مینے تحقیقات کی تو کوئی اصلیت پائی نہین گئی نہ کوئی ثبوت ملا -
گنپت سنگہ نے جو عرایض شکایات محکمہ اجنٹی و دیگر محکمہ جات مین بھیجی تھین واسطے تحقیقات کے
بحیثیت حاکم ضلع میرے سپرد ہوئی تھین اور منتظم صاحب پولس بھی اس کارخاص کیواسطے ضلع مین
آئے تھے تحقیقات سے کوئی شکایت صحیح نہین پائی گئی اہم ترین شکایات مین یہ معاملہ تھا کہ پسر
بہاری لال مستاجر سوڈرپور پرگنہ سلوانی کو مرزا شجاعت علی بیگ نے اسقدر زد و کوب کیا کہ اُسکے
صدمہ سے وہ مرگیا اور دو سوداگر کہین سے آئے تھے بہت متمول تھے لاکھون روپیہ کا جواہرات

اظہار مولوی سید محمد علی ناظم ضلع جنوب

نمبر ۳۔ سید محمد علی ولد سید احمد علی قوم سید پیشہ نوکری متوطن فرخ آباد عمر للعہ سال نے بقول صالح بیان کیا
کہ مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا پڑہا ہے تخمیناً مین ۲۲ سال سے نوکر اس ریاست کا ہون اور مین ابتداءً
مہتمم سایر ضلع مغرب مقرر ہوا پہر تحصیلدار اور تحصیلداری سے ناظم مقرر ہوا روز تقرری سے ضلع جنوب مین نظامت
کا کام کرتا ہون اس پمفلٹ مین بہت سی باتین ایسی درج ہین جن سے مجھکو علم نہین نہ میرے ضلع کے
متعلق ہین لیکن نمبر ۴ کنور دلیپ سنگہ کا مقدمہ میرے ضلع کا ہے مین نے دورہ مین بارہا رہوبال سنگہ
پسر دلیپ سنگہ سے ملاقات کی جب میرے پاس آئے کوئی ذکر اس قسم کا نہین کیا کہ مین نے بیس ہزار روپیہ
مرزایان عنایت علی بیگ و افضال علی بیگ یا نائب وزیر صاحب بہادر بال کو دیا ہے جاگیرات کا اخیر فیصلہ
خود حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا کے اجلاس سے ہوا کرتا ہے نہ کسی دوسرے محکمے سے مقدمے کا فیصلہ اخیر
اب تک سرکار عالیہ سے نہین ہوا بالکل عقل کے خلاف ہے کہ قبل فیصلہ کے ایسی بڑی رقم کوئی شخص دیسکے
اور اوس شخص کو جو فیصلہ قطعی نہین کر سکتا میرے پاس کوئی حکم آخر سرکار عالیہ کا واسطے دخل دہانی کے
اب تک نہین آیا ہے اس سبب سے مین کہتا ہون کہ فیصلہ نہین ہوا نمبر ۱۱ مین جو نسبت سیتل داس مستاجر
سابق کے ذکر ہے اوسکی نسبت میرا یہ بیان ہے کہ سیتل داس عملداری انگریزی کا رہنے والا ہے اوسنے
بحالت مستاجری خود دیہات کے کاشتکارون پر بہت مظالم کیے اراضیات مقبوضہ کاشتکاران اون سے
نکال کر اپنی سیر مین داخل کر لی کاشتکاران اکثر ویران ہو کر گہر چہوڑ کر مفرور ہو گیے مین نے ایک نقشہ
تعداد اراضی کاشت زمانہ بندوبست سابق و تغیرات مابعد کا بنا کر اور تعداد کاشتکاران سابق و حال کا مع
اراضی سیر سابق و حال مستاجر مذکور مرتب کر کے بشکایت مظالم مستاجر مذکور نیابت مال مین بہیجا اوسی بنیاد
پر وزارت تک مقدمہ پہنچا اور چونکہ میعاد پٹہ مستاجری بھی ختم ہو گئی تہی محکمہ وزارت سے اخراج مستاجری و بیدخلی

سیتل داس اور اوسکے برادران کا جو شریک بطور شکمی یا اسم فرضی تھے حکم ہوا اس طریقے سے اوسکی بیدخلی
ہوئی ہے سیتل داس مقروض بھی تہا سیٹھہ رہن روپ مال باگمال سیٹھہ کی ڈگری بھی ہوئی تھی اور سیٹھہ
گوکل داس گوپال داس کی نالش مین قرقی بھی سیتل داس کی ہوئی تھی ان وجوہ سے وہ ناقابل اعتبار ہوگیا تہا۔
یہ بیان بالکل غلط ہے کہ مرزایان نے مال مویشی سیتل داس کے لیکر ساتھہ نائب وزیر صاحب مال کے تقسیم کرلیا
اجراے ڈگری و قرقی جن مہاجنون کی طرف سے ہوئی اونکا تو مطالبہ وصول نہین ہوسکا بلکہ علاقہ غیر کو مال سیتل داس
نے منتقل کردیا نمبر ۲ مین جو بیان نسبت رشوت کے لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے میرے ماتحت تحصیلدارون
کی ترقیان ہوئین وہ دربار عام مین بروقت سالتمام جب کارگزاری تحصیلداران کی ثابت ہوئی اور نقشہ کارگزاری
و رپورٹ سالتمام مین مین نے اونکی کارگزاری درج کی تب اونکی ترقیان ہوئین اور میری بھی ترقی بلحاظ
کارگزاری کے ہوئی۔

سوال۔ کسی تہانہ دار نے آپ سے ذکر کیا نسبت ترقی پانے کے کہ وہ رشوت دیکر مستفید ہوا ہے۔

جواب۔ مجھہ سے کسی نے نہین کہا اگر ایسا ہوتا تو غالباً مجھکو میرے ضلع کا حال معلوم ہوجاتا۔ میرے
ضلع مین خام تحصیل بہت کم ہے اور جسقدر گانون خام تحصیل ہوئے ہین وہ بوجہ باقیداری یا بدچلنی مستاجران
کے خام ہوئے ہین کوئی دباؤ واسطے دینے رشوت کے نہین ڈالا گیا یہ بات بھی غلط ہے کہ جو مستاجر
اب تک بحال ہین اون سے میرے علم مین کوئی مطالبہ پانچ سو روپیہ فی مستاجر نہین کیا گیا کل پرگنات
ضلع جنوب کی میعاد بندوبست ختم ہوگئی ہے اور اس وجہ سے زیر بندوبست سمجھے جاتے ہین چار پرگنون مین کام
بندوبست کا جاری ہے آدوے پورہ بریلی باڑی شاہگنج لیکن اب تک پنچایت ہوکر نرخ اراضی کا قائم
نہین ہوا نہ کوئی تجویز ہوئی ہے کمی یا بیشی جمع کے نہ کسی کاشتکار یا مستاجر یا اہلکار بندوبست یا اہلکاران
تحصیل و نظامت کو علم حاصل ہے کہ کیا تجویز ہوگی لہذا نمبر ۳۱ مین جو شکایت لکھی ہے کہ عہ۵ فیصدی

مہتمم بندوبست نے کاشتکاران سے بریلی وادوے پورہ کے وصول کرلیا یہ بالکل غیر ممکن ہے نمبر ۲۶ مین
جو شکایت درج ہے وہ غلط ہے بلاشک قسط چہارم کے مطابق غلہ خوش خرید بنرخ بازار لیاجاتا ہے کاشتکاران
دیہات خام تحصیل کو بلا بارہی دیا جاتا ہے اوسیقدر تول کروالپس لیاجاتا ہے بروقت پیداوار کے اور کسیقدر
صرفہ کوٹھہ سرکاری کے واسطے بھوپال بھیجا جاتا ہے اور کبھی قدر واسطے مصارف خیرات ورفاہ عام کے
بھوپال بھیجا جاتا ہے کچھ فوج جدید وقدیم کے مصارف کے واسطے بھی خریدا جاتا ہے لیکن غلہ ہی لیاجاتا ہے
اوسکی تبدیلی نقدی کے ساتھہ مع عار فیصدی کسرات کے نہین کی جاتی ہے نہ مرزایان کا تعلق خریداری سے
کسی پرگنہ کے ہوا نہ وصول قیمت وفروخت غلہ سے اور جب کبھی ضرورت سے غلہ بیچ گیا اور نوبت فروخت کی
آئی تو مطابق نرخ بازار کے فروخت ہوکر روپیہ سرکار مین بھیجا گیا کوئی جبر وظلم میرے علم مین نہین ہوا نہ میرے
یہان کسی نے نالش کی اگر کوئی جبر ہوتا تو ضرور استغاثہ ہوتا میرے اوپر مرزایان نے نہ کبھی دباو ڈالا کسی
مقدمے مین نہ کبھی سفارش کی عنقریب ۲۰ سال کا عرصہ ہوا جب سے مین اونکو پہچانتا ہون میری سماعت
مین کبھی اونکی بدچلنی نہین آئی میری ماتحتی مین اونکا ایک بیٹا مرزا محمد علی بیگ تحصیلدار ہے پہلے پرگنہ
ادوے پورہ مین تہا اب بریلی مین تبدیل ہوا ہے وہ بہت متدین آدمی ہے اور تعمیل حکم بھی خوب کرتا ہے
مقدمات جنگلات مین جو ہوتے ہین وہ خلاف ورزی قوانین جنگل کے ہوتے ہین اکثر ادنی آدمی جو چوری سے
لکڑی کاٹتے ہین اونکو محافظان جنگل گرفتار کرکے چالان کرتے ہین مطابق رویداد کے تحصیل یا نظامت سے
فیصلہ ہوتا ہے بہت خفیف مقدار کے مقدمات ہوا کرتے ہین مین نے کسی قسم کی دست اندازی مرزایان کی
اوسمین نہین پائی نہ مرزایان کا کوئی تعلق پایا وہ بھوپال مین رہا کرتے ہین کوئی مقدمہ کسی جاگیردار یا متمول
آسودہ مہاجن یا کسی دوسرے شخص کا میرے اجلاس مین یا میرے ماتحتون کے اجلاس مین ایسا نہین
ہوا جسمین موقع بھی لاکھون کا کیا ذکر سیکڑون روپیے کی رشوت کا بھی ہوسکتا لہذا یہ بیان مندرجہ

پمفلٹ غلط ہے ایک مقدمہ سرقہ میاں کا بنام اونکار مستاجر سابق موضع ڈیوٹیا کے میرے نائب ناظم کے اجلاس مین دائر ہوا تہا یہ مقدمہ مالیتی دس روپیہ کا تہا جسکو مہتمم صحرا سے گنور نے چالان کیا تہا وہ بوجہ عدم ثبوت خارج ہوگیا تہا اوسمین بہی کوئی تعلق مرزایان کا نہین تہا یہ سب سے بڑا مقدمہ ایک ایسے شخص کا تہا جو کچہہ مقدرت رکہتا ہے۔

مین نے پڑہکر دستخط کیے

العبد

سید محمد علی رضوی ناظم ضلع جنوب

گواہ نے خود حرف بحرف پڑہکر اپنے دستخط کیے اور تصدیق کیا - ۱۰ - دسمبر ۱۸۹۳ء

دستخط وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار شیخ محمد حسن مہتمم تحقیقات روبکاری سرکار

نمبر ۴ محمد حسن ولد حکیم عبد السمیع قوم شیخ فاروقی عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری متوطن قدیم رامپور منہاران پہر کہا کاندلہ ضلع مظفر نگر نے بقول صالح بیان کیا کہ مین تیس سال سے ملازم اس ریاست کا ہون مین نے شادی بہی منشی جمال الدین خان مرحوم سابق مدار المہام ریاست کے نواسی سے کرلی اور سکونت بہی اس ملک کی اختیار کرلی ہے پہلے مین پیشدست نائب ناظم کا مقرر ہوا پہر تہانہ دار ہوا پہر بخشی مفصلات کا عہدہ پایا پہر نائب بخشی فوج کا ہوا پہر مہتمم تحقیقات روبکاری سرکار مقرر ہوا اور اوسی حالت مین میری تعیناتی واسطے کار بندوبست کے مدار المہام صاحب کے اجلاس مین ہوئی وہ کام بہی کرتا رہا اب میرے متعلق آٹہہ سال سے تحقیقات بقایا سنوات ڈیوڑہی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی ہین زیادہ تر قیام میرا شہر بہوپال مین بحالت کل ملازمت مذکورہ بالا رہا صرف تین سال مجہکو باہر رہنے کا اتفاق ہوا۔

سوال- پمفلٹ مین جو آپ کے سامنے ہے اور جسکی عبارت صفحہ ۲۷ و ۳۷ - اردو کی پڑہ کر سنائی جاتی ہے اوسمین حسب ذیل لکھا ہے -

آخر مین نہایت ہمدردی و خیر خواہی کے ساتہہ وزارت کی خدمت مین عرض کیجاتی ہے کہ اگر ان امور کی تحقیقات کرنا چاہیئے اور مغالطون اور دہوکون کی اصلیت کو بھی معلوم کرنا چاہتے ہو اور ساتہہ ہی اسکے یہ بھی شوق ہو کہ اوسکو ہٹانے کے لیے کس کس نے مشورے کیے اور کیا کیا منصوبے باندہے تو اوسکو اُن امور اور مظالم مرزایان و نائب مال وغیرہ کی تحقیقات کے لیے اِن اِن ملازمان و جاگیرداران سے مدد لینی چاہیے -

جناب شیخ محمد حسن مہتمم تحقیقات روبکاری - جناب دیوان ٹہاکر پرشاد سابق مہتمم دفتر حضور جاگیردار ریاست -

جناب منشی مقصود علی خان سابق تحصیلدار نظیر آباد حال منصب دار - جناب حکیم محمد رضا خان صاحب نائب وزیر فوجداری - جناب منشی مقصود علی خان صاحب معین صدر المہام - جناب منشی عبد القیوم صاحب نائب ناظم -

جناب منشی محمد اسحق صاحب ناظم مشرق - جناب منشی محمد علی صاحب ناظم جنوب - جناب منشی عبد الرحمن خانصاحب نائب ناظم -

چونکہ فہرست مدد دینے والون مین آپ کا بھی نام ہے لہذا دریافت کیا جاتا ہے کہ آپ کن امور سے واقف ہین جن سے واقف ہون بیان کرین -

جواب آٹہہ برس سے کوئی کام ریاست کا مجہہ سے متعلق نہین اور نہ کوئی کاغذ ریاست کا میرے پاس آتا جاتا ہے نہ مین کسی اہلکار کے پاس جاتا ہون نہ کوئی اہلکار میرے پاس آتا ہے نہ کوئی اہل مقدمہ میری پاس آتا ہے مجہکو کوئی کیفیت اِس پمفلٹ کی معلوم نہین ہے - پڑہکر دستخط کیے -

العبد
محمد حسن مہتمم تحقیقات

گواہ نے خود حرف بحرف پڑہنے کے بعد دستخط کیے اور تصدیق کیا - یکم جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی سید علی حسین ناظم ضلع شمال

نمبر ۵ علی حسین ولد قاسم علی قوم سید نقوی عمر تخمیناً ۶۰ سال متوطن بلند شہر پیشہ نوکری نے بقول صالح بیان کیا کہ مین ۲۶ سال سی کچھہ زیادہ نوکر سرکار انگریزی کا رہا آخر عہدہ نائب سر رشتہ داری مال کا ضلع کانہہ پور مین باجلاس صاحب کلکٹر بہادر تہا اور کبھی کبھی جنٹ مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس مین کام کرتا تھا اوس عہدہ سے آٹھہ برس کے قریب ہوا کہ پنشن لی اور سات برس چھہ مہینے سے ملازم اس ریاست کا ہون مجھکو کرنیل وارڈ صاحب بہادر وزیر سابق اس ریاست نے مقرر کیا تہا جب مین پہلے مقرر ہوا ابتدائً میر منشی صیغہ مال وزارت کا مقرر ہوا اگر ڈیڑہ سال سے اب مین ناظم ضلع شمال کا اس وزارت مین مقرر ہوا ہون۔

سوال آپ نے پمفلٹ ضیاء الحق کے نام سے جو چھپا ہے پڑہا۔

جواب۔ ہان مین نے پڑہا۔

سوال۔ اوسکی نسبت آپ کا کیا بیان ہے۔

جواب نمبر ۳ مین ایک معاملہ چودہری بہوانی سنگہہ جاگیردار خاص پرگنہ بیر سیہ کا لکھا ہے کہ مرزایان نے بارہ ہزار روپیہ چودہری بہوانی سنگہہ مستاجر پرگنہ بیرسیہ سے معافی بقایا کے عوض لیا اور نائب وزیر مال کے ساتھہ تقسیم کر لیا۔ یہ واقعہ بالکل غلط ہے تہوڑی سی جاگیر چودہری بہوانی سنگہہ کی ہے جو تخمیناً ایک ہزار سال کے قریب ہوگی اوسمین اوسکے برادران بھی شریک ہین یہ چودہری ایک مستاجر کا ضامن تہا وہ چند ہزار روپیہ کا باقیدار ٹھہرا العلت باقی مستاجری شکست ہوئی جایداد قرق و نیلام ہوئی مطالبہ باقی رہا تب اس چودہری بہوانی سنگہہ ضامن کی بہی جایداد قرق و نیلام ہوئی لیکن مطالبہ سرکاری پہر بھی سب ادا نہ ہوسکا اب اوسکی جاگیر کا گانون قرق تحصیل ہے اب تک کوئی باقی معاف نہین ہوئی۔ نمبر ۲ مین جو بیان لکھا ہے وہ بھی غلط ہے میرے ضلع کے جن جن تحصیلدارون کی ترقی سال گذشتہ مین ہوئی تھی اون سے

کوئی حبہ نہ مرزایان سے نے لیا نہ نائب مال سے نے لیا اگر لیا جاتا تو بلاشک تحصیلدارون سے مجھکو کسی تذکرے
مین حال معلوم ہوجاتا اور اگر دباؤ ڈالکر رعایا سے کچھہ وصول کیا جاتا تو مجھپر مخفی نہ رہتا مین برابر ضلع کے پرگنات و
دیہات کا دورہ کرتا رہتا ہون اور ہر قسم کے حالات دریافت کرتا ہون چنانچہ ۲۲ موضعے پرگنے بیرسیہ کے جن
مین ہنگام تقسیم غلہ تخم گندم فی مانی ایک روپیے کے حساب سے سزاولان و پٹواریان سے نے لیا تھا مجھکو معلوم ہوگیا
مین نے تحقیقات کرکے رپورٹ کیا اور مقدمات عدالت مین سپرد ہوئی بخوبی تدارکات ہوئے ۔
اگر ایسی بڑی رقم لیجاتی اور کوئی بھی لیتا تو ضرور کہل جاتا مرزایان کو مین نے اپنے عہد میر منشی گری وزارت مین
کبھی اجلاس عدالت مین آتے نہین دیکہا نہ اون کا کوئی تعلق پایا جیسا کہ پمفلٹ مین لکھا ہے نہ مرزایان
نے کبھی مجھپر دباؤ ڈالا نہ کسی معاملے مین سفارش کی عہد نظامت یا میر منشی گری مین مجھہ سے کبھی ملاقات
بھی نہین کی مین نے صرف دور دور سے اونکو دیکھا ہے اور ایک مرتبہ کسی تقریب مین جب عموماً سب
لوگ گیے تھے مین بھی شریک دعوت ہوا تھا نمبر ۲۱ مین نسبت تھانہ داران و منتظم پولس کے جو لکھا ہے
وہ بھی غلط ہے اگر کوئی ایسا امر عام طور پر ہوتا تو مین حاکم ضلع ہون مین ضرور واقف ہوتا ۔ دربارہ قسط چہارم غلّہ کے
جو لکھا ہے بالکل غلط ہے کسی شخص سے کسر کے ۶ رفی مانی نہین لیا گیا بلکہ غلّہ جسکے پاس تھا اوسے غلّہ دیا
جسکے پاس غلّہ نہین تھا اوس سے نقدی روپیہ لیا گیا کوئی جبر اِس معاملے مین نہین ہوا ناصر خان کے مقدمہ
کا جو ذکر درج ہے مین نے دورے مین اوسکی بابت کوئی شکایت نہین سُنی اگر کچھہ وجود ہوتا تو ضرور
مجھکو خبر ملتی مقدمہ میرے عہدہ نظامت پر مقرر ہونے سے پہلے کا ہے اوسکا حال مثل سے معلوم ہوسکتا
ہے نمبر ۶ مین ایک مقدمہ اسلام نگر کے پرگنے کا ذکر ہے مین نے قبل ملاحظہ پمفلٹ کے اِس مقدمے
کا ذکر کبھی نہین سُنا جنگل کے باب مین جو مندرج پمفلٹ ہے بالکل غلط ہے لکڑی کاٹنے اور خلاف ورزی
قواعد جنگل کے باب مین کبھی کوئی متمول اور آسودہ آدمی نہین پکڑا جاتا نہ ایسے ذی عزت آدمی ایسا ناقص کام

کرتے ہین اگر ہو تو شاذ ہی جواب تاک میرے اجلاس مین کوئی مقدمہ پیش نہین ہوا نہ میرے ضلع مین ہوا
لیکن چھوٹے چھوٹے مقدمے ہوا کرتے ہین جو ادنی آدمی خلاف قانون لکڑی کاٹ کر پکڑے جاتے ہین
اور مقدمات مین خفیف سزائین ہوتی ہین مرزایان یا نائب مال کا اون مقدمات سے کوئی تعلق نہین ہوتا -

العبد
علی حسین بقلم خود پڑہ کے مین نے دستخط لکھے

گواہ نے حرف بحرف پڑہ کر دستخط کیے اور تصدیق کیا - یکم جمادی الثانی ۱۳۱۱ سنہ ہجری

دستخط وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار منشی قدرت علی ناظم مغرب

نمبر ۶ قدرت علی ولد اکبر علی قوم سید رضوی عمر تخمیناً ۳۶ سال پیشہ نوکری متوطن بہوپال خاص نے
بقول صالح بیان کیا کہ میرے دادا سید امجد علی اس ملک بہوپال مین شجاعلپور ملک گوالیار سے آئے
تھے وہ نوکر انگریزی تھے رزیڈنٹی مین میر منشی بھی رہے اور پرگنہ بیرسیہ جب انتظام انگریزی تھا
سپرنٹنڈنٹ بھی رہے پھر نوکری چھوڑ کر بہوپال مین آبسے - اونکے دو بیٹے تھے بڑے سید اکبر علی جنکا مین
بیٹا ہون چھوٹے منشی عبد العلی خان جو منصرمی دفتر حضور کا کام کرتے ہین - مین پہلے سررشتہ دار عدالت
فوجداری کا ہوا پھر تحصیلدار اب ناظم ضلع مغرب کا ڈیڑہ سال سے ہون - پمفلٹ میرے پاس بھی ڈاک
پر پہونچا مین نے پڑہا نمبر ایک مین مقدمہ منشی حسین خان کا ہے مجھکو اوسکا حال معلوم ہے منشی حسین خان
نے اپنی حیات مین ایک وصیت نامہ لکھکر سرکار عالیہ کو دیا تھا اوسمین منشی نجیب خان برادر خود کو وصی
و متولی مقرر کیا تھا اور عظیم اللہ خان کو اس کام سے محروم رکھا تھا بوجہ بدوضعی عظیم اللہ خان کے مطابق
اوس وصیت نامہ کے سرکار عالیہ نے فیصلہ فرمایا مرزایان خواہ نائب وزیر مال کی کوئی مداخلت

نہین تھی کہ اوسمین وہ روپیہ سے لیتے ـ نمبر ۳ ـ مقدمہ بحالی جاگیر دلیپ سنگہ کا ہے جسوقت دلیپ سنگہ فوت
ہوئے مین تحصیل دار مردان پور کا تہا جسمین وہ جاگیری علاقہ واقع ہے اور کچہہ بہروند ے کی تحصیل مین بہی ہے
مین واقف ہون کہ دلیپ سنگہہ نہایت مقروض تھے دہامنڈہ پرگنہ اچہاور کے ایک مستاجر کا جو ساہوکاری
بھی کرتا ہے چالیس ہزار روپیہ دلیپ سنگہ پر قرضہ تہا اور ایسا ہی سونٹیا و اسے مستاجر و مہاجن کا قرضہ
دلیپ سنگہ پر تھا دیگر ساہوکاران کا بھی قرضہ تھا سرکاری باقی بھی بہت سی اوسپر تھی اور ڈیوڑہی سرکار
قدسیہ صاحبہ مرحومہ کا بہی مطالبہ اوسکے ذمے باقی تہا اوسکی سقیم الحالی و مقروضی ایسی بڑہی ہوئی ہے
کہ رہٹی خاص مین کسیقدر اراضی خود کاشت کرتا تھا اور کسیقدر اراضی موضع آنولی کی بھی خود کاشت کرتا تھا
اوسس کا عمل بھی ادا نہ کرسکتا تھا مستاجرون نے نالشین کین اور بہ قرقی جاگیر ادا ے کا حکم مین نے دیا تہا
جسکی ایسی حالت ناداری ہو اوسکے وارث اسقدر زر کثیر کہان سے دے سکتے ہین جو پمفلٹ مین لکہا
ہے اسواسطے یہ بیان غلط ہے نمبر ۱۴ ـ پربیس ہزار روپیہ کا دینا مہتمم تعمیرات محمد اسحاق خان مرحوم کا
مرزایان کو لکہا ہے مہتمم مرحوم سے اور مجہہ سے از حد دوستی تھی جہانتک مجہکو معلوم ہے مین یقینی طور پر
کہہ سکتا ہون کہ یہ بیان رشوت دینے کا بالکل جہوٹا ہے ـ محمد اسحاق خان نے کچہہ نہین دیا نمبر ۱۷ ـ
جنگل کی نسبت ہے بہت سے مقدمات خفیف جنگل کے ہوا کرتے ہین کوئی ایسا بڑا مقدمہ مین نے نہین دیکھا
جسمین کوئی شخص ایسی رشوت لے سکے مقدمات جنگل مین مرزایان کا کیا تعلق ہے ـ غربا جو کبہی کسی
خلاف ورزی قوانین جنگل لکڑی کاٹنے مین پکڑے جاتے ہین اونکو خفیف سزا ہوا کرتی ہے ـ
صرف ایک مقدمہ امراؤ سنگہ جاگیر دار نموٹا کا میرے اجلاس مین پارسال پیش ہوا تھا ـ جسمین
سرکاری گرنٹ بن جانے کی خبر پاکر وہ جنگل جو محاذی علاقہ جاگیری کے تہا اوس سے بہت
لکڑی عمارتی کٹوا کر تالاب مین چہپوا دی تھی جسکو تہانہ دار چہپانیر نے برآمد کیا اوس مقدمے مین صرف لکڑی

نیلام کرنے کی تجویز مین نے کی تھی اور کوئی سزا نہین دی تھی اوس مقدمے مین نہ مرزایان کا کوئی دخل تہا
نہ کچھہ واسطہ تھا مجھہ سے مرزایان نے کبھی نہ سفارش کی نہ کوئی دباؤ ڈالا کہ کوئی مقدمہ اونکی مرضی کے
موافق فیصلہ کیا جاوے نہ اونکو کسی قسم کا دخل وزارت یا نیابت مال مین ہے نہ بندوبست نہ کسی عدالت مین
نہ کوئی ذاتی رسوخ سرکار مین ہے نمبر ۲۰ مین جو لکھا ہی وہ بھی غلط ہے - مین خود تحصیلدار رہا - مدت تک
مین نے کبھی اونکو کچھہ نہین دیا نہ کسی تحصیلدار کا دینا مین نے سُنا اگر ایسا ہوتا تو مجھپر مخفی نہ رہتا دیگر تحصیلداران
مین بعض میرے دوست ہین بعض عزیز بھی ہین وہ ضرور ذکر کرتے یا کچھہ صلاح لیتے میری ترقی ہوئی پہلے
تحصیلداری مین تنخواہ کا اضافہ ایک دربار مین ہوا یہ دربار دوم تھا - دوسرے سال کے دربار مین آنے سے
پہلے نظامت پر میری ترقی ہوئی اور سب سے اوّل دربار مین مجھکو نیکنامی کا پروانہ ملا تھا نہ مین نے کسی سے
سفارش کرائی نہ کسی کو کچھہ دیا بعوض کارگزاری و پسندیدگی کام کے سب ترقیان ہوئین اسیطرح اور سب
لوگون کی بھی حالت ہے - ۲۱ نمبر مین جو نسبت تہانہ داران کے ذکر ہے کہ فی تہانہ دار پانچ سو روپیہ
لیا جاتا ہے - مرزایان و منتظم پولیس تقسیم کرتے ہین یہ بھی غلط ہے - مین نے کسی تہانہ دار سے یہ بات
نہین سُنی نمبر ۲۵ - مین مستاجرون سے رشوت لینے کا جو ذکر ہے وہ بھی محض غلط ہے اکثر گانون جو
نکالے گیے ہین مستاجرون سے - جب مین مردانپور مین تحصیلدار تھا میری رپورٹون پر بوجہ باقی داری
و شرارت و گرادینے زمین کے اکثر مستاجر بیدخل کیے گیے اور جب سے مین ناظم ضلع مغرب کا ہون کوئی
بیدخلی ایسی نہین ہوئی لیکن امثلہ سابق کے دیکھنے سے پایا جاتا ہے کہ جو مستاجر بیدخل ہوی وہ بھی نظامت
و تحصیل کی رپورٹون پر جو بہ ثبوت باقیداری و شرارت و نقصان اراضی کے ہوے ہین محکمہ وزارت کی منظوری
سے بیدخلی ہوئی ہے اسمین مرزایان کا کوئی تعلق نہین رہا - ۲۶ نمبر غلّہ قسط چہارم کے باب مین ہے
غلّہ جسقدر اسامیون یا مستاجرون سے لیا گیا ہے وہ بہ نرخ بازار لیا گیا ہے کوئی کسر نہین لی گئی لہذا

یہ بیان غلط ہے - کیونکہ مرزایان سے کوئی تعلق بھی خرید غلہ کا کبھی نہین ہوا نمبر ۳۰ مین جو ڈاکہ زنی کا ذکر ہے وہ بالکل غلط ہے - انسداد ڈاکہ زنی کا انتظام بہت اچھا ہی اور جو وارداتین ہوئین بکثرت برآمد ہوئین پولیس نے مال مجرم پکڑکے سشن سپرد کیا وہان سے سزائین ہوئین مرزایان کا اوسمین کوئی تعلق نہین ہوسکتا تھا - نمبر ۳۱ کی نسبت مین یہ کہہ سکتا ہون کہ ضلع مغرب مین چار محال کا بندوبست مہتمم صاحب بندوبست نے کیا ہے آشٹہ دجاور دونون پرگنون مین بہت کمی جمع کی ہوئی ہے مین جاورہ مین آٹھہ ماہ تک تحصیلدار رہا اب ڈیڑہ سال سے ناظم ضلع ہون قیام آشٹہ مین ہے اور جاورہ بہت قریب ہے مین نے کسی کاشتکار یا ساہوکار سے کبھی نہین سُنا کہ کوئی برار کیا گیا ہو یا مہتمم بندوبست نے کچھہ لیا ہو اگر ایسا کوئی برار ہوتا تو مجھہ سے ضرور کاشتکاران ساہوکاران بیان کرتے - صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر کے دورے مین آشٹہ جاورہ کی رعایا نے بہت سے عرایض دیگر شکایت کے دیے - لیکن نسبت رشوت ستانی مہتمم بندوبست کی کوئی عرضی نہین دی اگر رشوت لی گئی ہوتی تو جسطرح دیگر شکایات کی عرضیان نسبت مہتمم بندوبست کے دین رشوت کی بھی دیتے - نسبت اخراج مرزایان ریاست کے پمفلٹ مین جو ذکر ہے وہ صحیح طور پر نہین لکھا سر لیپل گریفن کا کوئی حکم درباب اخراج نہین تھا بلکہ کرنیل وارڈ صاحب بہادر نے حکم دیا تھا مین اوسوقت تحصیلدار حضور تحصیل کا تھا اور جب مسٹر ہنوی صاحب بہادر رزیڈنٹ اندور مقرر ہوئے ہین اونکے عہد مین کرنیل وارڈ صاحب کے دوسرے حکم سے پہر مرزایان بُلائے گیے عہد وزارت حال مین بلایا جانا مرزایان کا غلط ہے - پڑہکر دستخط کیے - العبد قدرت علی ناظم ضلع مغرب

گواہ نے حرف بحرف خود پڑہ کر دستخط کیے اور تصدیق کیا - یکم جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر
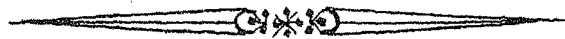
اظہار منشی عبد القیوم نائب ناظم شمال

نمبر ۷ عبد القیوم ولد منشی عبد الحی ساکن شہر بھوپال عمر تخمیناً ۴۵ سال بیشہ نوکری قوم شیخ صدیقی
میرے والد قصبہ باغپت ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے وہ اس ریاست مین نوکر ہوئے تھے
جہانپر مین وفات پائی مین ۲۷ سال کا نوکر ہون ابتدائی نوکری میری بلحاظ میرے خاندان کے زاید تکدمہ
بمشاہرہ ۵۰ ماہوار بلا خدمت تھی تین سال تک ایسا رہا پہر مختلف محکمہ جات مین تعیناتی بکار محرری ہوئی
سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین پیشکار نیابت دویم مقرر ہوا پہر مجھکو کرنیل وارڈ صاحب بہادر نے سنہ ۱۳۰۴ ہجری مین منشی میر
عدالت دیوانی محکمہ وزارت کا مقرر کیا عہد وزارت حال مین چار سال سے عہدہ نیابت نظامت پر مقرر
ہوا ضلع مغرب و شمال مین اپنی خدمت بجا لایا اب ضلع شمال مین ہون مجھکو اختیارات انفصال مقدمات
دیوانی صدر امینی کے پانچ سو تک فیصلے کے ہین اور فوجداری مین مجسٹریٹی دویم کے اختیارات ہین
مین نے یہ پمفلٹ جو میرے سامنے ہے پڑہا اس پمفلٹ مین جو نمبر ۲۹ رشید خان کا مقدمہ لکھا ہے
اوسکی عاملانہ تحقیقات مین نے کی اوس تحقیقات سے یہ بات بالکل غلط ثابت ہوئی تھی جو پمفلٹ کا لکھنے والا
مقدمہ قتل عمد کا تحریر کرتا ہے - میری تحقیقات مین رشید خان سے اتفاقیہ سرہونا بندوق کا ثابت ہوا
تھا جیسا کہ مین نے اپنی رپورٹ مین تحریر کیا تھا اور نمبر ۷ مین جو بھوانی سنگھہ جاگیردار سے بارہ ہزار روپیہ
رشوت لینا مرزایان کا تحریر ہے یہ بھوانی سنگہ جاگیردار علاقہ بیرسیہ ضلع شمال کا ہے جہان کا مین بالفعل
نائب ناظم ہون اس بھوانی سنگہ کے پاس سے بارہ روپیہ بھی ملنا دشوار ہے وہ بہت کم حیثیت و مقروض ہے
اوسکو کہانے پینے کی تکلیف گزرجاتی ہے اسوجہ سے مین بیان مندرجہ پمفلٹ کو غلط کہتا ہون صفحہ ۹
اور ۱۰ مین جو ذکر اخراج مرزایان کا تحریر ہے اوسمین یہ بات غلط لکھی گئی ہے کہ سرلیپل گریفن صاحب
بہادر کے حکم سے اونکا اخراج کیا گیا تھا مین اوس زمانہ مین میر منشی وزارت کا تھا کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے

حکم سے بمشورہ فقیر برہان الدین خان صاحب سابق نائب وزیر مال کے انکا اخراج ہوا تھا اور پھر کرنیل صاحب
ہی نے اپنا حکم منسوخ کیا اور اجازت شہر مین واپس آنے کی مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ
کو دی۔ بندوبست آشٹہ و جاور و چھپانیر کا بعہد میرے نائب ناظم ہونے ضلع مغرب کے مہتمم صاحب
بہادر بندوبست نے کیا مین نے اوس ضلع کے قیام کی حالت مین کبھی کسی شخص سے نہین سُنا کہ مہتمم صاحب
بہادر بندوبست نے اسامیان سے کچھہ بزار کیا جنگل کے مقدمات مین دس روپیہ تک لکڑی کا مقدمہ میرے
اجلاس مین ہوتا تھا اِس سے زیادہ تعداد کا مقدمہ ناظم صاحب کے اجلاس مین ہوتا تھا مین اور ناظم صاحب
ایک ہی جگہہ اجلاس کرتے تھے مین نے کبھی اپنے اجلاس مین یا ناظم صاحب کے اجلاس مین کوئی مقدمہ
ایسا دائر ہوتے نہین دیکھا جو متمول و مالدار ہوا اکثر ایسے مقدمات مزدوری پیشہ لوگون کے اوپر ہوتے ہین
اس وجہ سے بیان مندرجہ پمفلٹ نسبت رشوت ستانی رقوم کثیر مقدمات جنگل کے غلط ہے۔ نسبت
رشوت ستانی مرزایان متعلقہ تحصیلداران و تھانہ داران کے جو بیان ہے وہ بالکل صحیح نہین ہے اگر
کوئی ایسا امر ہوتا تو اکثر تحصیلداران و تھانہ داران ہمارے دوست ہین وہ ضرور ہم سے ایسا ذکر کرتے اور
اگر بزار کیا جاتا اسامیان سے واسطے ادائے رقومات رشوت کے جیسا پمفلٹ مین لکھا ہے تو وہ ضرور
مشتہر ہوجاتا اور مجھہ پر کسی طرح مخفی نہ رہتا مین دورہ بھی کیا کرتا تھا اور کاشتکاران سے براہ راست
مین گفتگو کیا کرتا تھا نمبر ۳۰ مین جو نسبت منتظم صاحب پولیس کے ڈاکہ زنی کرانے کا ذکر ہے یہ بات بالکل
غلط ہے نمبر ۳۶ مین جو اسلام نگر کے ایک واردات قتل کا ذکر لکھا ہے مین اوسکو یقین نہین کرسکتا مین قریب
ڈیڑہ مہینے تک اِسی سال مین بمقام اسلام نگر مقیم رہا مین نے یہ حال کسی سے نہین سُنا اگر ایسا عجیب واقعہ
ہوا ہوتا تو رعایا خواہ ملازمان و باشندگان سے کسی طرح ضرور میرے کان مین ایسی آواز آتی مین اگرچہ شہر
بھوپال کا رہنے والا ہون لیکن واقعات مندرجہ نمبر ۲۸ پمفلٹ کا بیان مین نے کبھی کسی سے نہین سُنا

شہامت خان کے ایک مکان مین مرزا افضال علی بیگ کی ایک منکوحہ رہتی ہے اس سبب سے مرزا کی
آمدرفت اوس مکان مین رہتی ہے۔

سوال۔ کیا مرزایان کا چال چلن ایسا بدمعاشانہ وعیاشانہ ہے کہ وہ رنڈی بازی کرتے ہین اور عورات
نامحرم کو بلاکر زنا کرتے ہین۔

جواب۔ مین نے کبھی مرزایان کی عیاشی و زناکاری کی شکایت کسی سے کبھی نہین سُنی اور مین اپنے
علم و یقین سے کہہ سکتا ہون کہ وہ دونون زانی نہین ہین۔ میرے اوپر بحالت عہدہ میرمنشی گری و نیابت
نظامت یا کسی نوکری کے وقت مین مرزایان نے نہ کبھی دباؤ ڈالا نہ کسی کی سفارش کی نہ مین نے
کسی عدالت پر دباؤ ڈالتے ہوئے اونکو دیکھا نہ سُنا اور مین بحلف کہتا ہون کہ جب تک مین میرمنشی رہا کبھی مین
نے مرزایان کو اجلاس وزارت پر آتے نہین دیکھا۔ پڑہکر دستخط کیے۔

العبد
محمد عبدالقیوم نائب بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ دویم جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی محمد بشیر الدین تحصیلدار شاہ گنج

منشی محمد بشیر الدین ولد محمد محسن قوم شیخ فاروقی متوطن باندہ عمر چالیس سال پیشہ نوکری بحلف
پانچ سال مین نے انگریزی عملداری ضلع چہدوارہ مین نوکری کی اور بیس سال سے ملازمت اس ریاست
کی ہے منصرم بندوبست و نائب بندوبست تحصیلدار سررشتہ دار نیابت مال رہا پھر قائم مقام نائب ناظم ہوا
اب تحصیلدار مستقل شاہگنج کا ہون دفعہ ۱۳ پمفلٹ مین جو میرا حوالہ دیا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے اور مجھکو اوس کا

حال بالکل نہین معلوم ہے مہتمم بندوبست نے اب تک نہ کوئی دربندی قائم کی ہے نہ کوئی تشخیص ہوئی ہی
میرے علاقہ کے ایک گانون کی عمدہ اراضی کا کہیت تھا جسکی پیداوار کو مہتمم بندوبست بہادر نے جانچا تھا
وہ اعلی قسم کا کہیت تھا اوسکی لگان کے ساڑہے تین روپیہ بیگہ جمع بیان ہوئی تہی مین نے مہتمم
بندوبست صاحب سے کہا تھا کہ ایسی عمدہ کہیت کے حساب سے کل اراضی کی جمع نہونا چاہیے مہتمم بندوبست
نے کہا تھا کہ جو کچھہ پنچایت سے طے ہوگا وہ جمع ہوگی مجھسے اکثر مستاجران وکاشتکاران سے جو علاقہ جات
اودے پورہ وبریلی وباڑی ہم سوانہ علاقہ شاہ گنج مین رہتے ہین ملاقات ہوا کرتی ہے کسی نے ایسا ذکر
نہین کیا کہ ہمارے اوپر برا رواسطے رشوت کے کیا گیا ہے مین نے کبھی ضیاء الحق کو آنکھہ سے نہین دیکھا
لیکن ہوشنگ آباد کے رہنے والون سے سُنا کہ وہ ہوشنگ آباد مین آمد ورفت رکھتا ہے ۔ مولوی
عبدالکریم مالک واڈیٹر موج نربدا سے شناسائی ہے مین کبھی کبھی جب ہوشنگ آباد کو جاتا ہون تو مولوی
صاحب کے مکان مین جو بطور مہمان سرا کے بنا رکہا ہے ٹھہرتا ہون ۔ میرے تقرر تحصیل شاہگنج سے
پہلے بعہد احمد علی تحصیلدار شاہ گنج کچھہ اراضی کاشت مین مولوی عبدالکریم کے تھی وہ مستاجر موضع سودون
علاقہ شاہگنج نے اون سے بذریعہ نالش کے تحصیل سے نکال لی اور ٹھیکہ ونرکشی بھی اون سے نکل گیا
بابت بقایا لگان اراضی وٹھیکہ ونرکشی مال مویشی کی قرقی بھی ہوئی تھی یہ بیان مین نے تحصیل کے لوگون سے
سُنا ہے کاغذات دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا کیونکہ معاملہ میرے عہد کا نہین ہے ۔ مرزایان افضال علی بیگ
وعنایت علی بیگ کا دورے مین ہمراہ مہتمم صاحب بہادر بندوبست ہونا غلط ہے میرے پرگنے مین
بھی وہ نہین آئے تھے اور باڑی مین بھی نہین آئے تھے ۔ بریلی واودے پورہ مین بھی اونکا ہمراہ ہونا مین
نے نہین سُنا ان دونون مرزایان کا اخراج کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے حکم سے ہوا تھا پھر اوس حکم کی
تنسیخ بحوالہ خط کتابت انگریزی رزیڈنٹ صاحب بہادر کے جو ریاست مین آئی تھی اوسکے احکام درباب

واپس آجانے مرزایان کے میری قلم سے لکھے گیے تھے مین سررشتہ دار نیابت مال کا تھا لیکن
ایسے احکام جو انگریزی مین آتے تھے بوجہ انگریزی دانی کے فقیر برہان الدین صاحب نائب مال ترجمہ کراتے
تھے اور اونہین کے دستخط سے یا کرنیل صاحب کے دستخط سے جاری ہوا کرتے تھے مین اس سبب سے
واقف ہون کہ وہ کرنیل وارڈ صاحب بہادر ہین واپس آگیے تھے - حکم اخراج کا جو دیا گیا تھا بعد کسی تحقیقات
کے نہین ہوا تھا نہ کوئی مقدمہ اون پر قائم ہوا تھا - مین دو برس تک قاضی سید نور الدین علی خان صاحب
نائب وزیر مال حال کے اجلاس مین بطور سررشتہ دار کے کام کرتا رہا کبھی کوئی سفارش کسی کی مرزایان
نے نہین کی نہ مجھپر کوئی دباؤ ڈالا نہ مین نے مرزایان کو اجلاس مین نائب وزیر صاحب بہادر مال کے
آتے مین نے دیکھا - نہ میرے زمانہ تحصیلداری مین مرزایان نے کوئی غلّہ میری محال یعنی علاقہ تحصیل
مین خرید کیا - مین نے سنا ہے کہ سنہ ۱۲۹۸ فصلی مین میرے شاہگنج جانے سے پہلے اوس تحصیل کے
علاقہ مین مرزایان نے تجارتی طور پر کچھہ غلّہ خرید ا تھا مگر بہ نرخ بازار عام طور پر جیسے دیگر ساہوکار ان
خرید کرتے تھے مرزایان نے بھی خرید کیا تھا مرزایان تجارت کرتے ہین سرکار کی جانب سے نہ
خرید کیا نہ اون سے کوئی علاقہ تھا یہ خریداری جو غلّے کی ہوئی تھی وہ مرزایان کے گماشتہ
نے کی تھی - مین نے ترقی دو مرتبہ اس وزارت کے عہد مین پائی لیکن کبھی کسی کو رشوت نہین
دی نہ کسی سے سفارش کرائی نہ مرزایان سے کچھہ مدد ملی نہ سفارش کرائی - مین بیس۲ سال سے
اس ملک مین ہون میرے چار رشتے دار بھی ریاست مین نوکر ہین اور بہت سے تحصیلدار تھانہ دار میرے
دوست ہین مین نے کسی سے نہین سنا کہ رشوت دیکر بذریعہ مرزایان یا بذریعہ نیابت مال یا منتظم صاحب
پولیس کے ذریعے سے سفارشی ترقی پائی ہے چونکہ باہم نج کی باتین آپسمین ہوا کرتی ہین ایسی بات
مجھسے مخفی نہین رہ سکتی تھی کوئی برار اسامیون پر متعلق اسکے کبھی نہین ہوا ناظم صاحبان اضلاع

برابر دورہ کرتے ہین یہ برا کس طرح مخفی رہ سکتا تھا۔

کل اظہار پڑہکر دستخط کیے۔ العبد محمد بشیر الدین بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۲۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار سیٹھہ رام کشن شریک پتے دار کوٹھی راجہ گوکل داس گوپال داس

نمبر ۹ سیٹھہ رام کشن ولد رام لال سیٹھہ قوم مارواڑی مہیسری ساکن بہوپال عمر تخمیناً ۴۶ سال پیشہ مہاجنی بحلف مذہبی بیان کیا مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا ڈاک سے پایا اور پڑہا مین مہاجنی کرتا ہون اور پتی دار کوٹھی راجہ سیٹھہ گوکل داس گوپال داس مشہور مہاجن جبل پور والے کا ہون نیز میری ایک کوٹھی علحدہ اودے پورہ ریاست کے علاقہ مین بہی ہے اور میری مستاجری مین نو گانون بھی ہین پہلے سے پانچ گانون اودے پورہ مین اور چار گانون تحصیل دیوری مین ایک گانون پرگنہ جتھیاری مین ہے جو جدید بندوبست مین لیا ہے ایک دوکان میری چہاپنیر مین بھی ہے اودے پورہ کی تحویلداری بھی میرے تعلق ہے ایک گماشتہ بڑا رہتا ہے اور اوسکے ماتحت ملازمان دوکان ہین۔ اور بریلی مین تحویلدار منجانب سیٹھہ گوکل داس گوپال داس کی ہے پمفلٹ کو مین نے پڑہا ہے اومین جو ذکر برار کا بہ تعداد ایک لاکہہ چہتر ہزار بطور رشوت نسبت مہتمم بندوبست کے لکہا ہے وہ غلط ہے مین نے کوئی روپیہ اپنی مستاجری کی بابت یا کاشتکارون کی بابت مہتمم بندوبست کو دیا نہ میری تحویل مین یا تحویلدار تحصیل کی تحویل مین جمع ہوا اگر ایسا ہوتا تو تحویلدار جو میرا گماشتہ ہے بغیر میری اجازت کے

نہین جمع کرسکتا تھا لہذا مجھکو ضرور معلوم ہوتا میرے الین دین اودے پورہ کے پرگنے مین ہے اگر برار
ہوتا تو کاشتکاران سے مجھکو معلوم ہوجاتا اور بریلی مین سیٹھہ جی جبل پور والے کا لین دین ہے اگر
کوئی برار ہوتا تو مجھکو ضرور معلوم ہوتا میری سماعت مین ضرور آتا میان یار محمد خان و فیض محمد خان کا حال
جو پمفلٹ مین لکھا ہے بابت ڈیڑہ کرور روپیہ کے وہ غلط ہے مین نے کسی سے نہین سُنا نہ مین یقین
کرسکتا ہون کیونکہ میرے موروثی بہی کھاتون سے جو میرے باپ کے عہد کے ہین مجھکو معلوم
ہوا ہے کہ میان یار محمد خان و میان فیض محمد خان اوس زمانے سے مقروض چلے آتے ہین - جب
میرے باپ کا روپیہ بابت قرضے کے بہت سے اِن دونون کے ذمہ ہوگیا تھا میرے باپ نے سرکار عالیہ
مین عرضی بہیجکر جاگیر میان یار محمد خان کی قرق کرائی تھی اور میان فیض محمد خان کی جایداد پر جو بار قرضہ
تھا وہ بذریعہ سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے وصول کیا گیا تھا پس ایسے مقروض و مجبورون
کے پاس یا مکان سے کرورون کی دولت کا نکلنا قابل یقین نہین ہوسکتا - قرضہ تعدادی ساٹھہ ہزار یا
عنقریب اِسکے تھا جسکے عوض مین جاگیر قرق ہوئی تھی پس اگر کرورون روپیہ گھر مین ہوتا تو جاگیر
کیون قرق ہونے دیتے مفلسی و مجبوری کی یہ حالت تھی کہ نو ہزار روپیہ کے قریب مجلس مشورہ
سرکار عالیہ سے معاف کرانے کی تجویز ہوئی اور میرے زمانے کارگزاری مین وہ روپیہ بصلاح
و اجازت سیٹھہ گوکل داس گوپال داس صاحب مین نے معاف کردیا کہ اوسکی نالش نہین کی ایک
مقدمے مین جو باجلاس کرنیل وارڈ صاحب بہادر دائر تھا اور باجلاس مولوی مقصود علی خان صاحب
بہادر نائب وزیر دیوانی فوجداری فیصلے کو بہیجا گیا تھا میان یار محمد خان صاحب کی طرف سے اپنے
زر فاضل کا عذر غلط پیش کیا گیا تب نائب وزیر صاحب بہادر نے میان صاحب کو لکھا کہ نو ہزار روپیہ
سیٹھہ کا تم پر واجب الادا ہے اگر آپ جھگڑا ہوگا تو وہ بھی دینا پڑے گا یہ حال متمول میان یار محمد خانصاحب

کا ہے مجھہ سے مرزا افضال علی بیگ عنایت علی بیگ سے تجارتی بیوہار بھی رہتا ہے اور یہ کہ اکثر مقدمات عدالتون مین رہا کرتے ہین لیکن کبھی مرزایان نے مجھسے نہ رشوت لی نہ کسی عدالتی کام مین مدد کی مین یقین نہین کرتا کہ عدالتون پر اونکا کچھہ دباؤ ہے مرزایان کا چال چلن اچھا ہے مین اونکی نسبت الزامات قتل مندرجہ پمفلٹ کا یقین نہین کرتا الزامات مندرجہ پمفلٹ نسبت زنا بالجبر و بے عصمت کرنے شریف عورتون کے بالکل غلط ہین مین نے کبھی نہین سُنا کہ وہ عیاش و زناکار ہین علاقہ اودے پورہ مین جب مہتمم بندوبست بہادر گیے ہین دورہ پر مرزایان ساتھہ نہین تھے نہ مرزایان کو کبھی ساتھہ مہتمم بندوبست کے دیکھا مہتمم بندوبست دورے پر تھے اور مرزایان بھوپال ہین۔

العبد
رام کشن سیٹھہ بخط ہندی

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۲- جمادی الثانی ۱۳۱۱ہجری

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار امولک چند منیب کوٹھی راجہ گوکل داس گوپال داس

نمبر ۱ امولک چند ولد مانک چند قوم مارواڑی اوسوال جینی عمر ۴۷ سال ساکن مارواڑ ریاست بیکانیر حال ساکن بھوپال پیشہ نوکری۔ بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ ڈاک پر سے پایا اور پڑہوا کر سُنا کیونکہ مین اُردو نہین پڑہا ہون مین گماشتہ راجہ سیٹھہ گوکل داس گوپال داس کی دوکان کا ہون بحیثیت منیب کوٹھی واقع ریاست بھوپال مقرر ہون ایک بڑی کوٹھی صدر بمقام چوک شہر بھوپال مین ہے جسکے ایک پتی دار سیٹھہ رام کشن ہین اور دو کانات محال بریلی و بھوپال مین ہین علاقہ باڑی و شاہگنج و بریلی و چندپورہ

چار تحصیلون مین ریاست بہوپال کے دیہات مستاجری بھی سیٹھہ صاحب کے ہین مین نے سُنا تھا کہ بروقت
انتقال میان فوجدار محمد خان صاحب مرحوم کے میان یار محمد خان وفیض محمد خان صاحبان ہر دو پسران
میان فوجدار محمد خان صاحب مرحوم مین تقسیم مال کی سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے کردی تھی
اوسوقت چار چار یا پانچ پانچ لاکھہ روپیہ کا مال دونون کو حصہ مین ملا تھا وہ روپیہ دونون بھائیون
نے خرچ کر ڈالا اور قرضدار بھی ہوگیے ہماری دوکان سے قرض لیا ایک دفعہ تو قرضہ ذمگی اون کا
سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے اپنے پاس سے ادا کیا دوبارہ جب قرضہ ہوا تب ریاست سے
حکم قرقی جاگیر کا ہوا قریب چھہ سات سال کے جاگیر قرق رہی تب روپیہ وصول ہوا یہ حال میان یار محمد خان
کا ہے ہمارے کاغذات دوکان مین ابتک نو ہزار روپیہ کے قریب باقی مین اونکے کہاتے کے
چلا آتا ہے اور میان فیض محمد خان کی وفات پر جو قرضہ ہماری دوکان کا تھا اوسکے عوض مین جایداد میانصاحب
مرحوم کی قدسیہ بیگم صاحبہ نے قبضہ کر کے نیلام کر کے ہم لوگون کو چُکایا تب بھی اوس جایداد سے پورا روپیہ
ادا نہین ہوا قریب ساڑھے آٹھہ ہزار روپیہ کے باقی رہا - جو ابتک ذمے میان فیض محمد خان
مرحوم کے باقی چلا آتا ہے یہ بیان میرا مطابق بھی کہاتون کے ہے جو موجود ہین تحصیل بریلی مین ہمارے
سیٹھہ جی کا گماشتہ تحویلدار ہے کوئی روپیہ برارکا اوس تحویل مین جمع ہونا مین نے کبھی نہین سُنا
ایسا نہین ہوسکتا تہا کہ گماشتہ متعینہ دوکان بریلی اس قسم کا روپیہ جمع کرتا اور مجھکو اطلاع نہوتی یہ بات محض غلط
ہے کہ مستاجرون سے پانچ سو روپیہ فی کس مرزایان اور نائب وزیر مال نے لیا ہے اگر ایسا ہوتا تو ہمکو ضرور معلوم
ہوتا ہمارے یہان بھی دیہات مستاجری ہین اور لین دین بھی مستاجران کا ہے ہمسے اور مرزایان افضال علی بیگ
عنایت علی بیگ سے بھی بیوپار ہے وہ تجارت کرتے ہین ملاقات سیٹھہ جی سے بھی ہے لیکن کبھی کسی مقدمے
مین ہماری سفارش نہین کی کسی حاکم عدالت سے یا دوسرے حاکم سے اگر اونکو ایسا اختیار ہوتا تو ضرور وہ ہماری مدد کرتے

جسے اون سے کبھی کبھی تکرار بھی ہوجاتی ہی بعض مقدمات بھی ایک دوسرے کے خلاف لڑتے ہین جیساکہ کارپردازونکا دستور عام ہی عدالت سے جو فیصلہ ہو وہ مانتے ہین نمبر ۹ پمفلٹ مین جو ہزاری مل و پرسوری کشور سہٹانی کا مقدمہ درج ہی اوسکا اب تک عدالت سے کوئی فیصلہ نہین ہوا نہ مرزایان کا اوس سے کوئی تعلق ہی نمبر ۱۰ مین جس مقدمہ کا ذکر ہے وہ بھی غلط لکھا ہی گمبیر مل وسری مل کا پونم چند سنگھٹی سے کچھہ لین دین کا جھگڑا تھا پونم چند کی سہٹانی نے نیابت مال مین عرضی دی تھی بابت پانچ ہزار روپیہ کے کہ میرا روپیہ گمبیر مل سری مل سے لینا ہی اور مین سرکاری باقیدار ہون تو میرا مطالبہ گمبیر مل سری مل سے وصول کرکے سرکاری مطالبہ مین لیا جاوے چنانچہ جب قرقی کا حکم ہوا گمبیر مل سری مل کی دوکان سے ایک ہنڈی پانچ ہزار روپیہ کی لکھکر پیش کی گئی قرقی نہین ہوئی رشوت ستانی کا قصہ بالکل غلط ہی بابت نمبر ۲ مقدمہ مندر جینیو نکے جو مضمون لکھا ہی بالکل غلط ہے عہد کرنیل وارڈ صاحب بہادر مین نہ کبھی اس مندر کے اوپر کوئی عمارت بنوائی گئی نہ مسمار ہوئی عہد وزارت حال مین ایک جزو عمارت اوپر بنایا گیا تہا بلا اجازت سرکار یا کسی عہدہ دار کے جب اوسکی نالش ہوئی مجسٹریٹ صاحب نے تحقیقات کی نائب وزیر صاحب بہادر فوجداری دیوانی تحقیقات کو بر سر موقع تشریف لیگئے اور پہر آخر مین وزیر صاحب ریاست نے موقع پر جاکر ملاحظہ کیا اور تحقیقات کی نقشہ بنوایا بعد اوسکے وزیر صاحب نے تجویز کیا کہ بلا اجازت بنانیکی سبب جو درجہ جدید بنایا گیا ہی توڑوادیا جاے سرکار سے ایسا ہی حکم ہوا اور تعمیل ہوئی آج تک ہم لوگ عذر وار چلے جاتے ہین لیکن کسی کو رشوت نہین دیگئی اگر پہلے ہم لوگون نے یا ہماری جینی بھائیون نے جنکا مندر ہی وزارت کی اجازت سے بنوایا ہوتا تو کیون کہودا جاتا ہمنے پہلے سمجہا تہا کہ اس عمارت کے اوپر عمارت بنا لینے مین اجازت کی ضرورت نہین ہی اس سبب سے دہوکہا ہوا تہا۔ مرزایان کا اس معاملے سے کیا تعلق ہی اونکو کیا واسطہ جو پچاس ہزار روپیہ دیا جاتا۔ العبد امولک چند ولد نانک چند

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۲ ۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ہجری

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی نجیب خان برادر منشی حسین خان مرحوم

نمبر ۱۱- نجیب خان ولد کالے خان قوم پٹھان ساکن ساگر حال ساکن بہوپال عمر تخمیناً ۶۵ سال
پیشہ نوکری بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ۴۲ سال سے بہوپال کے ملک مین ہون اور ملازم ہون
سنہ ۱۲۶۰ فصلی سے میرے بہائی منشی حسین خان مرحوم پہلے آئے تھے مین بہی اونکے بعد آیا اور نوکر
ہوگیا میرے بھائی پہلے تہانہ دار جہانگیر آباد ہوے پہر عمارت کا کام اونکے تعلق مین ہوا جب
موتی مسجد کی تعمیر شروع ہوئی بہائی کے تعلق خاص کام اوسکی تعمیر کا کیا گیا اور مجھکو سرکار سکندر بیگم صاحبہ
مرحومہ نے دیگر عمارت کا کام سپرد فرمایا زمانہ غدر مین میری تبدیلی میگزین کی مہتممی پر ہوئی اب تک
اوسی عہدہ پر ہون ساٹھ روپیہ تنخواہ ملتی ہے میرے بہائی کو ایک موضع تخمیناً محاصل ۵ سو کی جمع کا
خیرخواہی غدر مین سرکار سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے عطا فرمایا تھا اور دیگر مواضعات بروقت
ظہور یا تعلق دیگر خدمات کے وقت بوقت سرکار مرحومہ نیز سرکار حال نے عطا کیے تھے اور
سو روپیہ ماہانہ بہی ملتا تھا جہان تک مجھکو یاد ہے اسناد جاگیری دیہات کی سب حین حیاتی تہین
بعد وفات منشی حسین خان مرحوم میرے بھائی کے ایک موضع بٹیر کہیڑی جو خیرخواہی ایام غدر
مین ملا دیا تھا باوجود حین حیات ہونے کے پہر سے سرکار عالیہ نے بطور وقف واسطے مدد
جایداد وقفیہ منشی صاحب مرحوم کے مجدداً ازروے سند خاص عطا فرمایا دیگر دیہات ضبط ہوگیے
وزارت سے سفارش ہوئی تھی کہ ایک گانون چھہ سو روپیہ سالانہ محاصل کا عظیم اللہ خان پسر منشی
حسین خان مرحوم کو اور عطا کیا جاوے لیکن سرکار عالیہ نے جاگیر دینے سے انکار فرماکر
چھہ سو روپیہ سالانہ نقدی بحساب پچاس ۵۰ روپیہ مقرر فرمایا منشی حسین خان مرحوم نے ایک وصیت نامہ
جسکو وقف نامہ ہملوگ کہتے ہین اپنی حیات مین تخمیناً دو سال پہلے لکھا تھا وہ پیش ہوا اور

محکمہ وزارت مین اوس کے اوپر شہادت لی گئی حافظ سید محمد سورتی مہتمم وظایف ریاست و مولوی عبد الکریم مہتمم مصارف ڈیوڑہی خاص و عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان مرحوم کی اوس بابت آویزہ پر گواہی تھی اور میری بھی گواہی تھی سب کے اظہارات لکہے گیے اور صحت کی تصدیق ہوکر سرکار مین مسل بہیجی گئی سرکار عالیہ نے مطابق اوسکے مجھکو متولی جایداد وقفیہ کا جیساکہ منشی مرحوم نے لکہا تہا منظور فرماکر حکم انتظام کا صادر کیا مطابق اوس کے مین کام کرتا ہون منشی صاحب مرحوم کو جو دینا تہا واسطے بسر برد کے عظیم اللہ خان کو دے گیے اور دیگر جایداد سے جو وقف نامہ مین لکہی ہے عظیم اللہ خان کو لادعوی لکھہ گیے مسل اوسکی سرکار مین موجود ہے - ایام غدر مین کوئی خیر خواہی سرکار انگریزی کی منشی حسین خان نے نہین کی تھی کیونکہ وہ غدر سے پہلے نوکر ریاست بہوپال کے تہے اور جو خیر خواہی کی تھی وہ بھی ریاست کے کامون مین تھی جس طرح اور عہدہ داران ریاست کو انعام و جاگیر وغیرہ ملی اون کو بھی ملی تہی مرزایان کا کوئی تعلق اس معاملہ سے نہین تھا اور نہ مجھکو کچھہ ملا کہ مین اوس مین سے کسی کو دیتا جس وصیت نامہ منشی حسین خان مرحوم سے میرے تعلق انتظام ہوا ہے وہ جایداد وقف کا ہے مین اوس مین سے کچھہ پا نہین سکتا خود واقف بہی اوسکو منتقل نہین کرسکتا تھا نہ اوس مین ذاتی صرف کرسکتا تھا پس میرا کیا فائدہ ہوا ہے جو ایک لاکھہ روپیہ مین مرزایان یا نایب مال کو رشوت مین دیتا مقدمہ کا فیصلہ خود سرکار عالیہ نے کیا ہے نسبت نمبر ۱۶ کے یہ بیان ہے کہ ایک مقدمہ میرے بہائی نے فیاض حسین خان اپنے برادرزادہ و ولد دیانت خان پر دائر کیا تھا بابت نوٹ بیس ہزار روپیہ کے پہر خود ہی منشی حسین خان مرحوم نے درخواست صدر المہامی مین پیش کی جہان مقدمہ دایر تھا کہ یہ مقدمہ ہمارا خانگی ہے ہم بطور خود فیصلہ کرلینگے عدالت سے خارج کیا جاوے جب مدعی راضی نامہ دے اور کچھہ ثبوت پیش

نہ کرے تو مقدمہ خارج ہو ہی جائیگا اس میں رشوت کی کیا ضرورت تھی اور فیاض حسین کیون رشوت دیتا مرزایان سے کوئی تعلق نہین تھا۔

العبـــــــــد

نجیب خان مہتمم میگزین

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی سید محمد عبدالعلیخان منصرم دفتر حضور

نمبر ۱۲ - محمد عبدالعلیخان ولد منشی سید احمد علی قوم سید رضوی عمر تخمیناً ۴۰ سال پیشہ نوکری قدیم متوطن شجاعلپور علاقہ گوالیار حال ساکن بہوپال نے بقول صالح بیان کیا کہ قریب ۲۰ سال کا ملازم ریاست بہوپال ہون ابتداء سے مین نے اسی ریاست کی ملازمت کی پہر کہا کہ کچھ دن علاقہ سیہور مین جب انتظام اوس کا تحت سپرنٹنڈنٹی میجر والد مرحوم کے تھا بطور محرری کام سیکھتا تھا چونکہ میرے تعلق کام نہین تہا مین بروقت وفات فوجدار محمد خان صاحب مرحوم جو کارروائی ہوئی اوس سے واقف نہین نہ قرقی جاگیر یار محمد خان صاحب سے واقف ہون سنی ہوئی بات مین نہین لکھ سکتا جو ذاتی علم ہو وہی لکھ سکتا ہون۔ دیہات جاگیر منشی حسین خان مرحوم جہان تک مجھکو یاد ہے اونکی اسناد مین نسلاً بعد نسلاً قید نہین تھی۔ بعد وفات منشی مرحوم ایک گانون واسطے مصارف وقفیہ مسجد وغیرہ کے سرکار سے عطا ہوا ہے باقی دیہات بازیافت ہوگئے عہد وزارت حال مین میرا کبھی تنزل نہین ہوا نہ میری تنخواہ کم ہوئی مین سنہ ۱۳۰۱ھ

مین نایب دوم مقرر ہوا تھا اور تنخواہ ایک ہزار روپیہ ہوئی تھی بعدہ ۱۳۰۳ھ مین نایب وزیر دیوانی مقرر
ہوا بمشاہرہ پانچسو روپیہ اور پانچ سو روپیہ ذاتی تنخواہ علاوہ عہدہ کے سرکار سے مقرر رہی -
۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۴ھ کو کرنیل وارڈ صاحب بہادر سابق وزیر ریاست نے اوس عہدہ سے
گھٹا کر اور ڈیڑہ سو روپیہ تنخواہ مین کم کرکے حاکم مرافعہ کے نام سے مقرر کیا اور میرے عہدہ نیابت
وزارت پر مولوی مقصود علیخان کو دوسری جگہہ سے بلا کر مقرر کر دیا بعد اوس کے پھر تنخواہ بدستور
رہی لیکن مین اسسٹنٹ نایب وزیر مال کے لقب سے مقرر کر دیا گیا عہد وزارت حال مین ایک
مرتبہ مین قایم مقام نایب وزیر دیوانی فوجداری کا مقرر ہوا جب تک مولوی محمد احسن صاحب
مرحوم نے مجھہ سے چارج نہین لیا مین نے کام کیا بعد ازان مین اپنی تنخواہ پانے پر دفتر حضور
کا منصرم مقرر ہوا جبکہ دیوان ٹھاکر پرشاد پر مقدمات دایر ہوے - مین نے سنا تھا کہ عہد وزارت
حال سے پہلے کی نسبت مقدمات دیوان مذکور پر دایر تھے مقدمات متدایرہ سے جو عدالت فوجداری
مین سپرد ہوے خاص طور پر تین حاکمون کو سماعت کا حکم ہوا تھا مولوی محمد احسن خان نایب وزیر
دیوانی فوجداری دیوان جادو راے و منشی عنایت حسین خان صدر المہام تینون نے بالاتفاق
فیصلہ کیا اور دیوان ٹھاکر پرشاد کو سزا دی دیوان جادو راے متوفی بہت قدیم ملازم اس ریاست
کے تھے عہد نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ سے مین نے اون کو دیکھا مختلف عہدون پر دیوان
برادر زادہ راجہ کشن رام معتمد المہام متوفی اکے تھے انکا موروثی تعلق تھا منشی عنایت حسین خان
بھی ۱۹ یا ۲۰ سال کے ملازم ریاست ہین اور سرکار عالیہ کے اخوان ریاست مین شادی بھی کر لی
ہے بسبب اہل و عیال کے مکان بنا کر توطن بھوپال اختیار کر لیا ہے الطاف حسین سابق مہتمم
سایر کل کا حال مجھکو یہ معلوم ہے کہ ایک مرتبہ بزمانہ دربار شاہنشاہی مقام دہلی جب سرکار عالیہ

تشریف لیگئی ہین اوس زمانہ مین بوجہ کسی جرم کے اون کا اخراج ملک بھوپال سے ہوا تھا پھر دوبارہ
کسی تدبیر سے یا ذریعہ سے آگیے اور پھر مہتمم سایر کل مقرر ہوگیے اون پر مقدمات بکثرت پہلے سے
دایر تھے اور عہد وزارت حال مین بھی مقدمات دایر ہوے اونکی تحقیقات عدالتانہ سپرد صدرالمہام
صاحب فوجداری کے ہوئی صدرالمہام نے الطاف حسین کو سزاے قید دی اس وجہ سے وہ
موقوف ہوے وہ رہنے والے ضلع فتحپور ہسوا کے تھے نسبت دیگر مطالب مندرجہ پمفلٹ کے
مین کچھہ واقف نہین ہون اگر کوئی خاص بات میرے علم کی دریافت کی جاے تو مین جواب دیسکتا
ہون معاملہ نکالن یار محمد خان تعدادی ڈیڑہ کرور روپیہ کا سوال کیا گیا جواب نہ مجھہ سے متعلق نہ مین جانتا
ہون ۔ نسبت اخراج مرزایان عنایت علی بیگ و افضال علی بیگ کے جو پمفلٹ مین کیفیت
درج ہے یہ واقعہ مندرجہ صحیح طور پر نہین لکھا گیا سر لیپل گریفن کے وقت مین ایک بار خفگی ہوئی
تھی مرزا افضال علی بیگ کے اندور جانے پر افضال علی بیگ سے دریافت کیا تھا کہ تم اندور کیون
آئے ہو مرزا نے کہا کہ واسطے علاج حکیم محمد اعظم خان کے سر لیپل گریفن صاحب نے کہا کہ وہ حکیم
یہان آجکل نہین ہے تب مرزا نے کہا کہ یہان آنے پر مجھکو بھی معلوم ہوا لہذا مین علاج انگریز ڈاکٹر
صاحب کا کرونگا اوسپر سر لیپل گریفن صاحب نے ناراض ہوکر حکم دیا کہ اندور مین نہ ٹھہر و اور ریاست
مین لکھہ بھیجا لیکن کوئی حکم اخراج اوس وقت نہین ہوا مین اوس زمانہ مین وکیل ریاست متعینہ اجنٹی سیہور
تھا واقعہ مذکورہ بالا مین نے سنا تھا شاید ۱۲۹۸ھ یا ۱۲۹۹ھ کا یہ واقعہ ہوگا لیکن اخراج مرزایان
کا بعد کو بحکم کرنیل وارڈ صاحب بہادر ہوا تھا جسکی بابت مرزایان نے درخواست ہنوی صاحب
بہادر اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کو دی صاحب ممدوح نے تحقیقات فرما کر حکم اپنے وطن شہر
بھوپال مین واپس آنے کا صادر فرمایا یہ حکم واپسی بھی کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے زمانہ مین ہوا اور

وہ واپس بھی آگیے یہ بیان کہ وزیر حال کو کسی حکمت عملی مین پہانس کر پہر آموجود ہوے غلط ہے۔

برسہ ونیم صفحہ اظہار دستخطی میرا ختم ہوا۔ سید محمد عبد العلیخان۔

گواہ نے خود پڑہکر دستخط کیے اور تصدیق کیا۔ ۲۳ر جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ۔ دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سیٹھہ چینی لال خزانچی ریاست

نمبر ۱۳۳ سیٹھہ چینی لال ولد مچھراج قوم اوسوال جینی ساکن قدیم جیپور حال بہوپال عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ مہاجنی ونوکری مین نے عہدہ خزانچی گری ومہتممی خزانہ ریاست کا عنقریب چار سال سے پایا ہے پہلے سے آمد رفت تہی کار بار مہاجنی کا اس ملک مین ۲۰ سال سے کرتا تھا اور جواہرات سرکار عالیہ کے حضور مین فروخت کو لاتا اور فروخت کرتا تھا۔ کوئی رقم سات لاکھ روپیہ کی یا اس سے کم خزانہ بہوپال سے گذشتہ سال مین مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کو نہین دیگیی نہ اونکے نام سے مجرائی مین پڑی ہے۔ نسبت نمبر ۲۸ پمفلٹ کے جو دربارہ مستورات ذکر بے عصمت کرنیکا ہے مین ان باتون سے واقف نہین ہون۔ نسبت مندر جین مت کے میرا یہ بیان ہے کہ مین اوس مت کا جینی نہین ہون نہ اوس مندر مین کبہی جاتا ہون مجھکو صرف اس قدر معلوم ہے کہ مندر کا ایک درجہ جو جدید بنا تھا توڑوایا گیا ہے اور کچھ نہین جانتا۔

دستخط چینی لال خزانچی بخط ہندی۔ پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔

۲۳ر جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار ملا نورجی بوہرہ

نمبر ۱۴- نورجی باپکا نام محمد علی قوم بوہرہ ساکن شہر بہوپال محلہ پشت جامع مسجد عمر تخمیناً لعـ سال پیشہ دوکانداری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین پشتون سے رہنے والا بہوپال کا ہون میان فوجدار محمد خان کا انتقال میرے سامنے ہوا بعد وفات میان مرحوم کے ہر دو پسران یار محمد خان وفیض محمد خان پر ترکہ تقسیم ہوا سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے اپنے ہاتھ سے تقسیم کیا مجھسے اور گلاب چند مہاجن سے تخمینہ کرایا تھا اوس کا کاغذ لکہا گیا تہا متصدیون نے لکہا تھا نصف نصف بٹا تھا مگر کرورون کا مال نہین تھا کپڑا التاسب مال نیلام کیا گیا تہا مین بولی نیلام کی بولتا تھا جب قیمت مناسب پر بولی آجاتی تہی بولی بحکم سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ ختم ہوتی تہی قیمت کل مال کی کاغذ مین ہوگی مجھکو زبانی یاد نہین ہے فیس کمیشن نیلام کی مجھکو کچھہ نہین ملی کیونکہ مین سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ کا نوکر تھا۔

العبـــــــــد
نشانی نورجی بوہرہ

گواہ کو پڑھ کر سنایا گیا اور تصدیق ہوا- ۳ رجادی الثانی ۱۳۱۱ھ [دستخط وزیر صاحب بہادر]

اظہار منشی عبد الرحمن خان نایب ناظم مغرب

نمبر ۱۵- عبد الرحمن خان ولد محمد سعید خان قوم افغان سورتی ساکن جاورہ قدیم متوطن رام پور ریاست عمر تخمیناً لعلعـ سال پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ جو ضیاء الحق کے نام سے چھپا ہے پڑہا اوس مین دو مقدمہ میرے زمانہ قایم مقامی نظامت شمال کے درج ہین ایک مقدمہ ناصر خان مستاجر نیا نیا کا ہے کہ جو موضع سرار علاقہ دیوان گنج مین قتل ہوا تھا ایک ولایتی ملازم ناصر خان کا لیکن مجھکو اوسکی اصلیت معلوم نہین ہوئی گیا تہی کیونکہ چالان مقدمہ کا

تہانہ وارے بعد تحقیقات عدالت صدرالمہامی مین کردیا اورمین وہی تین روز پہلے مقرر ہوکر نظامت
پر پہونچا تھا دوسرا مقدمہ موہن سنگہ جاگیردار کا ہے اوسکی بہی مسل محال سے مرتب ہوکر نظامت
مین نہین آئی تھی کہ مین اپنے وطن کو چلا گیا بعد واپسی نظامت شمال سے نیابت نظامت مغرب
پر بھیجا گیا اور کسی مقدمہ کو مین نہین جانتا مین جبتک ناظم ضلع رہا یا نیابت نظامت پر رہا شمال و
مشرق مین اور اب مغرب مین نایب ناظم ہون مقدمات جنگل یا مستاجری مین کوئی مداخلت
مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کی مین نے نہین دیکھی نہ مجھکو کبھی کسی مقدمہ کی سفارشی
طور پر فیصل کرنے کے واسطے مجبور کیا مجھپر کبھی کسی نے یہ بات ظاہر نہین کی کہ مستاجری بحال
رکھنے کے واسطے مستاجرون سے پانچ سو روپیہ مرزایان کو دینا پڑتا ہے مین تحصیلدار تھا
بعہد وزارت حال چالیس روپیہ ماہانہ سے میری ترقی عہدہ نیابت نظامت مشرق پر بمشاہرہ
صـ٥ ماہانہ ہوئی بعد اوس کے مین بطور منصرم نظامت شمال مقرر کیا گیا ساتھہ ترقی تنخواہ کے صـ٥
ماہانہ پر پہر مین قایم مقام ناظم کیا گیا لیکن کسی ترقی کے وقت نہ مین نے مرزایان خواہ نایب وزیر صاحب
مال کو کچھہ دیا نہ مجھسے کسی نے مانگا نہ میرے کسی دوست تحصیلدار یا تہانہ وار نے کبھی بیان کیا
کہ کوئی رقم رشوت مین دینے سے ترقی ہوئی ہے مین گیارہ سال کا ملازم ہون ۱۳۰۱ھ مین ابتداً
مقرر ہوا تھا نہ کسی رعیت سے کوئی روپیہ بارڈال کر اس نام سے لیا گیا فی مستاجر پانچ سو روپیہ
لیا جانا غلط ہے مجھسے کسی مستاجر نے آج تک نہین بیان کیا اگر ایسا ہوتا تو میرے اوپر
مخفی نہ رہتا۔ ایک مرتبہ مین اسامیان گلگانوان کی تحقیقات کو دیوانگنج مین مقیم تھا اور صرفہ سڑک
کی تحقیقات کرتا تھا اوس وقت مین کسی نے خلاف واقع مرزا افضال علی بیگ سے یہ کہا کہ
عبدالکریم کے وکیل کے کہنے سے اسامیان گلگانوان کو ناظم صاحب نے ایسا تنگ کیا ہے

کہ جس سے اسامیان بہاگ جانے پر آمادہ ہین چونکہ شبیر حسین مستاجر گلگانوان کے تہے اونکے
نقصان کی نظر سے ایک تحریر شکایتاً مرزا افضال علی بیگ نے مجھکو لکہی تہی سوا اوس کے کبہی مجھکو
کوئی تحریر بہی ایسی نہین لکہی جسمین شکایت پائی جاے مجہسے اور مرزایان افضال علی بیگ اور
عنایت علی بیگ سے اوس وقت سے دوستی ہے جب سے کہ مین اس ملک مین آیا ہون فقط
عبدالرحمن خان نایب ناظم مغرب یہ اظہار مین نے پڑہکر دستخط کیے ہین - گواہ نے خود پڑہکر دستخط
کیے اور میرے سامنے تصدیق کیا - ۳ رجادی الثانی ۱۳۱۱ھ { دستخط وزیر صاحب بہادر }

اظہار منشی ریواشنکر تحصیلدار

نمبر ۱۶ - ریواشنکر ولد گنیش راے قوم کایتہ سری باستم عمر تخمیناً ۵۰ سال متوطن قدیم
مین پوری حال بہوپال پیشہ نوکری بحلف مذہبی بیان کیا کہ میری چوتہی پشت ہے جب سے مین نے
اس ملک مین سکونت اختیار کی شادی بیاہ کا تعلق صرف وطن اصلی سے باقی ہے مین نے
پمفلٹ پڑہا جو واقعات اوس مین درج ہین مین اون سے واقف نہین ہون اور اون باتون کو
جو پمفلٹ مین لکہی ہین صحیح نہین سمجھتا ہون نمبر ۲۰ مین جو لکہا ہے کہ ایک ہزار روپیہ ہر تحصیلدار سے
لیا گیا جسنے دیا وہ بحال رہا ورنہ موقوف ہوا یہ بات غلط ہے مین نے کوئی حبہ کسی کو نہین دیا
سرکار سے میرا تقرر ہوا ہے اور بغیر کسی صرفہ کے بحال ہون ضامن علی کو چوتہا سال ہے
اوس نے پنشن پائی بوجہ پیرانہ سالی کے عبدالحکیم کی بہی پنشن ہوگئی ہے مقصود علیخان بوجہ جرایم
کے جو مقدمات متدایرہ سے اون پر عاید تہے تحصیلداری سے علیحدہ کیے گیے تہانہ داران کے
حالات سے مین واقف نہین ہون مجہ سے تعلق نہین - بندوبست کے پٹہ جات تقسیم ہوگیے ہے

جب مین اوس تحصیل صدیق گنج مین مقرر ہوا لیکن مستاجری بند وبست میری موجودگی مین
ہوا ہے مجھسے کسی نے شکایت نہین کی کہ کچھہ رشوت وگئی اسامیان یا مستاجران کی طرف
سے مہتمم بند وبست یا اونکے عملہ کو دوسرا سال ہے مجھکو جب مین محلپور کی تحصیل سے بدلکر صدیق گنج
کی تحصیل مین گیا ۔ نمبر ۲۵ پانچ سو روپیہ فی مستاجر لینے کا بیان غلط ہے کوئی ایسا روپیہ مرزایان
افضال علی بیگ عنایت علی بیگ نے یا نائب وزیر ال نے وصول نہین کیا اگر ایسا لین دین کل
محال مین ہوتا تو مجھکو ضرور معلوم ہوجاتا نمبر ۲۶ مین جو لکھا ہے وہ غلط ہے اس قدر کہ غلہ دینے پر
مالگذاران مجبور کیے جاتے ہین اور یہ بہی غلط ہے کہ فی مانی دو روپیہ کسر کا تحصیلداران نے وصول
کیا بلکہ اصل یہ بات ہے کہ غلہ بقدر ایک چہارم قسط کے خریدا جاتا ہے مطالبہ ہوتا ہے مستاجران سے
اگر وہ غلہ مطلوبہ دیسکے تو غلہ دیا ورنہ نقدی ادا کیا اوس سے خوشش خرید بہ نرخ بازار لیکر بہر لیا گیا یہ
غلہ کچھہ رفاہ عام کے کامون مین صرف ہوتا ہے کچھہ سرکاری کوٹھی مین بہوپال کے بہیجا جاتا ہے
اور کچھہ بیج کہاد مین کاشتکاران کو بلا باڑہی کے دیا جاتا ہے رفاہ عام وہ کام ہے جو سرکار سے
غریبون کو گرانی نرخ کے وقت مین ارزان نرخ سے غلہ دیا جاتا ہے کوٹہہ کا غلہ دعوت مدارات مین
صرف ہوتا ہے کچھہ فقیرون کو خیرات مین تقسیم ہوتا ہے نمبر ۲۸ پمفلٹ بہی بابت زنا کاری مرزایان
غلط ہے کوئی حرکت اس قسم کی مرزایان سے ہوتے مین نے نہین سنی مین مرزایان کو خوب جانتا
ہون اپنے بچپن سے جب سے کہ مین سکندر بیگم صاحبہ کے عہد مین ہوشیار ہوا مین نے اونکا چال
چلن اچھا دیکہا مرزا امجد علی بیگ اونکے والد رکن ریاست تھے اور وکیل ریاست بہی تہے بعد
وفات مرزا امجد علی بیگ کے سرکار عالیہ سکندر بیگم صاحبہ نے پسران مرزا مرحوم کا وظیفہ مقرر
کیا تھا اور وہ روبکاری مین سرکار عالیہ کے حاضر رہتے تھے ۔ مجھکو کبہی معلوم نہین ہوا کہ منتظم صاحب

پولس ڈاکہ ڈلواتے ہین میرے محال صدیق گنج مین توکوئی ڈاکہ نہین پڑا۔

ریواشنکر تحصیلدار صدیق گنج بقلم خود۔

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۴ رجمادی الثانی ۱۳۲۱ھ۔ [دستخط وزیر صاحب بہادر]

اظہار حافظ حبیب اللہ خان تحصیلدار

نمبر ۷۔ حبیب اللہ خان ولد مجاہد خان قوم پٹھان یوسف زئی عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری سکونت بھوپال بحلف ظاہر کیا۔ مین موروثی باشندہ ریاست بھوپال کا ہون میرے مورث اعلی ولایت افغانستان سے آئے تھے۔ مین پندرہ سال کا ملازم ریاست ہون دو سال کا عرصہ ہوا کہ جب مین تحصیلداری کے عہدہ پر مقرر ہوا مین پیشدست میرمنشی وزارت صیغہ مال کا مشاہرہ لعہ تھا عہد وزارت حال مین اس عہدہ سے مشاہرہ للعہ میری ترقی نیابت مال کی منشی گری پر ہوئی اور وہان سے بریلی کا تحصیلدار بمشاہرہ ۵۰ ہوا پھر گذشتہ سال کے دربار مین باضافہ دس روپیہ مشاہرہ ۶۰ مقرر ہوا مین تحصیلداری جاور پر تعینات کیا گیا ان متواتر ترقیون مین کسی کو مرزایان افضال علی بیگ یا عنایت علی بیگ یا نائب وزیر صاحب مال کو مین نے کچھہ نہین دیا نہ کسی نے مجھسے کچھہ طلب کیا پمفلٹ مین جو لکھا ہے کہ کوئی تحصیلدار بحال نہین رہتا جو ایک ہزار روپیہ مرزایان و نائب مال کو نہ دے نہ ترقی پا سکتا ہے جو پانچ ہزار روپیہ ان لوگون کو نہ دے یہ بات بالکل غلط ہے۔ نمبر ۲۸ مین جو مضمون نسبت زناکاری و بے عصمتی کرنے شریف خاندانی عورتون کے لکھا ہے اور مرزایان پر الزام لگایا ہے یہ بالکل غلط ہی مین بھوپال کا رہنے والا ہون مجھہ سے یہ بات کیونکر مخفی رہتی کچھہ بھی واویلا اسکا شہر بھوپال

مین نہین ہے ۔ مین مرزایان کے مکان سے قریب رہتا ہون حالت خوب جانتا ہون مین نے
کوئی بدکاری مرزایان کی نہین سنی نہ مین اون کو زانی و بدچلن جانتا ہون ۔ درباب غلہ قسط چہارم
کے جو پمفلٹ مین ذکر ہے وہ صحیح نہین ہے غلہ بقدر یک قسط چہارم کے خریدنے کا حکم ہے
اگر کوئی مستاجر غلہ مطلوبہ دیسکتا ہے تو لیا جاتا ہے جب وہ غلہ نہین دیسکتا تو نقد روپیہ اوس سے
لیا جاتا ہے اور بقدر ضرورت جہان سے غلہ خریدنا ممکن ہوتا ہے خوش خرید حاصل کیا جاتا ہے
یہ غلہ کسی قدر رفاہ عام کے کامون مین صرف ہوتا ہے کچھہ غلہ کوٹھے مین بھوپال کو بھیجا جاتا ہے
واسطے مصارف سرکاری اور خیرات وغیرہ کے اور کچھہ بیج کھاد مین کاشتکاران کو دیا جاتا ہے
بلا باڑہی کاشتکاران سے بروقت پیدا ہونے کے جس قدر دیا جاتا ہے اوسی قدر واپس لیا جاتا
ہے وزن کرکے کوئی کسر نہین لیجاتی عطافی مافی کسر لینے کا بیان غلط ہے ۔ پرگنہ جاورہ مین جب
مین تعینات ہوا بندوبست کا کام ختم کرکے مہتمم بندوبست بہادر وہان سے چلے گیے تھے
لیکن آج تک مجھسے کسی کاشتکار یا مستاجر یا دیگر شخص نے شکایت نہین کی کہ مہتمم صاحب
بندوبست نے کوئی رشوت لی یہ پرگنہ کل خام تحصیل ہے باستثناء موضع حکیم پور کے
جو بہت چھوٹا صرف تین سو روپیہ کا ہے مستاجران بیدخل کردیے گیے ہین بوجہ باقی داری
کے انتظام خام تحصیل کیا جاتا ہے قریب [illegible] ہزار روپیہ کے اس پرگنہ مین جمع بہ نسبت سابق
کے گھٹائی گئی ہے لیکن کوئی شاکی رشوت دینے کا نہین ہے کوئی مستاجر بیدخل شدہ نہین کہتا
کہ اوس سے پانچ روپیہ یا کوئی رقم مانگی تھی مرزایان یا نائب وزیر مال یا مہتمم بندوبست نے اور
بسبب نہ دینے کے بیدخل کیے گیے ہین بلکہ سب کہتے ہین کہ ہمنے باقی ڈالی تھی اوس
سبب سے بیدخل ہوے ہین ۔

میان یار محمد خان کا حال جو مین نے اپنے ہوش مین دیکھا وہ یہ ہے کہ اونکو مقروض ہی پایا ایک تہبہ جاگیر قرضہ مین سیٹھہ رام لال کے قرق ہوئی تھی جب تک قرضہ ادا نہین ہوا اوس کے قبضہ مین رہی پانچ چھہ سال ہوے جب جاگیر قرضہ سے علحدہ ہوکر واپس ملی پہر بھی مین سنتا ہون کہ قرضہ اونکے ذمہ ہے ایک مقدمہ مین اجلاس وزارت مین دیکھا تھا جب مین پیشدست میر منشی مال کا تھا جسمین دوسو روپیہ کا دعوی بابت قیمت گوشت کے بُز قصاب نے کیا تھا اور اوس کا دعوی بعذر حد سماعت عدالت ابتدائی سے خارج ہوکر درجہ بدرجہ پہونچکر آخر اپیل اجلاس وزارت مین پیش تھا میرے اوپر کبھی کوئی دباؤ مرزایان سے واسطے کسی مقدمہ کے نہین ڈالا مین نے کبھی مرزایان کو اجلاس وزارت مین آتے ہوے نہین دیکھا نہ کسی قسم کی دست اندازی اون کے معاملات وزارت مین دیکھی۔

حبیب اللہ تحصیلدار جاورہ بقلم خود

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۴ رجادی الثانی ۱۳۱۱ھ {دستخط وزیر صاحب بہادر}

اظہار منشی عبدالعزیز تحصیلدار

نمبر ۸ امولوی عبدالعزیز ولد سید عبداللہ قوم سید عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری ساکن بلگرام ملک اودھ نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ۲۷ سال سے ملازم ریاست کا ہون مین نے نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی ہمشیرہ سے شادی کی تھی اون کا انتقال ہوگیا ہے۔ مین پہلے تھانہ دار جاورہ کا ہوا تھا پہر سیوانس مین بدلا گیا بعدازان تحصیلدار سلوانی کا مقرر ہوا اور مختلف اضلاع مین بدلا گیا اب چار سال سے دیوری کا تحصیلدار ہون میرے سامنے بندوبست جدید حال کے مہتمم بندوبست نے کیا پٹہ جات اسامی وار جدید تقسیم ہوئے بعدہ وزارت سے

مستاجری بندوبست کیا گیا اس جدید بندوبست مین اضافہ جمع کا ہوا ہے پہلے لعہ کے
قریب جمع تھی اب ایک لاکھ اٹھائیس ہزار کے قریب جمع ہے یعنی تخمیناً مبلغ اضافہ ہوا ہے
معہ جمع ممکن الزراعت کے جس کی سن بڑہی سے تجویز ہوئی ہے اور سال بسال کچھہ بیشی ہوتی جاتی
ہے یہ کل جمع بلاوقت سال بسال تین برس سے وصول ہو رہی ہے کسی مستاجر یا کاشتکار نے
شکایت نہین کی کہ مہتمم بندوبست نے اون سے کچھہ لیا ہے رشوت مین ممکن نہین کہ کوئی اہلکار
بندوبست یا مہتمم بندوبست رشوت لیتے اور مجھسے چھپ جاتے حال کے مہتمم بندوبست کا جب
تقرر ہوا ہے اوس سے پہلے ایک شخص علیم اللہ نامی نائب مہتمم بندوبست ہو کر اوس پرگنہ مین
گیا تھا جس کے ہاتھہ سے کچھہ کاغذ مرتب ہوا تھا اوس نے جو کام کیا تھا اور کچھہ رشوت لی تھی وہ
ظاہر ہوگئی تھی اوسی مقدمہ مین مواخذہ ہوا اور وہ اس ملک سے بہاگ گیا۔ اس وزارت کے عہد مین
مجھکو ایک مرتبہ ترقی ملی پچاس روپیہ ماہانہ سے ساٹھہ روپیہ ماہانہ پر دوبارہ ساٹھہ روپیہ ماہانہ سے پچہتر روپیہ
ماہانہ پر ترقی ملی یہ درجات ترقی کے عہد وزارت حال مین قایم ہوئے ہین۔ اس وزارت سے پہلے
کبھی کاغذ جمع خرچ سالتمام کا نو دس برس سے کم مین نہین بنتا تھا اب سال بسال جمع خرچ سال بہر
کا بنایا جاتا ہے اور دربار عام مین پیش ہو کر پڑہا جاتا ہے اور بلحاظ کارگذاری کے ہر شخص کو ترقی دیجاتی
ہے جو مستحق ہوتا ہے جسکا کام خراب ہوتا ہے اوس کو ہدایت دیجاتی ہے کہ چال چلن درست
کرے اور آیندہ اچھا کام ہونے لگتا ہے شرمندگی پانے سے۔ غلہ کی بابت جو پمفلٹ مین
ذکر ہے عارفی مانی کسر لینے کا وہ بیان بالکل غلط ہے واسطے رفاہ عام کے نیز بغرض کوٹہ سرکاری
کے بہ نرخ بازار لیا جاتا ہے کوئی جبر نہین ہوتا فی تھانہ دار پانچ سو روپیہ لیا جانا غلط ہے اور فی تحصیلدار
ایک ہزار بحال رہنے کا اور پانچہزار بصورت ترقی دینے کا جو ذکر ہے وہ بھی غلط ہے مین نے

ترقی بھی پائی بحال بھی ہوں لیکن مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر مال کو کچھ نہیں دیا نہ میری دانست مین کسی تحصیلدار نے کچھہ دیا رعایا پر برار کرنے کا بیان بھی غلط ہے مستاجرون سے رشوت لینے کا بیان بھی غلط ہے کسی مستاجر سے کچھہ نہین لیا جاتا ہے منتظم صاحب پولس کی نسبت جو ڈاکہ زنی کرانے کا بیان ہے وہ بھی بالکل غلط ہے وہ تو انسداد ڈکیتی کا کرتے ہین میرے علاقہ مین کوئی ڈکیتی اس چار سال مین نہین ہوئی مرزایان عنایت علی بیگ افضال علی بیگ کا چال چلن جہانتک مجھکو علم ہے اچھا ہے مجھکو گنپت سنگہ کا حال خوب معلوم ہے وہ ایک مشہور بد چلن آدمی ہے وہ وکیل کبھی نہین ہوا نہ سرٹیفکیٹ اوس کو ملا مین پہلے بھی سلوانی مین رہا ہون اور گذشتہ سال مین چند ماہ کے واسطے بھیجا گیا تھا جب مرزا شجاعت علی بیگ کو وہان سے ہٹانے کی ضرورت تھی تا کہ شکایات گنپت سنگہ کی بہ نسبت مرزا شجاعت علی بیگ کے اونکی غیبت مین تحقیقات ہو جاے گنپت سنگہ کا دعوی بالکل غلط ٹھہرا تھا اس وجہ سے وہ قید ہوا تھا مگر ٹھیک حقیقت دعوی کی مجھکو نہین معلوم ہے مولوی محمد اسحاق خان صاحب بہادر ناظم ضلع مشرق نے تحقیقات کی تھی اور فیصلہ کیا تھا مین اوسی نظامت کے تحت مین تحصیلدار رہون۔

العبد

سید عبد العزیز تحصیلدار دیوری

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا { دستخط وزیر صاحب بہادر } ۴ رجماوی الثانی ۱۳۱۱ھ

اظہار منشی باقر حسین تحصیلدار

نمبر ۱۹ باقر حسین ولد ہر حسین قوم سید رضوی ساکن خاص بھوپال عمر تخمیناً ۵۵ سال پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ میرے باپ دادا علی پور ضلع مین پوری کے رہنے والے

تھے لیکن میرے دادا البھدہ منشی گری سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین نوکر رہے اور میرے والد
نائب وکیل ریاست کے عہدہ پر مامور رہے میری پیدایش شہر بہوپال کی ہے اور مین خود ۳۱
سال کا نوکر ہون یعنی غرہ ذیقعدہ ۱۲۸۰ھ کو ابتدائی تقرر میرا ہوا اوس وقت میری عمر تیرہ چودہ سال
کی تھی پمفلٹ مین سے پورا نہین دیکھا تھوڑا سا دیکھا ہے لیکن جو سوالات متعلق اوس کے مجھسے
کیے جائینگے اون کا جواب دونگا۔ بجواب سوالات بیان کیا مجھسے کبھی مرزایان یا نائب وزیر
صاحب بہادر حال نے کوئی حبہ نہین لیا نہ مجھپر کوئی دباؤ ڈالا مین نے کسی تحصیلدار سے بھی نہین سنا
اگر کوئی تحصیلدار واسطے بحال رہنے کے اپنے عہدہ پر دیتا یا عموماً تحصیلدارون سے بغرض
مذکورہ بالا کوئی رقم لیجاتی تو یہ امر مجھپر مخفی نہین رہتا ضرور تذکرہ باہمی ہوجاتا میری موجودگی مین جدید
بندوبست تریمیم جمع کا پرگنہ آشٹہ مین ہوا ہے کچھہ لین دین رشوت کا نہین ہوا نہ مہتمم بندوبست کو
کسی نے کچھہ دیا۔ بہ نسبت جمع کمپاسی کے حال مین جمع گہٹائی گئی یعنی جو سختی تھی وہ رفع کی گئی بعد
چلے جانے مہتمم بندوبست کے اوس پرگنہ سے بھی کوئی شکایت اب تک نہین ہوئی ہے مین نے
نہین سنا کہ تھانہ دارون سے مرزایان خواہ منتظم صاحب پولیس نے کچھہ لیا تھانہ دار آشٹہ خاص
آشٹہ مین رہتا ہے جہان مین رہتا ہون اور بہ کثرت ملاقات ہوا کرتی ہے اگر اوس کو کوئی رشوت
واسطے بحال رہنے عہدہ کے دینا پڑتی تو وہ مجھسے ضرور کہتے مجھسے کسی مستاجر نے شکایت
نہین کی کہ ہمسے مرزایان یا نائب مال نے کچھہ بھی لیا ہے بہت سے مستاجر ہمارے پرگنہ کے
بعلت باقی داری بے دخل کیے گیے ہین کسی مستاجر نے ہمسے ایسا نہین بیان کیا کہ وہ بوجہ
نہ دینے رشوت کے نکالے گیے ہین نسبت بے دخلی مستاجران کے اور اونکی باقی داری کے
پہلے تحصیل سے رپورٹ ہوتی ہے نظامت مین اور نظامت سے نیابت مال مین اور نیابت مال

سے وزارت مین تب بمنظوری وزارت کے بے دخلی ہوتی ہے میرا مکان شہر بھوپال مین ہے اور لڑکے بالے شہر بھوپال مین رہتے ہین اور جب مین تحصیل مین جاتا ہون وہان لڑکون کو لیجاتا ہون چونکہ میرے والد نے بھوپال مین شادی کرلی تھی اب بھوپال مین توطن ہوگیا بھوپال کے رہنے والون سے جہان تک برادری ہوگئی ہے مردون اور عورتون کی آمدرفت ہوا کرتی ہے مضمون مندرجہ نمبر ۲۸ پمفلٹ جو مجھکو پڑھکر سنایا گیا ہے بالکل غلط ہے میری پیدایش بھی قصبہ سیہور کی ہے اور مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کی بھی پیدایش قصبہ سیہور کی ہے اور مدتون یکجا رہنے کا اتفاق ہوا اور آمدرفت بھی اب تک مردون کی نیز عورتون کی جاری ہے میری واقفیت مین یہ بالکل اونپر بہتان ہے کبھی مین نے اون کو بدچلن نہین دیکھا نہ اون کی بدچلنی میری سماعت مین آئی۔ نسبت قتل کے جو بیان ہے یا بے عفتی مستورات کے دونون باتین ایسی ہین جنکو مین یقین نہین کرتا غلہ جو میرے پرگنہ مین خرید اگیا وہ واسطے بیج کہاد کے بغرض تقسیم کاشتکاران دیہات تحصیل لیا گیا وہ غلہ بلا باڑہی کے کاشتکاران کو دیا جاتا ہے کہ کاشتکاران آسودہ ہون کاشتکاران سے دو روپیہ فی مانی کسر نہین لی گئی مرزایان کی معرفت کوئی خریداری غلہ کی نہین ہوئی۔ باقر حسین تحصیلدار آشٹہ بقلم خود۔

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۶ رجمادی الثانی ۱۳۱۱ھ {دستخط وزیر صاحب بہادر}

اظہار مولانا محمد عباس منصب دار

نمبر ۳۰ مولانا محمد عباس ولد احمد عرب شیروانی قوم شیخ انصاری عمر تخمیناً ۶۰ سال ساکن حال بھوپال نے بقول صالح بیان کیا کہ مین ۱۲۵۳ھ سے بھوپال مین ہون اور مختلف عہدون مین

نوکر رہا ابتدا یہ ہے کہ میرے والد کو لانسنٹ ویلکنسن صاحب پولیٹکل اجنٹ بھوپال نے واسطے اتالیقی نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم کے مقرر کرایا تھا ۱۲۵۳ھ مین میری تنخواہ بلا شرط خدمت مقرر ہوئی تھی ۱۲۶۰ھ تک رہی بعد انتقال نواب صاحب مرحوم مین متوسط مقرر ہوا مابین نواب سکندر بیگم صاحبہ و میان فوجدار محمد خان صاحب کے جو بمنظوری گورنمنٹ انگریزی مختار ریاست مقرر ہوے تھے بعدہ چند ماہ تک ٹرولین صاحب کے عہد پولیٹکل اجنٹی مین عہدہ وکالت پر منجانب نواب سکندر بیگم صاحبہ مقرر رہا وہ زمانہ عنقریب تین ماہ کے تھا من بعد نواب قدسیہ بیگم صاحبہ نے مجھکو طلب کرکے اپنی سرکار مین نوکر رکھا مہتمم تعمیر جامع مسجد کا مقرر کیا باغات و پورہ جات گرد شہر کا انتظام بھی مجھہ سے متعلق کیا زان بعد اوایل عہد نواب شاہجہان بیگم صاحبہ مین جب نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر مرحوم سے عقد ہوا تب مین خدمت تاریخ نویسی پر مامور کیا گیا اور سنہ ۱۲۹۰ھ سے تا سنہ ۱۳۰۵ھ مین مہتمم نظمات و ممبر مجلس مشورہ کا رہا سنہ ۱۳۰۸ھ سے میرا نام منصب داران شاہی مین لکھا گیا اوس صیغہ سے پچہتر روپیہ ماہانہ پاتا ہون۔

نسبت دولت فوجدار محمد خان صاحب مرحوم اور اونکی اولاد کے مین نہین کہہ سکتا کہ کرورون کی دولت اونکے گھر مین تھی میان فوجدار محمد خان صاحب مرحوم کی وفات پر تقسیم متروکہ کے مابین ہر دو پسران میان فیض محمد خان مرحوم و میان یار محمد خان مرحوم مین قدسیہ بیگم صاحبہ نے کردی تھی میان فیض محمد خان مرحوم کی وفات پر اونکی جائداد و متروکہ کچھہ توڈیوڑہی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین آکر نیلام ہوئی اور کچھہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ ریاست مین بذریعہ ضبطی لیگئی میان فیض محمد خان مرحوم و میان یار محمد خان دونون کے مصارف آمدنی سے بڑہے ہوے تھے بدین وجہ دونون مقروض ہوگیے تھے حیات قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین اور بیگم صاحبہ مرحومہ نے دونون کا قرضہ ادا کردیا تھا اور

بروقت وفات میان فیض محمد خان مرحوم اون پر قرضہ بازاریون کا بھی تھا اس سبب سے قدسیہ بیگم صاحبہ
مرحومہ نے جو مال نیلام کیا تہا اوس سے قرضہ ادا کیا تھا میان یار محمد خان کی جاگیر قرضہ دو کان
گوکل داس گوپال داس مین جسکا شریک وپتی دار رام لال بھی تہا قرق ہوئی تھی اور بعد ادای
کے واگذاشت ہوئی تھی - مین نے نمبر ۲۴ پمفلٹ کا جو مجھکو پڑہ کر سنایا گیا ہے سنا یہ بات
میری عقل مین نہین آتی کیونکہ ڈیڑہ کرور روپیہ کا ترکہ تو میری سمجھہ مین کبھی ریاست مین بھی کسی کو نہین
ملا نہ اسقدر خزانہ ریاست مین جمع ہوا نواب جہانگیر محمد خان صاحب کا انتقال جب ہوا وہ مقروض
تہے تیئیس ۲۳ لاکھہ روپیہ کے اور سکندر بیگم صاحبہ نے ادا کیا -
نواب غوث محمد خان مرحوم کی گذراوقات خود اونکی ڈیوڑہی خاص کی جاگیر پر تھی اوس مین کس قدر
روپیہ جمع ہو سکتا تھا کیونکہ کل جاگیر کا محاصل صرف ایک لاکھہ روپیہ کے قریب مین تھا اوس مین
چھہ پسران نواب مرحوم شریک تھے جن مین اعلی درجہ کے سعد محمد خان تھے اور اونکے ایک پسر منجملہ
پسران خورد فوجدار محمد خان بھی تہے - مین نے کبھی نہین سنا کہ مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی
بیگ مستورات شہر اور شرفازادیون کو بے عصمت کرتے ہین نہ کوئی واویلا سرکار تک
پہونچا جیسا پمفلٹ نمبر ۲۸ مین درج ہے -

العبد
الحقیر محمد عباس منصب دار

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۶ رجمادی الثانی ۱۳۱۱ھ {دستخط وزیر صاحب بہادر}

اظہار سید احمد تحصیلدار

نمبر ۱۲ سید احمد ولد سید محمد اسمعیل تحصیلدار چھپانیر قوم سید ساکن قصبہ کڑا ضلع الہ آباد عمر تخمیناً ۔۔۔ سال

پیشہ نوکری سے نے بحالت مذہبی کیا ہین ۸ سال سے تحصیلداری کے عہدہ پر مقرر ہون ابتداءً مجھکو
یہ عہدہ بعہد انتظام نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر مرحوم بذریعہ سفارش محمد عسکری خان
صاحب کے ملا تھا اوس وقت سے بحال چلا آتا ہون میری ترقی تنخواہ کی تیس روپیہ ماہواری
سے پچاس روپیہ ماہانہ پر عہد وزارت حال مین ہوئی ہے لیکن میری کوئی سفارش
مرزایان سے نہین کی نہ مین سے نے مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر ریاست کو کچھہ دیا اور کسی
تحصیلدار سے نے بھی ایک حبہ نہین دیا جنکی ترقیان ہوئین پمفلٹ مین جو یہ نمبر ۲۰ لکھا ہے کہ ایکہزار
روپیہ بابت بحالی عہدہ و پانچھزار روپیہ بابت ترقی تنخواہ تحصیلداران سے مرزایان افضال علی بیگ
عنایت علی بیگ نے لیا یہ بات بالکل غلط ہے اگر کسی سے لیا جاتا تو ہمکو معلوم ہو جاتا چھپانیر
کی تحصیل مین میری تبدیلی بھوری سے ہوئی بعد بندوبست ہو جانے چھپانیر کے اس
پرگنہ مین جمع کا اضافہ ہوا ہے بہ نسبت بندوبست سابق کے مجھہ سے کسی نے شکایت رشوت
ستانی مہتمم بندوبست کے نہین کی چونکہ مہتمم بندوبست پرگنہ سے جا چکے تھے ضرور حال کھلجاتا
اگر کوئی بات خلاف مزاج مستاجرون کے ہوتی تحصیلدار کو پوری واقفیت اپنے پرگنہ کے
حال سے ہوتی ہے تحصیلدار پرگنہ سے رعایا گھرتک کا حال کہتی ہے سایر اور ناکون پر جو
خرچہ اون کو پڑتا ہے وہ تک آکر ہمسے بیان کرتے ہین۔ مرزایان کی معرفت کوئی غلہ خرید نہین ہوتا
ہے نہ کوئی باڑہی لیجاتی ہے رفاہ عام و بیج کھاد کے واسطے اور کوٹھ کے واسطے غلہ لیا جاتا ہے
وہ بہ نرخ بازار خرید ہوتا ہے تحصیلداران خود خرید کرتے ہین اور عارفی مانی کسر لینے کا بیان مندرجہ
نمبر ۲۶ پمفلٹ صحیح نہین ہے تہانہ داران سے منتظم پولیس و مرزایان نے کچھہ نہین لیا ہے اگر کچھہ
ایسا لین دین ہوتا تو مجھکو ضرور معلوم ہو جاتا تھانہ داران سے برابر ملاقات ہوتی رہتی تھی تذکرہ

ضرور ہی آتا منتظم پولس انسداد وارادات ڈکیتی کا کراتے ہین یہ اولٹا الزام ڈکیتی کرانے کا اون پر
جو لگایا گیا ہے غلط ہے -

العبد

سید احمد تحصیلدار چھپانیر

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۶ رجمادی الثانی ۱۳۱۱ھ {دستخط وزیر صاحب بہادر}

اظہار سید حامد حسین تحصیلدار

نمبر ۲۲ - حامد حسین ولد طالب حسین قوم سید ساکن قصبہ کاکوری عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری
مین سچ کہونگا بقول صالح بیان کیا کہ ۱۲ محرم ۱۲۷۷ھ مین نوکر ریاست کا ابتدائ ہوا تھا ۱۵ سال تک
نوکر رہا اوس کے بعد اس ملک سے چلا گیا تھا پھر مین آخر ۱۳۰۴ھ مین آیا اور بعہد کرنیل وارڈ صاحب
بہادر سی آئی ای وزیر سابق ریاست عہدہ تحصیلداری پر مقرر ہوا اوس وقت سے تحصیلدار ہون عہد
وزارت حال مین میری ترقی تیس ۳۰ روپیہ ماہانہ سے چالیس للعہ روپیہ پر ہوئی لیکن مین نے مرزایان
افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ یا نائب وزیر صاحب بہادر مال کو کچھ نہین دیا نہ کسی نے مجھسے مانگا
دربار عام مین وزارت سے بحکم سرکار عالیہ میری ترقی ہوئی مجھ سے کیون کوئی مانگتا اور مین کیون دیتا
میرے پرگنہ جتھیاری کا بندوبست جدید ۱۲۹۷ فصلی مین ہوا جمع بڑھائی گئی لیکن کچھ شکایت نہین ہے
جمع برابر سال بسال تین سال سے وصول ہو کر آنہ پائی سے بیباق ہو جاتی ہے مہتمم بندوبست کی
نسبت کسی نے اب شکایت رشوت لینے کی مجھ سے نہین کی نہ میرے علم مین کوئی رشوت
ستانی ہوئی ہے غلہ کی خریداری مین کچھ تعلق مرزایان کا نہین ہے اپنے پرگنہ کا غلہ مین خرید
کرتا ہون دو روپیہ فی مانی کسر نہین لیجاتی غلہ ایک قسط چہارم کا خوشی سے رعایا دیتی ہے بہ نرخ

بازار وہی لیا جاتا ہے مستاجران سے میرے علم مین کچھہ مرزایان یا نائب مال نے نہین لیا نہ مجھکو علم ہے نہ میرے پرگنہ مین کبھی مرزایان گیے البتہ بھوپال مین دو مرتبہ اون سے ملاقات ہوئی ہے ایک مرتبہ تقریب دعوت مین دوسری مرتبہ مجھکو وہ راہ مین ملے اور اپنے مکان پر لیگیے تھے مجھکو نسبت تھانہ داران کے بابت رشوت کچھہ علم نہین ہے میرے علاقہ مین تین بار ڈاکہ پڑا مجرم گرفتار ہوے دو ڈاکہ کے جنمین سے سمریا کے ڈاکوؤن نے انکار کیا اور مگدہولے کے ڈاکہ والون نے اقبال کیا نو یا دس مجرمون نے اقبال کیا مین نے اقبال اون کا تصدیق کیا کسی نے مجھہ سے نہین بیان کیا کہ منتظم صاحب پولیس ڈاکہ ڈلواتے ہین یہ بات قابل یقین نہین ہے کہ منتظم پولیس ڈاکہ ڈلوائے وہ عہدہ دار خاص انسداد ڈکیتی کے واسطے مقرر ہین۔

حامد حسین تحصیلدار جنیتھاری

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۶ رجماوی الثانی ۱۳۱۱ ہجری۔

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر دام اقبالہ واجلالہ

اظہار مولوی عین الدین تحصیلدار

نمبر ۲۱ مولوی محمد عین الدین ولد سرور الدین قوم شیخ صدیقی عمر تخمیناً ۵۰ سال متوطن قصبہ و ضلع رہتک ممالک مغربی شمالی پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نوکر تئیس ۲۳ یا چوبیس ۲۴ سال کا اس ریاست مین ہون ۷ یا ۸ سال ہوے جب سے عہدہ تحصیلداری کا پایا ایک مرتبہ عہدہ سے علحدہ ہوا تھا جدید انتظام مین اور تین سال تک اوسی حالت مین رہا تھا وعدہ سرکار سے دیا گیا تھا کہ جگھہ دیجائیگی پھر بعد تین سال کے ۱۳۰۶ ھ مین مطابق ۱۲۹۶ فصلی کے تحصیلدار مقرر ہوگیا

اب مین سیوانس مین تحصیلدار ہون یہ علاقہ جاگیر ڈیوڑہی خاص سرکار عالیہ کا ہے جس کا محاصل ڈیوڑہی کے کامدار کے پاس بھیجا جاتا ہے اور انتظام اوس کا ریاست سے متعلق ہے صرف چودہ گانون ریاست کے خالصہ مین ہین - مین نے اس عہد وزارت مین دو مرتبہ ترقی پائی ہے اور اسی عہد وزارت مین بعد بیکاری سہ سالہ مجھکو پہر جگہہ بہی ملی ہے مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ یا نائب وزیر صاحب بہادر مال نے مجھہ سے نہ کچھہ لیا نہ مانگا اگر مجھسے مانگتے تو بہی مین کچھہ نہین دیتا کیونکہ میری ترقی اون لوگون کے اختیار مین نہین تھی میری ترقی دربار عام سالانہ مین بموجودگی دیگر عہدہ داران و تحصیلداران ہوئی تھی میرا کام پسند ہونے سے اب مین پچہتر روپیہ پاتا ہون ایک مرتبہ تیس روپیہ ماہانہ سے میری ترقی پچاس روپیہ ماہانہ پر ہوئی دوبارہ پچاس روپیہ ماہانہ سے پچہتر روپیہ پر ترقی ہوئی - مستاجران نے میرے علاقہ کے مرزایان یا نائب وزیر مال کو کچھہ نہین دیا اگر دیتے تو مجھکو شاید علم ہوتا مجھہ سے مستاجران اپنا حال خانگی مثل نفع ونقصان پیداوار کہیتی کے بیان کردیتے ہین اگر کوئی ظلم یا جبر یا سختی اون پر ہوتی ہے تو مجھہ سے بیان کرتے ہین میرے علاقہ سے چودہ گانون کا غلہ ریاست مین اور باقی دیہات کا ڈیوڑہی خاص مین خرید ہوکر جاتا ہے مین خرید کرتا ہون بہ نرخ بازار جو تہانہ سے عام طور پر تجویز ہوا کرتا ہے جسکا تصفیہ بذریعہ چودھریان و واقف کاران کے ہوتا ہے مرزایان کا کوئی تعلق نہین ہے اس پانچ برس کے عرصہ مین ایک مرتبہ مرزا عنایت علی بیگ پہر کہا کہ وہ نہین مرزا افضال علی بیگ علاقہ انگریزی متصل سیوانس کے گانون مین ہاتہی خرید کرنے کو گیے تہے تب شاہ زمان خان قلعہ دار کے گہر مین ٹھہرے تھے اور کبہی اوس پرگنہ مین بھی نہین گیے - دو روپیہ فی مانی خریداری غلہ مین لینا جو پمفلٹ مین لکھا ہے غلط ہے کوئی کسر نہین لیجاتی ہے کاشتکاران کو جو غلہ سرکار سے دیا جاتا ہے وہ بلا کسر و باڑہی کے دیا جاتا ہے

اور اوسی قدر تول کر بروقت پیداوار واپس لیا جاتا ہے میرے علم مین منتظم پولیس نے تھانہ داران سے حسب مندرجہ پمفلٹ پانچسو روپیہ فی کس نہین لیا ہے دو تھانہ دار میرے علاقہ مین ہین وہ ضرور مجھسے ذکر کرتے ۔ ٹیکا و پتیا کی نسبت مجھکو یہ معلوم ہے کہ بڑے ڈکیت تھے میرے علاقہ سیوانس مین چند وارداتین ڈکیتی کی کی تہین نیز علاقہ ساگر و گوالیار وغیرہ مین بھی ڈکیتی کرتے تھے بہت مشہور ڈکیت تھے بروقت گرفتاری میرے اجلاس مین اقبال جرایم ڈکیتی کا دونون نے کیا تھا ۔ وہ مستوجب اوس سزا کے تھے جو اونکو دیگئی ہے منتظم پولیس پر الزام ڈاکہ زنی کرانے کا غلط ہے وہ انسداد ڈکیتی کا کرتے ہین یہ اون کا کام ہے ۔

العبد
محمد عین الدین تحصیلدار سیوانس

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۷ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ۔

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر دام اقبالہ

اظہار حکیم سید اعظم حسین تحصیلدار

نمبر ۴۲ ۔ مولوی اعظم حسین ولد محمد زکی قوم سید ساکن سندیلہ ضلع ہردوئی ملک اودہ عمر تخمیناً ۔۔۔ سال پیشہ نوکری بحلف مذہبی میرے والد حکیم محمد زکی مرحوم و میرے دادا حکیم خادم حسین مرحوم و پر دادا حکیم بقاء اللہ خان مرحوم اس ریاست مین نوکر رہے اوسی وجہ سے میری تنخواہ سال پیدایش سے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے مقرر کردی تھی جب مین ہوشیار ہوا کام سپرد ہوا بعد انتقال بیگم صاحبہ مرحومہ سرکار عالیہ نے مجھکو مختلف عہدون پر مقرر کیا اب نو سال سے عہدہ تحصیلداری و نیابت نظامت پر مامور ہون سکوانی مرد انپور اسلام نگر بہروندہ

اچھاور مین تبدیلی ہوتی رہی لیکن اب عنقریب پانچ سال سے برابر اچھاور کے پرگنہ کا تحصیلدار ہون
میری ترقی اس عہد وزارت مین ہوئی پچاس روپیہ ماہانہ سے ساٹھ روپیہ ماہانہ پر اور دو مرتبہ مجھکو انعام
ملا یہ ترقی اور انعام پانا بذریعہ سفارش مرزایان کے نہین ہوا نہ میری اور مرزایان کی کوئی رسم و راہ و
آمد رفت ہے اتفاقاً شادی بیاہ مین جب عام نیوتہ ہوتا ہے تو مین اون کو اور وہ مجھکو بلاتے ہین
اس کے سوا کبھی جانے آنے کا اتفاق نہین ہوتا ہے میری ترقی اور پانا انعام کا بالکل وزارت کی
تجویز سے ہوا جسوقت میری ترقی ہوئی ہے اوس وقت تک نہ مین کبھی نائب وزیر صاحب مال
کے سلام کو گیا تھا نہ وہ مجھکو پہچانتے تھے یہ ترقی میری سب سے پہلے دربار مین ہوئی تھی دوسرے
دربار مین نائب صاحب مال سے مین نے ملاقات کی تھی۔ مین ایک گنپت سنگھ نامی کو جانتا ہون
جو تیس برس سے زیادہ عمر کا آدمی ہے دراز قد چیچک رو وہ اپنے کو مختاری پیشہ ظاہر کرتا ہے سلوانی
مین رہتا تھا جب مین تحصیلدار تھا وہ گنپت سنگھ نہایت بدچلن ہے اوس نے ایک مرتبہ پرواروں
کی قوم سے مذہبی تعرض کیا تھا اون لوگون نے اوس کو خوب پیٹا تھا اہل عملہ نے مجھ سے بیان کیا
تھا کہ یہ مخبری کی جھوٹی عرضیان لکھا کرتا ہے اور سب اوس سے خائف تھے سید عبدالعزیز تحصیلدار
سابق و سید افضل حسین مرحوم تحصیلدار سابق سلوانی کی نسبت فرضی عرضیان اسی کی مختاری مین
بہت سی گذری تھین سب لوگون کو اوس پرگنہ کے یہ حال معلوم تھا بہت مشہور تھا وہان کا قدیم
قانونگو بے چینی لال بھی مجھ سے بیان کرتا تھا۔ مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر مال نے
میرے علاقہ کے مستاجرون سے حسب مندرجہ دفعہ ۲۵ پمفلٹ نہ کوئی رقم طلب کی نہ وصول
کی بلکہ کوئی مستاجر بھوپال مین بابت اس معاملہ کے طلب ہی نہین ہوا اگر کسی مستاجر کی
نسبت مین رپورٹ کی تو اوس کی نسبت البتہ حکم مناسب ہوا میرے علاقہ مین نین گانون

پہلے سے خام تحصیل تھے اور چھبیس عدد گانون کی بابت بوجہ باقی واری ونا دہندی وناداری ستاجران کے مین نے رپورٹ واسطے خام تحصیل کے کی تھی وہ رپورٹ منظور ہوئی تھی مین نے خام تحصیل کر کے روپیہ بیباق کیا کسی قسم کی شکایت نہین ہوئی یہ بات بالکل غلط ہے کہ تھانہ داران سے فی تھانہ دار پانچ سو روپیہ منتظم پولیس لیتے ہین اگر کوئی تھانہ دار نہین دیتا ہے تو برخاست ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا امر ہوتا تو مجھپر مخفی نرہتا۔ غلہ جو سرکاری کوٹھہ کے واسطے خریدا جاتا ہی وہ مین خود خرید کر کے بہیجدیتا ہون مرزایان کی معرفت کوئی خریداری نہین ہوتی۔ ہمارے علاقہ کے واسطے تو نائب وزیر مال کا یہ حکم پہونچا ہے کہ جس جگہہ پیداوار غلہ کا ہو جس قسم کا اون سے بقدر بہم پہونچنے کے جو خوشی سے کاشتکار ستاجر دین وہ لیا جاسے کوئی سختی۔ بقدر چہارم لینے کے بھی نہین ہے۔ اور نرخ کے باب مین بھی یہ حکم ہے کہ جس گانون مین جو نرخ سعین ہو جس طرح ساہوکار خریدتے ہین تحصیلدار بھی خرید کرین فی مانی دو روپیہ کسر لینے کا جو ذکر پمفلٹ مین لکھا ہے غلط ہے اور بے وجہ ہے۔

میرے علاقہ مین اندر پانچ سال کے صرف دو ڈکیتیان ہوئین اون کا پتہ لگ گیا لیکن ڈکیتی کرانا منتظم پولیس کا کام نہین ہے یہ بات بالکل جہوٹ بعید از قیاس ہے فقط

العبد

دستخط اعظم حسین تحصیلدار انچھاور

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۷ رجب ادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مولوی احسان حسین وکیل

نمبر ۲۵ مولوی احسان حسین ولد سید بخش حسین قوم سید ساکن منڈوہ ضلع فتحپور ہسوا حال ساکن بہوپال عمر تخمیناً ۵۵ سال پیشہ وکالت بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین اس ملک بہوپال مین ۱۹ سال سے ہون پہلے مین نے سرکار انگریزی کی نوکری بندوبست و ضلع وڈاک و کورٹ مین کی جب وہان سے تخفیف مین آیا تو مین نے اس ریاست مین آکر نوکری کی مین سشتہ دار محکمہ اپیل مجلس مشورہ سرکار عالیہ کا رہا اور متصدی مال نظامت مشرق کا رہا پہر مین نے اوس سے علحدہ ہوکر پیشہ وکالت کا اختیار کیا۔ مین ریاست کے محکمہ جات مین نیز اجنسی سیہور و عدالت ہائے چھاونی ورزیڈنٹی اندور مین کام کیا کرتا ہون مجھکو سارٹیفکٹ وزارت ریاست بہوپال سے ملا ہے نیز محکمہ جات انگریزی متذکرہ صدر سے۔

سوال۔ آپنے پمفلٹ ضیاء الحق کا دیکھا۔ جواب مین نے دیکھا۔ سوال چونکہ آپ نامی وکیل ہین اور آپکے تعلقات جو وجہ واقفیت حالات ملک ہو سکتے ہین بسبب وسیع خیال کیے جاتے ہین آپ بحلف بتایئے کہ اس پمفلٹ مین کس قدر بیانات صحیح یا غلط درج ہین جواب۔ نمبر ۱۔ مقدمہ کی نسبت مجھکو اس قدر معلوم ہے کہ منشی حسین خان مرحوم نے اپنی کُل جائداد غیر منقولہ کی نسبت ایک تحریر سرکار مین لکھکر بہیجی تھی کہ میری وفات پر یہ جائداد بہ تولیت منشی نجیب خان میرے برادر کے رکھی جاوے۔ چنانچہ بعد انتقال منشی حسین خان کے نجیب خان کو سرکار عالیہ نے متولی مقرر کیا عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان نے مجھکو بابت ہنڈویات و قرضہ کے مقدمہ چلانے کے واسطے بہ تحریر ایک دستاویز کے وکیل مقرر کیا اس کل ہنڈویات و قرضہ یافتنی حسین خان مرحوم کی تعداد دو لاکھ بیان کی گئی تھی۔

اب تک وہ مقدمہ اس وجہ سے دایر نہین ہوا کہ مجھکو مختتانہ نہین ملا ہے منشی نجیب خان کو
حساب کل جائداد کا داخل کرنا پڑتا ہے ایسے معاملہ مین اگر رشوت خرج کی جاتی تو عظیم اللہ خان
مجھ سے ضرور آ کر کہتے۔ جہان تک مجھکو علم ہے۔ اس مقدمہ کی بابت جو ذکر رشوت دینے کا
پمفلٹ مین ہے غلط ہے۔ مرزایان کا کوئی تعلق اس معاملہ مین نہین نہ نائب وزیر صاحب
مال سے تعلق ہے خود سرکار عالیہ کی تجویز و حکم سے انتظام ہوا ہے عظیم اللہ خان نے
عرضیان بالا بالا سرکار مین بھیجی تھین۔ اون پر سرکار عالیہ نے حکم جاری فرمایا کہ کوتوال شہر
ساہوکاران کو ممانعت کردین کہ وہ روپیہ ہنڈویات کا عظیم اللہ خان کو نہ دین بلکہ نجیب خان
کو دین۔ نمبر ۲ مقدمہ مندر جین مت کا خلاف اصلیت کے لکھا ہے۔ کرنیل وارڈ صاحب کے
وقت مین نہ کوئی تعمیر ہوئی نہ کھودا گیا اس وزارت کے عہد مین جدید عمارت مندر جب بنائی گئی
تو ابتداً یہ مقدمہ میری وکالت سے مجسٹریٹی مین دایر ہوا اور بعد کو منشی ظہور علی احمد بھی وکیل ہوے
اس مقدمہ مین ایک فریق وشنومت کے وکیل ہٹولال و عبد الوالی تھے اس طرح ہندو اور مسلمان
دو مخالف جینی مت مدعا علیہم کے دعوے وار کھدوانے عمارت مندر جدید کے تھے۔ آخر کار
بعد ملاحظہ وزیر صاحب ریاست بحکم اخیر سرکار عالیہ وہ عمارت جدید کھودی گئی۔ تجویز مجسٹریٹی و
نیابت وزارت فوجداری و وزارت ریاست و سرکار عالیہ سب بالاتفاق اس بنیاد پر تھین کہ
بغیر حصول اجازت کے تعمیر جدید ہوئی وہ ناجائز ہے۔ اگر حکم محکمہ وزارت کا پہلے ہوا ہوتا تو
جواب وہی مین پیش کیا جاتا۔ یہ مقدمہ صیغہ فوجداری کا تھا نائب وزیر صاحب مال سے کچھہ
علاقہ نہین تھا نہ مرزایان سے کچھہ واسطہ تھا۔ نمبر ۵۔ ناصر خان کے مقدمہ کا جو ذکر ہے
وہ غلط لکھا گیا ہے۔ اس واسطے کہ وہ مقدمہ بحکم قاضی صاحب و مفتی صاحب بمنظوری حضور

سرکار عالیہ بموجب فتواے شرعی فیصل ہوا ہے۔ مین اس مقدمہ مین ابتدا سے آخر تک وکیل رہا اس مقدمہ
کی تحقیقات منتظم پولیس صاحب نے موقع پر جاکر کی تھی۔ دران حالیکہ ناصرخان موقع پر موجود نہین تھا۔ بلکہ ناصرخان
حوالات مین بمقام شہر بھوپال موجود تھا اور دوبارہ صدر المہام صاحب یعنی سشن جج نے موقع پر جاکر تحقیقات
کی اور ناصرخان کو حدود موضع مین بھی نہین آنے دیا صرف مین بطور وکیل کے منجانب مدعا علیہ حاضر رہتا
تھا اور درمیان کارروائی مین وزارت سے ایکمرتبہ مسل طلب ہوکر ملاحظہ کیگئی تھی اور واسطے پیش کرنے
ثبوت مزید کے حکم ہوا تھا۔ لیکن مدعیان نے اپنی مجبوری و عجز ظاہر کیا تھا۔ اس مقدمہ مین رشوت
کا دیا جانا بالکل غلط ہے۔ اسلیے کہ مجھہ سے او ناصرخان سے بہت دوستی ہے اور اس مقدمہ مین مین نے
ناصرخان سے حلف لیا تھا کہ وہ کسی کو کچھہ نہین دیگا یہانتک کہ مین نے محنتانہ بھی اوس سے نہین لیا تھا
جسکی نسبت میر احساب دفتر شاہد ہے تو کسی دوسرے کو مین کب دینے دیتا اور میرے علم مین کسی نے
ناصرخان یا اوسکے کسی متوسل سے رشوت طلب بھی نہین کی مقدمہ فوجداری مین تھا نائب مال سے کچھہ
واسطہ نہین تھا۔ نہ مرزایان کا کچھہ تعلق اوس سے تھا۔ نمبر ۹۔ مین ہزاری مل سیٹھہ تحویلدار حضور تحصیل و سری کشور
سیٹھانی کے مقدمہ کا جو ذکر ہے اسمین جو یہ صرف زر رشوت برات مدعا علیہ کی لکھی ہے محض غلط ہے
اسمقدمہ مین مین اور بابو غلام محی الدین وکیل ازجانب مدعیہ تھے۔ اور منشی فخر الدین و منشی احمد حسین وکیل
ازجانب مدعا علیہ ہین۔ ابتک مقدمہ ختم نہین ہوا صرف شہادت زبانی پیش ہوئی ہے۔ تین ہزار روپیہ
جو منجانب مدعیہ دینا بیان ہوا ہے بالکل غلط ہے مدعیہ کو تیس روپیہ بھی نقد دینے کی اسوقت مقدرت
نہین ہے۔ قرض پر گذر اوقات ہوتی ہے اور مجھکو پورے طور پر یقین ہے کہ اسمقدمہ مین مرزایان کا کوئی تعلق
یا اغوا اسمقدمہ مین نہین ہے نمبر ۱۰ مقدمہ سیٹھہ گمبیر مل سری مل یہ مقدمہ صرف پانچہزار روپیہ کا نیابت مال مین دایر تھا
مین ازطرف سری کشور زوجہ کندن مل کے وکیل تھا۔ اور منجانب سری مل گمبیر مل کے منشی ظہور علی احمد وکیل

تھے۔ یہ مقدمہ حالت دوران مین حسب درخواست سیٹھ گوکل داس گوپال داس محکمہ وزارت سے کسی ضرورت
مین طلب ہوا تھا۔ جہانتک مجھکو خیال ہے شاید بار قرضہ سیٹھہ و ملکی پونم چند سنگھٹی کی بابت کوئی امر دریافت
طلب ہوگا وزارت سے پھر حکم ہوگیا کہ عدالت دیوانی سے مقدمہ کا فیصلہ حسب قانون و روئداد ہوگا صیغہ
مال سے نہین ہونا چاہیئے۔ چنانچہ مقدمہ مثل ابتدا صیغہ مال نیابت مال سے خارج کردیا گیا پانچہزار کے مقدمہ
مین آٹھہزار روپیہ رشوت مین دیا جانا نائب وزیر صاحب مال و مرزایان کا قیاس مین بھی نہین آتا۔ اور مقدمہ
کا کوئی فیصلہ روئداد پر ہوا ابھی نہین۔ نمبر ۱۲۔ امداد حسین منصبدار کی زوجہ کو مرزا افضال علی بیگ کا حیلہ سے
بلاکر محبوس کرلینا اور امداد حسین کو دھمکا کر طلاق دلوانا۔ اور دوہزار روپیہ کا دینے کا ارادہ کرنا الی آخرہ سب
غلط ہے۔ اسکا صحیح حال یہ ہے کہ امداد حسین نے تحریری طلاق اپنی زوجہ بسم اللہ نامی کو دی تھی ــــ
دران حالیکہ اوسکی زوجہ خود اوسی کے قبضہ مین تھی۔ بعد طلاق کے مرزا افضال علی بیگ نے اوس عورت
سے نکاح شرعی کیا اس واقعہ کی صحت کا یقین مجھکو منشی سعید اللہ وکیل کے بیان سے ہوا ہے کیونکہ تحریر
دست آویز طلاق منشی سعید اللہ وکیل کے مکان پر اور اونکی فہمایش سے ہوئی تھی۔ جبکہ مابین زوجہ و شوہر
کے ناخوشی ہوگئی تھی۔ نمبر ۱۳۔ احمد حسین کا ایکسال کیواسطے قید کرانا نسبت مرزایان کے لکھا ہے یہ غلط ہے
احمد حسین کو کوئی سزا قید کی ابتک نہین ہوئی۔ نمبر ۱۴۔ غلط ہے مخبری دھرم چند کا جو ذکر ہے۔ جس زمانہ کا
بیان ہے دھرم چند برادر گلاب چند اس عہد وزارت سے بہت پہلے زمانہ نیابت احمد رضا خان صاحب حسین
اور بعد انتظام نواب صاحب بہادر مرحوم وفات پاچکا تھا۔ اور پچیس ہزار روپیہ کا دینا بھی غلط ہے محمد اسحاق کو
خود سرکار عالیہ کے حضور مین ایسا رسوخ تھا کہ وہ مرزایان سے خود رشوت لے لیتے۔ اگر موقع پاتے نمبر ۱۶۔ منشی
حسین خان کی چوری کا مقدمہ جو لکھا ہے۔ اوسمین آٹھہزار کی رشوت ستانی بالکل غلط لکھی ہے۔ از جانب
فیاض حسین مین اور مرزا محمد حسین وکیل تھے اور جانب منشی حسین خان مرحوم سے بابو غلام محی الدین وکیل تھے

منشی حسین خان نے اپنے حلفی اظہار مین لکھا یا کہ مجھکو فوجداری مین کوئی دعوی نہین ہے فیاض حسین خان
میرا عزیز ہے اگر مجھکو بطور خود مطالبہ ادا کریگا تو خیر ورنہ مین دیوانی مین دعوی کرونگا اس بیان پر بوجہ عدم
ثبوت کے صدر المہام صاحب نے دعوی خارج کردیا مرزایان و نائب مال سے کوئی تعلق نہین تھا۔
نمبر ۱۹۔ دو لاکھ روپیہ عین المال سرکاری کا کہا جانا نسبت مہتمم سایر کل و نائب وزیر صاحب مال و مرزا صاحبان
کا لکھا ہے سو اوس مال مین منشی اکرام الدین حیدر مہتمم سایر کل تھے ۱۲۶۸ھ سے میرے اور اونکے درمیان
مین تعلق دوستی ہے۔ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ مرزایان و منشی اکرام الدین حیدر کے درمیان مین برتاو دوستانہ
نہین ہے بلکہ جہانتک مجھکو علم ہے دو جانب سے دلون مین کشمکش ہے ایسی حالت مین یہ اتفاق ہونا خلاف
قیاس ہے۔ نمبر ۲۰۔ دربار تحصیلداران ایک ایک ہزار روپیہ تحصیلداران کا واسطے بحال رہنے عہدہ کے
اور فی کس پانچہزار واسطے ترقی عہ یا عہ ماہانہ کے دینا غلط ہے۔ علی اوسط تحصیلدار میرا خاص
عزیز ہے مجھہ سے کسی طرح یہ امر مخفی نرہتا ایکہزار روپیہ واسطے بحالی کے دینا یا پانچہزار واسطے ترقی کے
دینا اونکے امکان سے باہر تھا اگر ایسی نوبت پہونچتی تو وہ مجھہ سے مدد مانگتے۔ اور بھی چند تحصیلداران سے
مجھسے دوستی ہے۔ مجھکو ضرور معلوم ہوتا۔ اور تحصیلداران اگر بار ار کرتے تو اپنے موکلون سے ساہوکاران
کاشتکاران مستاجران سے مجھکو خبر ملجاتی۔ عبد الحکیم خان کی پنشن ہو گئی ہے اور مقصود علیخان سیالانہ داروان
مین ہو گیے ہین اور ضامن علی کی بھی پنشن ہو گئی ہے تین سال ہوے زیر تجویز نہین ہین۔ نمبر ۲۱۔ مین
جو تھانہ دارون کی نسبت رشوت دینے کا بیان نسبت منتظم پولس لکھا ہے۔ وہ غلط ہے۔ اس سررشتہ مین
بھی میرے اعزا و دوست اکثر ہین ضرور مجھپر یہ بات کھلجاتی اگر ایسا ہوتا۔ نمبر ۲۳۔ ذکی الدین تھانہ دار کو نائب
وزیر مال کا رشتہ دار جو پمفلٹ مین لکھا ہے۔ یہ بات بالکل بہتان و غلط ہے۔ ذکی الدین میرا رشتہ دار اور رہنے والا
کٹرہ ساوات ضلع فتحپور کا ہے نائب وزیر مال سے کسی قسم کی قرابت جدیت ہموطنی بھی نہین ہے اور

ہم نسبت تک نہین ہین نمبر ۲۴ مین ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا تغلب کرنا مرزایان و نائب مال کا ازان میان یار محمد خان
بابت ترکہ پدری جو لکھا ہے یہ سب سے زیادہ غلط ہے۔ نواب غوث محمد خان مرحوم مورث کی کُل املاک
متروکہ کی تعداد گیارہ لاکھ پچانوے ہزار روپیہ قایم ہو کر دعوی ایک حصہ وار ملکہ بی بی صاحبہ کی
طرف سے جو زوجہ میان عادل محمد خان کی تھین عدالت مین دایر ہوا بنام میان یسین محمد خان صاحب
جاگیردار کے جو ابتک زیر تحقیقات ہے اور غوث محمد خان کے چھ پسر و چھ دختر ہین اس کل متروکہ مین
صرف قریب سوا لاکھ روپیہ کے حصہ فوجدار محمد خان پدر میان یار محمد خان کا ہوتا جو دو پسران فیض محمد خان
و یار محمد خان پر تقسیم ہو کر نصف نصف آتا جبکہ نواب غوث محمد خان کے متروکہ کا حال یہ ہے جو ایک مرتبہ
رئیس اس ملک کے تھے تو میان فوجدار محمد خان جاگیردار کے پاس اس قدر روپیہ کہان سے آیا چونکہ
مین عرصہ سے اس ملک مین ہون جہانتک مین واقف ہوا ہون نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم
مالک ریاست تھے پچیس لاکھ روپیہ کے مقروض مرے تھے نواب یار محمد خان کو کوئی خطاب نوابی کا
نہین ہے لوگ بول دیتے ہین یہ ہمیشہ قرضدار رہے۔ اور ابتک مقروض ہین ڈگریان جاری ہین۔
نالشین دایر ہین یہ حال اونکا جب سے اس ملک مین آیا دیکھتا ہون ایکمرتبہ کل جاگیر قرق ہو گئی بعلت قرضہ
کے پس اگر اونکے پاس اسقدر دولت ہوتی ڈیڑھ کرور روپیہ کی تو ان حالتون مین کیون بسر کرتے
دوسرے بھائی اونکے فیض محمد خان بھی مقروض مرے جایداد اونکی نیلام ہوئی سرکاری مطالبہ ابتک باقی ہے
اور بازار کا بھی اونپر نیز اونکی بیوہ پر قرضہ باقی ہے نمبر ۲۵ مین جو ہر مستاجر سے پانچسو روپیہ لینے کا
ذکر نسبت مرزایان و نائب مال کے لکھا ہے اسکی نسبت میرا یہ بیان ہے کہ بہت مستاجر میرے دوست
ایسے ہین جو تجارت پیشہ و مہاجنی پیشہ و وکالت پیشہ ہین اس عرصہ چار پانچ سال مین کسی قسم کے آدمی
نے مجھسے ایسا ذکر نہین کیا کہ ہمکو کچھ دینا پڑا ہے یا پڑتا ہے یا کوئی مانگتا ہے اگر اشخاص مفصلہ ذیل مین سے

کسی کو بھی کچھ دینا پڑتا تو مجھ سے ضرور ذکر کرتے۔ سیٹھ گنیشی لال سیٹھ نند لال۔ ناصر خان
ملا رجب علی۔ ملا محمد علی منشی سعد اللہ وکیل سید نظیر حسین۔ لچھمن پرشاد ہزاری لال شیخ عنایت اللہ
پدر سلامت اللہ۔ یہ سب لوگ ہین مستاجر ہین بدین وجہ مجھکو پورے طور پر یقین ہے کہ بیان
رشوت مندرجہ پمفلٹ بالکل غلط ہے۔ علاوہ اشخاص مندرجہ بالا پرگنات کے مستاجران بھی
جو میرے موکل ہین وہ اکثر آتے جاتے ہین کسی نے کبھی ایسا ذکر نہین کیا۔ علاوہ بران عقل سے
بھی باہر ہے کہ فی مستاجر پانچ سو روپیہ لیا گیا یہ کیسے ممکن ہے کہ جو سو روپیہ سال آمدنی کا مستاجر
ہے وہ بھی پانچسو روپیہ دیتا اور جو دس ہزار سال آمدنی کا مستاجر ہے وہ بھی پانچسو روپیہ دیتا۔
نمبر ۲۶ بھی بہت غلط ہے کیونکہ خلاف عقل ہے کہ سات لاکھ روپیہ کے غلہ کے اوپر دو روپیہ فی
مانی کی کسر کے حساب سے ایک قسط چہارم کے غلہ کے عوض جسکی تعداد خود سات لاکھ سے
کم ہوگی وصول ہوسکتا اگر سات لاکھ روپیہ کا غلہ بحساب دس روپیہ فی مانی خرید کیا جاے
تو اوس کی کسر دو روپیہ فی مانی کے حساب سے البتہ ممکن ہے دوسرے اکثر غلہ ہی لیا گیا کسی جگھہ
اتفاق سے روپیہ لیا گیا ہے غلہ لینے کی حالت مین تو کسر نہین ہوسکتی غلہ کی خریداری بذریعہ
تحصیلداران کے ہوئی ہے۔ نمبر ۲۸۔ بالکل غلط ہے مین نے کبھی نہین سنا کہ مرزایان زنا بالجبر
کے مرتکب کسی شریف یا رذیل عورت سے ہوے ہون اگر ایسا واقع ہوتا تو مجھکو ضرور خبر ملتی۔
مکان شہامت خان والا دو سو قدم کے فاصلہ پر میرے مکان سے ہے اور عنقریب سو قدم کے
فاصلہ پر مرزایان کا مکان ہے۔ نمبر ۲۹ بالکل غلط ہے اس مقدمہ مین مین بھی وکیل مدعا علیہ کا
تھا قاضی صاحب و مفتی صاحب نے قتل خطا تجویز کر کے فتوی لکھا اور دیت دلانے کی تجویز کی
جو وارثان مقتول نے لینا قبول نہین کیا اس وجہ سے بحکم حضور سرکار عالیہ بربناے

فتواے شرعی محمد رشید خان رہا کیا گیا محمد رشید خان چند روز سے ملازم تھا اور قبل ماخوذی اس مقدمہ کے ایک مرتبہ چند ماہ تک معطل بھی رہا تھا وہ مقروض تھا مجھکو مختنانہ بھی نہین دیسکا تہا تو اس قدر روپیہ چار ہزار پانچسو کہان سے پاتا جو رشوت مرزایان کو دیتا یا نائب وزیر مال و منتظم پولیس کو یا بابو ایزد بخش کو دیتا جمال الدین کی نسبت مجھکو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ بہت بدچلن و مفتری آدمی ہے جو اپنی حرکات کی وجہ چھاونی سیہور سے بعہد کرنیل و لی صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ خارج کیا گیا تھا بھوپال مین بھی مین نے اوس کی بدوضعی کی باتین سُنین یہ عادت اوس کی خلقی تھی کہ لوگون کو بہکا کر جھوٹی نالشین حکام پر کراتا تھا ۔ ریاست بھوپال سے اوس کو وکالت کی اجازت کبھی نہین ملی تھی نہ چھاونی سیہور سے وہ بلا اجازت مختار بنکر روپیہ وصول کرتا تھا قریبا مجھکو ۱۹ سال اس ملک مین رہتے ہوے ہین اس ملک مین ہزارون خبرین جھوٹی بنائی اور مشتہر کی جاتی ہین جس مین فیصدی ایک بھی صحیح نہین نکلتی اس سبب سے ہملوگون کو ایسی باتون پر یقین نہین ہوتا ۔

العبد

احسان حسین وکیل

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۷ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ۔

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار منشی محمد سعد اللہ وکیل

نمبر ۲۷- منشی سعد اللہ ولد صبغت اللہ قوم شیخ عمر للعسال پیشہ وکالت متوطن اجمیر شریف نے
بحلف مذہبی بیان کیا کہ ۳۰ سال سے بہوپال مین سکونت ہی ۱۲۷۹ھ مین میرے والد بہوپال مین آکر
ملازم ہوئے مین اونکے ساتھ رہا وہ مختلف عہدہ و نیز مثل مہتمی کوٹھہ وغیرہ نوکر رہے اور ۱۲۹۲ھ مین وفات
پائی میرے واسطے عہدہ روبکار نویسی مجلس مشورہ کا تجویز ہوا تھا لیکن مین نے بوجہ قلت تنخواہ کے
منظور نہین کیا اور وکالت کا پیشہ اختیار کیا عہد مدار المہام منشی جمال الدین خانصاحب بہادر مرحوم مدار المہام
ریاست مین امتحان وکالت کا دیکر سند حاصل کی تھی جب سے وکالت کرتا ہون میرے پاس پانچ گانون
مستاجری کے بھی ہین جسمین سے تین گانون ۱۲ سال کی مدت سے ہین اور باقی ماندہ دو گانون حال مین لیے
ہین اور ایک گانون مستاجری مین جاگیردار صاحب سے لیا ہی - مجھسے مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ
یا نایب وزیر صاحب بہادر رسال نے کچھ نہین لیا نہ میری دانست مین کسی مستاجر سے کچھ لیتے ہین مجھکو بوجہ
پیشہ وکالت کے مستاجران و مہاجنان سے لین دین و ارتباط حاصل ہے مجھسے ایسی باتین مخفی نہین رہ سکتین
پمفلٹ جو از نام ضیاء الحق چھپا ہے جسمین مطبع کا نام ظاہر نہین کیا گیا مین نے پڑہا ہے - مین اس پمفلٹ
کو بالکل غلط سمجھتا ہون اور مین چند امور جن سے مجھکو ذاتی واقفیت ہی نسبت غلط ہونے پمفلٹ کے
بیان کرتا ہون مرزایان کی نسبت پمفلٹ مین لکہا ہے کہ وہ نہ ریاست کے نوکر ہین نہ موروثی و خاندانی
تعلق ہے حالانکہ وہ ایسے تعلق رکہنے والے ریاست کے ہین کہ روز پیدایش سے پچاس پچاس روپیہ ماہانہ
اونکا ریاست سے مقرر ہوا تھا اور رفتہ رفتہ اوسمین بنظر استحقاق قدامت ترقی ہوتی گئی اب تین سو روپیہ ماہانہ
مرزایان کو ملتا ہے اور اسیقدر اونکی مستورات و بچون کو بلا شرط خدمت ملتا ہے علاوہ اُس تنخواہ کے جو اونکے
بعض پسران کو بعوض نوکری کے مشروط بخدمت ملتا ہے تنخواہ جو بلا شرط خدمت مرزایان و اُنکے بال بچونکو

ملتی ہے اس عہد وزارت سے پہلے کی ہے اور ایک جزو رقم جو اس زمانہ مین مقرر ہوئی ہے وہ بلا سفارش و
رپورٹ وزارت کے سرکار عالیہ کے حکم خاص سے مقرر ہوئی نسبت مرزا امجد بیگ والد مرزایان کے جو پمفلٹ
مین روایت نسبت ملازمت ناکپور کے لکھی ہے بالکل جھوٹ ہی مین نے معتبرین سے مثل حکیم محمد اشرف
خان عرف بندی جہو خان و نیز بخشی قدرت اللہ وغیرہ سے سنا ہے کہ وہ کبھی ناکپور مین نوکر نہین رہے البتہ
راحت گڈہ مین چند روز نوکر رہے تھے وہان کی رئیسہ پٹھانی صاحبہ کے نام سے مشہور ہوئی تہین جن کو
فوج سیندہیا نے شکست دی اور مرزا امجد بیگ مرحوم کا مدار ریاست کو مجبور کیا کہ خزانہ بتا دین اور بہت
شدائد اونپر ہوئی لیکن بسبب دیانت داری کے نہین بتایا پھر موقع پا کر وہان سے نکل آئے اور چونکہ اونکی خواہش
اسلامی ریاست مین نوکری کی تہی اور راحت گڈہ والون سے تعلقات رشتہ داری اس ریاست کے
بھی تہی بعہد انتظام قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ ریاست مین عہدہ وکالت پر مقرر ہوئے اوسوقت عہدہ وکالت کا
بہت معزز خیال کیا جاتا تہا ایسا کہ بعد مدار المہام کے اوسکا درجہ خیال کیا جاتا تہا ۔ یہ بیان بھی پمفلٹ مین جہوٹا
لکھا ہے کہ والدہ مرزایان کی ایک شملہ کی رہنے والی کسبی تہی درحقیقت والدہ اونکی رہنے والی سہسوان
ضلع بدایون کی ہین اور دختر اکبر خان پٹھان کی ہین ۔ جہانتک مجھکو معلوم ہے وہ ایسی معزز ہین کہ تقریبات
مین اونکے گہر پر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ و نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم و نواب سکندر بیگم صاحبہ
مرحومہ تشریف لاتی تہین اور جب دورہ مین نواب سکندر بیگم صاحبہ بمقام سیہور جاتی تہین مرزا امجد بیگ صاحب
مرحوم کے مکان پر تشریف لیجاتی تہین ۔ مرزا ایاز علی بیگ عہدہ مجسٹریٹی شہر پر بعہد کرنیل وارڈ صاحب
بہادر سے مقرر ہین اور اوس سے پہلے ریلوے مجسٹریٹ تہے اور منصف عدالت دیوانی بھی رہی ہین ۔
منشی حسین خان مرحوم کے مقدمہ کا ذکر نمبر ایک مین جو لکھا ہے وہ بھی غلط لکھا ہے بلکہ فیصلہ مقدمہ کا بربنائے
وصیت نامہ نوشتہ منشی حسین خان مرحوم خود سرکار عالیہ نے کیا ہے ۔ درخواست پر عظیم اللہ خان کے

دوبارہ سرکار عالیہ نے توجہ فرمائی اور قاضی صاحب ومفتی صاحب سے نسبت جواز یا ناجوازی وصیت نامہ کے فتوی طلب کیا اور بالاتفاق فتوی نسبت جواز وصیت نامہ کے قاضی صاحب ومفتی صاحب نے دیا تب درخواست عظیم اللہ خان کی سرکار عالیہ نے خارج فرمائی اس درخواست کو مین نے بطور وکیل عظیم اللہ خان کے لکھا تھا اور پیروی گئی تھی اس سبب سے خوب واقف ہون - اسیطرح دیگر مقدمات کا حال ہے کہ رشوتون کا لینا اور ڈاکون کا ڈلوانا جو نسبت سرکاری عہدہ داران کے باشتراک مرزایان پمفلٹ مین لکھا ہے سب غلط ہی - الزام نسبت بے عصمت کرنے شریف عورتون کے جو مرزایان پر لگایا گیا ہے بالکل غلط ہے وہ ہرگز زانی نہین ہین منشی امداد حسین سابق نائب مہتمم بندوبست کی زوجہ بسم اللہ نامی کی طلاق کا حال مجھکو معلوم ہے طلاق زبانی پہلے سے امداد حسین نے دی تھی اور امداد حسین سے علیحدہ بسم اللہ رہتی تھی مگر تحریر نہین ہوئی تھی وہ میرے روبرو تحریر ہوئی امداد حسین نے خود لکھا اور گواہیان کرائین مجھکو یاد ہے کہ مین نے بھی گواہی کی تھی وہ دستاویز بسم اللہ کے پاس بھیجی گئی اور محکمہ قضا مین بھی اوسکا اندراج ہوا بروقت تحریر طلاقنامہ کے مرزایان کا نہ کچھ تعلق تھا نہ وہ موجود تھے مرزا افضال علی بیگ کا نکاح عرصے کے بعد ہوا ہے اوسکا بھی اندراج محکمہ قضا مین حسب ضابطہ ہوا ہے -

العبد
محمد سعد اللہ وکیل

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۸ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری

دستخط - جناب وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار منشی محمد عبد العظیم وکیل

نمبر ۲۸ - منشی عبد العظیم ولد حافظ عبد القیوم ساکن ٹونک ضلع اوتام عمر تخمیناً ۔۔ سال پیشہ وکالت قوم

شیخ عثمانی نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ موسومہ ضیاء الحق پڑہا مقدمہ ترکہ منشی حسین خان مرحوم سے
مین خوب واقف ہون کہ از روے وصیت نامے کے وہ جایداد نجیب خان اپنے برادر کو بطور متولی سپرد کر گئے
تھے اوسیکا نفاذ بحکم سرکار عالیہ ہوا نایب مال و مرزا صاحبان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کو کچھ واسطہ اُس سے
نہین تہا نہ رشوت ستانی ہوئی نسبت مندر جین مت کے جو پمفلٹ مین بیان ہے غلط ہے بعد کرنیل وارڈ صاحب
بہادر تجدید عمارت و انہدام کا بیان غلط ہے اور وزارت حال سے اجازت دلانا مرزایان کا اور اس طریقے سے
رشوت لینا بھی غلط ہے کیونکہ فیصلہ وزارت العالیہ سے جس دن ہوا ہے مین اجلاس پر موجود تھا بڑی
بحث مقدمہ مین یہ تھی کہ بلا اجازت مندر بنایا گیا ہے اور مندر بنانیوالے جین مت کے یہ نہین کہتے تہے کہ
کبھی اونکو وزارت سے اجازت ملی ہے پس بسبب نہ ہونے اجازت کے مندر توڑنیکی تجویز وزارت
سے لکھی گئی اور سرکار عالیہ سے منظور ہوئی۔

ناصر خان سے پانچ ہزار روپیہ رشوت لیکر مرزایان و منتظم پولیس نے ناصر خان کو چھوڑا یہ بیان غلط ہے کیونکہ
فیصلہ اجلاس صدر المہامی سے بعد لینے فتوای شرعی قاضی صاحب و مفتی صاحب کے لکھا گیا اور باتفاق رائے
نایب وزیر صاحب و وزارت العالیہ منظوری آخر حضور سرکار عالیہ فیصلہ ہوا ہے۔ منتظم پولیس کو ایسے مقدمہ مین
اختیار چھوڑ دینے یا کسی تجویز کرنے کا نہین تہا وہ صرف گرفتاری و چالان کے مجاز تہے چنانچہ چالان
کر دیا تھا۔ گمبھیر مل سری مل سے رشوت لینا نایب مال و مرزایان کا بھی غلط ہے یہ مطالبہ صرف پانچ ہزار
کا تہا ایسے مطالبہ مین آٹھ ہزار کی رشوت خلاف عقل بلکہ ناممکن ہے اور خصوصاً جبکہ وزارت سے حکم
ہوا تھا کہ مقدمہ دیوانی مین سماعت کے لایق ہے نہ لایق سماعت محکمہ مال کے ایسے حکم سے کسیکے حق
مین نہ ڈگری ہوئی نہ ڈسمس جس زمانہ مین قرقی روکنے کا تا صدور حکم ثانی ایک حکم ہوا تھا اوسوقت نایب
وزیر صاحب بہادر مال وطن کو تشریف لے گیے تہے اسوجہ سے درخواست وزارت مین دی گئی تہی

مولوی ظہور علی احمد وکیل نے مجھسے مشورہ کیا تھا تب درخواست دی گئی تھی۔

سید امداد حسین منصب دار کی عورت کو حبس بیجا کرنا اور بجبر امداد حسین سے طلاق لینا بالکل غلط ہے میرے
سامنے یہ طلاقنامہ منشی سعد اللہ کے مکان مین لکھا گیا تھا امداد حسین نے کہا تہا کہ طلاق تو مین پہلے
دے چکا ہون اب تحریری طلاقنامہ لکھتا ہون اوسوقت تک نہ کوئی تعلق مرزا افضال علی بیگ سے تہا نہ
کچھ اونکا دباؤ تھا نہ وہ وہان پر موجود تھے نہ اون کا کوئی متوسل تھا۔ احمد حسین پر جھوٹا الزام لگاکر قید کرانا
بھی غلط ہے احمد حسین پر ایک مقدمہ چاقو مارنیکا دایر عدالت تھا یہ چاقو چوراہہ مین سرراہ چلتے ہوئے
ایک لڑائی مین احمد حسین نے دوسرے شخص کو مارا تہا جسکا کوئی تعلق مرزایان سے نہین تہا نہ مرزایان وہان موجود تھے
نہ مدعی یا مدعا علیہ مقدمہ مین تہا عین وقت لڑائی کے پولیس نے پکڑ کر احمد حسین کو چالان عدالت کیا تہا عدالت
مین باہمی راضینامہ ہوکر فیصلہ ہوا ایکسالہ قید کا بیان بھی غلط ہے محمد اسحق مہتمم تعمیرات سے ۔۔۔ روپیہ
رشوت لینا بھی غلط ہے اور عبد العزیز و دہرم چند سے مخبری کرانا بھی غلط ہے دہرم چند پندرہ بیس برس
پہلے مرچکا تہا محمد اسحق خان کی حیثیت اور اونکی تنخواہ بھی ایسی نہین تہی وہ پہلے ساٹھ روپیہ کے نوکر تھے پھر
ایک سو کے نوکر ہوئے پھر ایک سو پچیس روپیے تھوڑے دن وفات سے پہلے اونکو ملنے لگے تھے۔

محمد اسحق خان کو براہ راست بوجہ تعلق تعمیرات خاص تاج محل کے ایسا رسوخ سرکار مین تھا کہ وہ خود مرزایان کا کام
نکال سکتا تہا نہ مرزایان سے اسکو التجا کرنیکی ضرورت ہوتی منشی حسین خان مرحوم کا مقدمہ بنام فیاض حسین خان
جو دائر تہا وہ بربنا سے بیان خود منشی حسین خان کے خارج ہوا تہا جبکہ ثبوت پیش کرنے سے وہ مجبور ہو گیے
تھے اور خود خارج کرانا چاہتے تھے اسمین فیاض حسین خان کسیکو رشوت کیون دیتا۔ نایب وزیر مال یا مرزایان
سے اور مقدمات سے جو بابت خلاف ورزی قوانین جنگلات کے دائر عدالت تحصیل و نظامت ہوتے ہین
اور بہت خفیف قسم کے ہوتے ہین کوئی تعلق نہین ہے اور قانون بھی پہلے سے جاری ہوا ہے۔ لہذا یہ

بیان مندرج پمفلٹ سے ہے غلط ہی کہ اس ذریعے سے رشوت ستانی ہوئی ہے۔
مین آٹھ سال سے پیشہ وکالت کا کرتا ہون اوس سے پہلے مین روبکارنویس محکمہ سائر کل کا تہا مجھکو سائر
کا حال خوب معلوم ہے کوئی روپیہ محاصل سائر کا مہتمم سائر کل کے ہاتھ نہین آتا ہر ایک تحصیل مین
مثل آمدنی مال کے داخل ہوتا ہے اور سرکاری خزانہ مین بھیجا جاتا ہے سائر وزیر گنج و اسٹیشن ریلوے
بھوپال کا آمدنی سائر روزانہ کاغذات سیاق مین بسیاہہ ہوکر خزانہ شاہی مین روزانہ بھیجی جاتی ہی مہتمم سائر کل
کو کوئی موقع تغلب کا زر حاصل شدہ مین حاصل نہین ہے پھر مرزایان و نائب وزیر صاحب مال نے
بشرکت مہتمم سائر کل کسطرح دو لاکھ روپیہ رشوت مین لیلیا پھر کہا تغلب کرلیا یہ بات بالکل غلط ہے اسیطرح
وہ بیان بھی غلط ہے جو نسبت ایک ہزار روپیہ پانچہزار روپیہ لینے کی تحصیل داران سے لکھا ہے
پانچہزار روپیہ کوئی بیس یا پچیس کی ترقی پر کیونکر دے سکتا ہے جو اوسکو عنقریب بیس سال تک زندہ
و نوکر رہنے مین واپس ہو سکتا ہے اور اسامیون مستاجر پر برار کرنا بھی غلط ہے مجھسے اکثر مستاجران و
تحصیلداران و کاشتکاران سے بوجہ تعلق وکالت کے ایسا رسم ہے کہ اگر کوئی بات ہوتی تو ضرور
مجھسے ذکر کرتے فی تھانہ دار پانچ سو روپیہ لینا بھی غلط ہے بیس روپیہ یا پچیس روپیہ کا نوکر تھانہ دار جسکو
سواری گھوڑے کی رکھنا بھی ضرور ہے کہان سے دے سکتا ہے اور اگر ایسا عام طور پر ہوتا تو مین ضرور
واقف ہوجاتا ذکی الدین تھانہ دار دلود کا رشتہ دار نائب وزیر مال ہونا بھی غلط ہے نائب مال کا مکان
موہان مین ہے اور میرے مکان سے صرف ایک کوس کے فاصلہ پر ہے اور قصبہ نیوتنی مین
اونکی شادی ہوئی ہے ایسے وجوہات ہین جنکے سبب سے مین اونکی قرابتون سے خوب واقف ہون
ذکی الدین نہ موہان یا نیوتنی کا رہنیوالا ہی نہ ضلع اونام کا نہ ملک اودہ کا وہ رہنیوالی ضلع فتحپور ہسوہ موضع کٹرہ سادات
کے ہین نواب یار محمد خان کے والد کا ترکہ ڈیڑہ کرور کا بھی غلط لکھا ہے مین نے میان فیض محمد خان کو بھی

دیکھا ہے اونکا مال بعد وفات نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے نیلام کیا مین نیلام کی خریداری مین شریک تھا اور میان یار محمد خان ہمیشہ مقروض رہے اون کی جاگیر قرضہ مین قرق ہوئی چند سال تک قرق رہی اور بہت عسرت سے میان صاحب کی بسر ہوتی رہی اگر ڈیڑہ کرور کا مال اونکے پاس ہوتا تو وہ ایسی عسرت سے کیون بسر کرتے مین نے اپنے بزرگون سے معلوم کیا ہے کہ میان فوجدار محمد خان کو ترکہ پدری یعنی نواب غوث محمد خان مرحوم کے مال سے کچھ نہین ملا تھا اوسی ترکہ پر میان معز محمد خان صاحب قابض ہوگیے تھے میان فوجدار محمد خان کی جاگیر زیادہ سے زیادہ اگر چالیس ہزار کی بھی رکھی جائے تو بھی کل محاصل جاگیر سے ممکن نہین ہے کہ اسقدر روپیہ جمع ہوسکے سنہ ۱۲۴۲ ہجری مین اونکو جاگیر ملی تہی اور سنہ ۱۲۸۱ھ مین انتقال ہوا ہے مستاجران سے وبا دوڈال کر پانچ پانچ سو روپیہ فی کس لینا بھی غلط ہے اسواسطے کہ مجھے اکثر مستاجران سے دوستی ہے اور بہت میرے موکل ہین اور خود مقدمات مستاجری کے بکثرت میری وکالت سے فیصل ہوے ہین کبھی مین نے اس رقم کا وصول ہونا نہین سنا مرزایان کا بابتہ رقم غلہ قسط چہارم دو روپیہ فی مانی کسر کے لینا بھی غلط ہے غلہ بمعرفت تحصیلداران کے خرید ہوتا ہے نہ بمعرفت مرزایان کے اون کو کسر لینے کا کون حق حاصل تھا اور کیون کوئی دیتا۔ شہامت خان کے مکان مین بلاکر مستورات شرفا اور اونکی دختران کے ساتھ زنا بالجبر کرنا مرزایان کا اور واویلا شہر مین مچنا بالکل غلط ہے۔ مین خود بائیس سال سے بہوپال مین رہتا ہون مین نے کبھی اس قسم کی کوئی شکایت نہین سنی عبدالرشید خان کے معاملہ مین جو ذکر رشوت ستانی کا ہے وہ بھی غلط ہے مین عبدالرشید خان کا مشیر ابتداء سے انتہا تک اونکے مقدمہ مین رہا لہذا مین اچھی طرح کہہ سکتا ہون کہ اوس مقدمہ مین ایک پیسہ بھی رشوت کا نہین دیا گیا اور مقدمہ عدالت سشن جج صاحب سے فیصلہ ہوا ہے مطابق فتوای قاضی صاحب و مفتی صاحب اور منظوری نیابت وزارت و عدالت وزارت و حضور سرکار عالیہ سے فیصلہ آخر صادر ہوا ہے اسمین کیونکر وہ لوگ رشوت لے سکتے جنکا کوئی

تعلق بھی مقدمہ سے نہین ہے سہسوان کے معزز شرفا سے مجھکو معلوم ہوا ہے کہ مرزا صاحبان کی والدہ سہسوان کی رہنے والی ہین اور شریف خاندان کی دختر ہین اور خاندان سادات سہسوان سے جو لوگ بھوپال مین اب موجود ہین اونکی مستورات مین آمد و رفت والدہ مرزایان کی ابتک اوسی سلسلۂ ہموطنی سے جاری ہے مولوی عبد الباقی۔ مولوی عبد الباری۔ مولوی سبط احمد۔ منشی جمیل احمد یہ سب سہسوانی ہین جنکا مین نے اوپر ذکر کیا کہ اونکے گھر کی مستورات مرزایان کے مکان مین اور مرزایان کی مستورات اُن لوگونکے مکانات مین آمد و رفت رکھتی ہین مولوی عبد الباری و مولوی سبط احمد کا تو انتقال ہوگیا مگر مولوی عبد الباقی و منشی جمیل احمد زندہ و ملازم سرکار ہین۔

العبد
محمد عبد العظیم وکیل

مین نے پڑھکر تصدیق کیا۔

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۸ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری

دستخط۔ وزیر صاحب بہادر

اظہار سیٹھہ رتن لال اعزازی منصف فوجداری

نمبر ۲۹ سیٹھہ رتن لعل ولد رکھبداس قوم اوسوال جینی ساکن شہر بھوپال محلہ چوک عمر تخمیناً ۔۔ سال پیشہ مہاجنی نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین مہاجنی کرتا ہون ہنڈی وال ہون اور لین دین بھی کرتا ہون شہر مین بھی اور دیہات مین بھی پرگنات دیوانگنج و سیوانس و غیرتگنج مین میرا لین دین ہی اور ایک دوکان دیوانگنج خاص مین ہے دیگر پرگنات مین گماشتہ رہتا ہی جو غلہ تخم کا کاشتکاران و مستاجران کو دیتا ہے اور خرید فروخت غلہ کا روزگار بھی گماشتگان کرتے ہین دساور کو بھی بروقت ضرورت غلہ بھیجا جاتا ہے اور افیون کا بھی روزگار کیا جاتا ہے۔ مین شہر بھوپال خاص مین عہدۂ آنریری مجسٹریٹی کا بھی انجام دیتا ہون چار سال سی

کچھ زیادہ عرصہ تقرر کو ہوا ہے مین فارسی بھی پڑہا ہون گجراتی بھی جانتا ہون ناگری و ماڑواڑی بھی جانتا ہون
مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا پڑہا ہے ۔ نمبر ۲۸ مین جو مضمون نسبت بے عصمت و بے عفت کرنے
مستورات کے اور زنا بالجبر کرنے مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے لکھا ہے بالکل غلط
ہے ۔ نسبت نمبر ۲۰ کے میرا یہ بیان ہے کہ مین نے کبھی نہین سنا کہ مرزایان نے و نائب مال نے رقم
پانچہزار بابتہ ترقی تنخواہ تحصیلداران کے اور ایکہزار کی بابت بحال رہنے عہدہ کے تحصیلداران سے
لیا ہو اور تحصیلداران نے اوسکا کاشتکاران و مستاجران سے چندہ کیا ہو اگر اس بات کی کچھ بھی اصلیت
ہوتی تو ضرور کاشتکار و مستاجر لوگ مجھسے ذکر کرتے کیونکہ اون سے میرا معاملہ داد و ستد کا رہتا ہے اس
سبب سے کہ بکثرت دار مدار کاشتکارونکا و مستاجرون کا مہاجنون سے قرض لینے پر رہتا ہے ۔
شاید سَو مین پانچ مستاجر یا کاشتکار ایسے مالدار ہونگے جنکو ضرورت مہاجنان سے قرض لینے کی
نہو ۔ اور نمبر ۲۵ کا بیان نسبت لینے رشوت تعدادی پانچسو روپیہ فی مستاجر کے بالکل غلط ہی چونکہ
یہانپر کئی مستاجر ایسے ہین جو ہزارہا روپیہ کی مستاجری کرتے ہین ایک ایک مستاجر کے پاس چند
مواضع کی مستاجری ہے اور بہت مستاجر ایسے ہین جو صرف سو دو سو چار سو سے زیادہ کی مستاجری
نہین رکھتے پھر ایسی صورت مین ہر ایک مستاجر کا پانچسو روپیہ رشوت مین دینا خلاف قیاس ہی نہ کبھی ایسا
ذکر کسی سے سُنا ۔ مین نے آنریری مجسٹریٹی کے صدہا مقدمات فیصلہ کیے لیکن میرے اوپر کبھی مرزایان
نے منجانب کسی فریق کے دباؤ نہین ڈالا نہ مجھسے کسیکی سفارش کی مندر جینیان کا نمبر ۲ پمفلٹ مین جو ذکر
ہے اُسکی نسبت مین یہ عرض کرتا ہون کہ کبھی زمانۂ کرنیل وارڈ صاحب بہادر مین ایک درجہ مندر پر اضافہ
نہین کیا گیا نہ کرنیل صاحب کے زمانہ مین کوئی حکم شکستگی کا ہوا یہ بات بالکل غلط ہے اور یہ بھی غلط ہے
کہ عہد وزارت حال مین اجازت تعمیر کی مرزایان نے دلوائی تھی اور پچاس ہزار روپیہ بابت حصول اس

اجازت کے جینیان سے رشوت مین لیا ہے اگر ایسے معاملہ مین رشوت لیجاتی اور ایسی رقم کثیر دیجاتی یا اور کسی طرح پر صرف کیجاتی تو جینیان لوگ مجھسے ضرور اس بات کا ذکر کرتے کہ اسقدر روپیہ رشوت مین ہمارا صرف بھی ہوا اور نتیجہ یہ نکلا کہ مندر بھی توڑ دیا گیا چونکہ مین بھی جینی ہون اور وہ لوگ بھی جینی ہین باوجود علیحدہ علیحدہ دو مندر ہونیکے بھی باہم اتفاق ہے تو مین بیخبر نہین رہ سکتا تھا مین تو بروقت ملاحظہ وزیر صاحب کے موقع پر موجود تھا اور پیروی مین سومت رام وغیرہ جینیان کو مدد دیتا تھا جس طرح اہل ہنود و اہل اسلام ایک دوسرے کو مدد دیتے تھے اور پھر جب مندر توڑنیکا حکم ہوگیا ہے اوسدن بھی مین نے اجلاس وزارت مین حاضر ہوکر واسطے مہلت کے منجانب سومت رام وغیرہ عرض کیا تھا مندر اضافہ شدہ تو اس بنیاد پر توڑا گیا تھا کہ جینیان نے بلاحصول اجازت بنوایا تھا محکمہ مجسٹریٹی و نیابت وزارت و وزارت سے اور سرکار عالیہ سے تجویز ہوئی کہ بوجہ بلا اجازت بنانیکی تعمیر جدید توڑ دیجاے اگر جینیون کو اجازت ملی ہوتی تو وہ کیون پیش نہ کرتے۔

العبد
رتن لعل بقلم خود اعزازی منصف فوجداری اظہار اپنا سنکر و پڑھکر دستخط کردیے

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط - وزیر صاحب بہادر

اظہار سیٹھہ داراب جی ٹھیکہ دار آبکاری

نمبر ۳۰ - سیٹھہ داراب جی ولد دوسا بھائی قوم پارسی ساکن بمبئی عمر تخمیناً ۴۰ سال پیشہ ٹھیکہ داری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین دس سال گذشتہ سے شہر بھوپال مین رہتا ہون مین نے ٹھیکہ آبکاری کا عہد منتظمی نواب محمد صدیق حسنخان صاحب بہادر مرحوم وزیر نیابت اول احمد رضا خانصاحب مین لیا تھا

اوسوقت مین ہوشنگ آباد سے آیا تھا پہلے ٹھیکہ پران چند کلوار کے نام چودہ ہزار پر تھا نیلام مین میری بولی
چوبیس ہزار کی ہوئی کلوار مذکور نے بھی چوبیس ہزار ایک سو دینی پر ٹھیکہ لینا قبول کرلیا اور لیا مگر چار مہینہ بھی اُس سے
نہ چل سکا پھر مجھکو سرکار عالیہ نے ہوشنگ آباد سے بلاکر اوسی جمع پر ٹھیکہ دیا پنجسالہ جب میعاد ختم ہوئی کرنیل
وارڈ صاحب بہادر وزیر ستے نے بمنظوری سرکار عالیہ مجھکو پھر ٹھیکہ پنجسالہ عطا کیا جمع مین پچیس سو روپیہ اضافہ ہوا
اور سے کروہی معہ جاگیرات مشمولہ سے کروہی شامل ٹھیکہ کیے گئے میرے پاس جبلپور۔ ہوشنگ آباد
نرسنگ پور۔ اٹارسی۔ جہانسی و ریاستہای راجگڈھ نرسنگ گڈھ کہلچی پور و سرونج و خاص چھاونی سیہور کی آبکاری کا ٹھیکہ
ہے اسیطرح اس ملک مین بھی سنہ ۱۳۰۳ فصلی سے کل ملک محروسہ بھوپال کا ٹھیکہ ملا ہے جس مین اضافہ
جمع کا ہوکر دیا گیا ہے اور ہر ایک پانچ سال پر پانچ فی صدی اضافہ مشروط ہوا ہے یہ ٹھیکہ میعادی بست سالہ
مین نے لیا ہے۔ مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا نمبر ۱۸ پڑھکر اور مجھکو سخت تعجب ہوا کیونکہ مجھکو ٹھیکہ
فایدہ سے نہین ملا ہے بلکہ سخت جمع پر ملا ہے جو مین کبھی نہین لیتا اگر میرا مکان و کارخانہ کشید شراب کا
پہلے سے نہ بنا ہوتا اور مجھکو درصورت نامنظوری ٹھیکہ کے خوف نقصان کا نہوتا انگریزی ملک مین تو
پانچ فیصدی کے اضافہ پر ٹھیکہ دار آبکاری سابق کا پانا ایک حق قرار دیا گیا ہے لیکن بھوپال مین اوسپر لحاظ نہین
ہوا بلکہ سخت جمع پر ٹھیکہ دیا گیا۔ مین حیران ہون کہ ایسی سخت جمع پر ٹھیکہ ملنے سے میرا کیا فایدہ تھا جو مین
پچیس ہزار روپیہ رشوت مین مرزایان کو دیتا میرے ٹھیکہ کی منظوری حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا
کے اجلاس سے ہوئی ہے۔

مرزایان کی شرکت کا جو بیان میرے ساتھ ہے وہ بالکل غلط ہے اس ملک کے مسلمان بہت پرہیز شراب سے
کرتے ہین تو وہ کسطرح شریک ہوسکتے تھے نسبت نمبر ۲۸ بے عصمت کرنے و زنا بالجبر کرنے مرزایان
افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے جو بیان لکھا ہے وہ ایسا غلط ہے کہ مین نے کبھی کسی شراب کے

متوالے سے بھی شہر مین ایسا بیہودہ بیان نہین سُنا نسبت نمبر ۹ ۲ مقدمہ محمد رشید خان تحصیلدار ریسین کے
مین اسقدر کہہ سکتا ہون کہ مین نے اُسکو بہت مفلسی کی حالت مین پایا اوسکو ہرگز ایسا مقدور نہین تہا کہ چار ہزار
یا پانچ سو روپیہ رشوت مین کسیکو دے سکتا بوجہ مفلسی کے مین نے چند بار اوسکی مدد کی ہے جس سے خوراک
چلی ہے فقط

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری ۔ دستخط ۔ بخط انگریزی

دستخط ۔ وزیر صاحب بہادر

اظہار حافظ عبد الکریم وکیل

نمبر ۱۷۱ ۔ حافظ عبد الکریم ولد سلیم الدین قوم شیخ فاروقی عمر تخمیناً ۸۰ سال پیشہ وکالت ساکن قصبہ انبیٹہہ ضلع سہارنپور بحلف مذہبی بیان کیا کہ مقدمہ نمبر ایک منشی حسین خان مرحوم کی بابت جو شکایت پمفلٹ مین لکھی ہے وہ غلط ہی مین نے فیصلہ سرکار عالیہ کا جسکی نقل ایک دیوانی مقدمہ مین پیش کرنیکو مولوی ظہور علی احمد وکیل خوشحال چند پونم چند لائے تہے دیکھی ہی اوس سے ظاہر ہے کہ بربناء وصیت نامہ منشی حسین خان مرحوم منشی نجیب خان متولی بہ نگرانی سرکار مقرر ہوئے ہین اوسی تکدمہ کے موافق جو موصی نے لکھا ہے بلا منظوری سرکار کوئی خرچ نہین کر سکتے تو نجیب خان کس فایدہ کی غرض سے ایک لاکھہ روپیہ مرزایان کو دیتا ۔ نمبر ۲ جین مت کے مندر کی بابت ہے مین دس سال سے ریاست بہوپال مین وکالت کرتا ہون اس مندر کی نسبت جو کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے عہد کی کارروائی لکھی ہے بالکل غلط ہے اُسوقت نہ کوئی اضافہ عمارت ہوا نہ انہدام نہ کوئی مقدمہ برپا ہوا عہد وزارت حال مین کوئی اجازت واسطے تعمیر جدید کے نہین دی گئی تہی اور بلا اجازت بنانے ہی کی وجہ سے انہدام کا حکم ہوا ہے تو رشوت مرزایان کو اور پہر اسقدر زر خطیر تعدادی پچاس ہزار

جتنی کیون دیتے ہین بے ہوکل جنیون سے مجھکو ضرور معلوم ہوتا اگر ایسی سنگین رقم اون کو دینا پڑتی۔
نمبر ۱۰ اگمیریل کا مقدمہ ہے تعداد مالیت متنازعہ صرف پانچ ہزار ہے ہنڈی اوسکی میرے سامنے
باجلاس وزارت پیش کی گئی تھی لیکن وزارت سے حکم ہوا تھا کہ مقدمہ لایق سماعت محکمہ مال کے نہین ہے
عدالت دیوانی سے چارہ جوئی ہونا چاہیے نایب وزیر صاحب بہادر مال اوس زمانہ مین تو بھوپال مین بھی
نہین تھے رخصت پر وطن گئے تھے علاوہ بران پانچ ہزار کے حصول کی امید پر کوئی شخص آٹھ ہزار
روپیہ رشوت دے سکتا ہے بیشک کوئی شخص جو شراب زیادہ پیجاے ایسی بیہودہ خلاف عقل باتین
بیان کر سکتا ہے نمبر ۱۳ مقدمہ احمد حسین کا ہے مرزا صاحبان سے کوئی تکرار نہین ہوئی تھی وہ موقع پر بھی
موجود نہین تھے مین عنقریب تکرار ہونیکے وقت موقع کے سامنے پہونچ گیا تھا سپاہیان پولس گرفتار
کر کے احمد حسین کو لاتے تھے جنسے تکرار ہوئی تھی وہ لوگ باشندگان شہر سے اور غیر متعلق مرزا صاحبان
سے تھے مقدمہ کوتوالی وصدر المہامی مین ہوا چند روز حوالات مین احمد حسین رہے پھر راضی نامہ
پر عدالت سے رہا ہو گئے قید یکسالہ بھی نہین ہوئی اسوجہ سے یہ بیان غلط ہے نمبر ۱۷ اخلاف ورزی
جنگل کا بیان بھی صحیح نہین ہے قانون جنگل تو کرنیل وارڈ صاحب بہادر سے بھی پیشتر کا جاری تھا کرنیل وارڈ
صاحب بہادر نے واسطے انسداد نقصان سرکاری کے کچھ اسکی ترمیم کر دی تھی اور وزارت حال مین بھی کچھ اصلاح
بنظر تحفظ حقوق سرکار کے کی گئی ہے لیکن وہ لوگ جو مستحق ہین اونکا کوئی نقصان نہین ہوا بلکہ پارسال
مین نے دیکھا ہے کہ ہوشنگ آباد کی رعایا بھی مستفید جنگل بھوپال سے ہوتی ہے کوئی مقدمہ اس قسم کا
نیابت مال مین نہین ہوتا بلکہ تحصیلون مین ہوا کرتے ہین اور بہت ہی خفیف قسم کے ہوتے ہین وہ ایسے
شخصونپر خلاف ورزی قانون کے مقدمات ہوتے ہین جو جرمانہ بھی نہین دے سکتے بلکہ قید قبول کر لیتے
ہین تو کسی کو رشوت کیونکر دے سکین گے۔ نمبر ۲۱ ۔مین فی تھانہ دار پانچ سو روپیہ رشوت دینے کا ذکر

نسبت منتظم صاحب پولس کے ہے یہ بھی غلط ہے میرے دوست اکثر تھانہ داران ہین اون سے مجھکو ضرور معلوم ہوجاتا اگر ایسی رقم دیجاتی۔ نمبر ۲۵ مین جو بیان لکھا ہے وہ بھی بالکل غلط ہی کسیطرح ممکن نہین ہے کہ نایب وزیر صاحب بہادر مال یا مرزایان ایسے مقدمات مستاجری مین کچھ لے سکین کیونکہ نیابت مال کی رپورٹون اور سفارشون کا منظور کرنا و نامنظور کرنا وزارت کی راے پر منحصر ہے اور مین نے خود اپنی وکالت کے مقدمات مین اکثر دیکھا ہے کہ نیابت مال کی تجویزین نامنظور کی گئین چونکہ یہ بات عام طور پر سبکو معلوم ہے کہ تجویز نیابت مال پر انحصار اخراج یا بحالی مستاجری کا نہین ہے کوئی رشوت کیون دیگا۔ نمبر ۲۸ بالکل غلط ہے مین اسی شہر مین بیرون شہر پناہ دس سال سے رہتا ہون مین نے کسی سے کبھی نہین سنا کہ مرزایان زنا بالجبر کرتے ہین یا عورات شہر کو بے عفت و بےعصمت کرتے ہین اگر ایسا واویلا مچا ہوتا جیسا کہ پمفلٹ مین لکھا ہے تو مین ناواقف نہین رہ سکتا تھا۔ مقدمہ عبدالرشید خان سے مین خوب واقف ہون اور عبدالرشید خان سے بھی واقف ہون وہ ایسے شخص ہین کہ بحالت نوکری تحصیلداری کے بھی مقروض رہتے تھے سو دو سو روپیہ بھی خرچ کرنا اونسے دشوار تھا تو چار ہزار پانچ سو روپیہ کہان سے لاتے مقدمہ کا فیصلہ بہ تجویز محکمہ قضا و افتای شرعی و منظوری اخیر سرکار عالیہ کے ہوا ہے مرزایان یا نائب مال سے کچھ واسطہ نہین فقط۔

العبد
محمد عبدالکریم وکیل

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری۔ دستخط وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار منشی عبدالقیوم سابق تھانہ دار

نمبر ۳۲ منشی عبدالقیوم ولد مظفر علی قوم شیخ علوی عمر تخمیناً ۱۸ سال ساکن تجارا متعلقہ

ریاست الور پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ۲۸ سال کا نوکر ریاست مین ہون اور ۲۴ سال سے
اس ملک مین آیا ہون مین مختلف عہدونپر رہا مجھکو ساتوان مہینہ ہے کہ معطل کیا گیا ہون مین ایک مقدمہ
ڈاکہ زنی موضع نریلا پرگنہ مرداپور ضلع جنوب مین معطل ہوا ہون مجھپر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مین نے مار پیٹ کر
سبحان مدعا علیہ سے اقرار بالجبر حاصل کیا صدر المہامی کی عدالت سے تجویز ہوئی کہ پولس کی کارروائی
ناقص ہے مجھسے منتظم پولس نے یا اُن کیطرف سے کسی شخص نے یا مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علے بیگ
نے ایسا سوال نہین کیا کہ اگر تم پانچ سو روپیہ رشوت مین نہ دوگے تو موقوف ہوجاؤگے نہ مجھسے کبھی
کسی نے لیا نہ ذکر کیا نہ منتظم پولس نے میرے علاقہ مین کوئی ڈکیتی کرائی نہ کوئی سرکاری اہلکار عہدہ دار ایسا
کرتا ہے منتظم پولس واسطے انسداد ڈکیتی کے ہین منتظم پولس نے مجھسے بحکم محکمہ وزارت جواب لیکر شامل محکمہ
وزارت مین بھیجی ہے اور ابتک اوسکا فیصلہ آخر صادر نہین ہوا ہے بیان مندرجہ پمفلٹ نمبر ۱۲ بالکل غلط ہے

العبد
عبد القیوم بقلم خود

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ نہم جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری۔ دستخط۔ وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار مولوی ظہور علی احمد وکیل

نمبر ۳۳۔ مولوی ظہور علی احمد ولد نصیب علی قوم شیخ صدیقی ساکن قصبہ قاضی پور ضلع مظفر نگر عمر
معہ سال پیشہ وکالت نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ربیع الاول ۱۳۰۴ ہجری سے اس ملک بھوپال
مین ہون اور پیشہ وکالت کا کرتا ہون مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا دیکھا جہانتک واقعات مندرجہ پمفلٹ
سے مجھکو آگاہی ہے اوسکی نسبت عرض کرتا ہون پمفلٹ کی تمہیدات کے ذیل مین جو نسبت اخراج مرزا
افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کے تذکرہ ہے کہ سر لیپل گریفن صاحب بہادر کے حکم سے اونکا اخراج

ہوا اور وزارت حال کے زمانہ مین اونکا داخلا ہوا یہ دونون باتین غلط ہین ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ ہجری مین بحکم کرنیل وارڈ صاحب بہادر اونکا اخراج ہوا تھا اور اُنہی کے عہد وزارت مین اونہی کے حکم سے بہ تحریک محکمہ عالیہ اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر یعنی مسٹر ہنوی صاحب بہادر کے مرزایان پھر اپنے گھرون مین آباد ہوئے

مقدمہ نمبر ایک منشی حسین خان مرحوم کے متروکہ کا بھی غلط طور پر لکھا ہے مین نے بحیثیت وکیل سیٹھ خوشحال چند پونم چند کے عنقریب کل کاغذات مقدمہ متروکہ منشی حسین خان مرحوم کے دیکھے ہین اوس مقدمہ کا فیصلہ اخیر وناطق خود روبکاری سے سرکار عالیہ دامت سلطنتہا کے ہوا ہے بموجب فتوای شرعی قاضی صاحب ومفتی صاحب فیصلہ اولی سرکار عالیہ کا خود سرکار عالیہ نے بحال رکھا ہے جسکے ذریعے کل جایداد منقولہ وغیر منقولہ متروکہ منشی حسین خان مرحوم حسب وصیت نامہ نوشتہ منشی مرحوم تولیت مین نجیب خان برادر منشی مرحوم کے زیر نگرانی سرکار عالیہ رکھی گئی ہے اور نجیب خان کو ششماہی حساب داخل کرنا پڑتا ہے۔ ایسی صورت مین کوئی شخص جو ذرا بھی عقل رکھتا ہے یہ نہین کہہ سکتا کہ ایک لاکھہ روپیہ ایسی جایداد پانے پر نجیب خان کسی کو رشوت مین دے سکتا جسمین اوسکو کسی قسم کے تصرف ذاتی کا بھی اختیار نہین ہے کل جایداد غالباً میرے تخمینہ مین ڈیڑہ دو لاکھہ روپیہ کی ہوگی مقدمہ نمبر ۲ مندرجین مت کا بھی غلط طور پر لکھا ہے کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے زمانہ مین نہ کوئی عمارت جدید بنائی گئی نہ مسمار کرائی گئی نہ وزارت حال کے زمانہ مین کوئی اجازت تعمیر جدید کی دی گئی جب نالش اسکی مسماری کی کیگئی تھی تو سوبت رام سرغنہ جینیان نے جو خود جواب دیا ہے اوس مین باجلاس نیابت وزارت بیان کیا ہے کہ مین نے کوئی اجازت اس تعمیر جدید کی کسی جگہہ سے حاصل نہین کی۔ واسطے مسماری تعمیر جدید کے باتفاق رائے مجسٹریٹ صاحب ونایب وزیر صاحب بہادر فوجداری وتجویز وزارت العالیہ کے حضور سرکار عالیہ نے جو حکم صادر

فرمایا اسمین زیادہ طور پر تعجب خیز یہ بات ہے کہ پچاس ہزار روپیہ رشوت مین دینا جینیان کا مرزایان کو پمفلٹ
مین لکھا ہے لیکن جوتاراجنٹی وغیرہ مین جینیون نے دیے او نمین بھی یہ شکایت نہین کی گئی واویلا ہونا پمفلٹ
مین لکھا ہے مگر یہ آواز صرف ضیاء الحق باشندہ ملک غیر کے کان تک پہونچی اور ہم لوگ جو بھوپال مین برابر
رہتے ہین اوس خبر کی سماعت سے محروم رہے باوجودیکہ ہم وکالت پیشہ ہین ہم سے کوئی خبر ایسی چھپ
نہین سکتی اور بہت سے جین مت مہاجن ہمارے موکل ہین کوئی بھی تو اسکا تذکرہ کرتا مقدمہ نمبر ۸ ہمشیرہ
پیر عباس کا بھی غلط لکھا ہے اس مقدمہ مین مین مدعیان کی جانب سے وکیل تھا منشی سید محمود علی صاحب
منجانب مدعا علیہم وکیل تھے مدعیان کی جانب سے کوئی رشوت نہین دی گئی فیصلہ آخر اوسکا پنچایت سے
ہوا ہے جسکی منظوری وزارت سے ہوئی اس پنچایت مین مولوی عبد الحق صاحب
مفتی ریاست سرپنچ تھے۔ مدعیان کی تو یہ کیفیت ہے کہ مجھکو محنتانہ بھی ادا نہ کر سکے اور مدعا علیہم بھی بہت
مقروض ہین اور سب پیرزادگان واجب التعظیم ہین کہ ان سے کوئی لے بھی نہین سکتا مقدمہ نمبر ۱۰۔
سیٹھہ گھمیر مل سری مل جنکی تعداد مالیت دعوی پچیس ہزار کی لکھی ہے اور آٹھہ ہزار روپیہ رشوت مین لینا
مرزایان و نایب وزیر صاحب بہادر مال کا لکھا ہے یہ بھی بالکل غلط ہے مین گھمیر مل سری مل کی طرف سے
وکیل تھا کل تعداد مالیت مقدمہ کی پانچ ہزار تھی شکل مقدمہ کی یہ تھی کہ پونم چند سنگھٹی ایک مہاجن متوفی سرکاری
مطالبہ کا باقیدار کثیر تھا اوسکا مطالبہ یا فقتنی بقدر پانچ ہزار روپیہ ذمہ گھمیر مل سری مل کے گماشتہ پونم چند نے
نیابت مال مین ظاہر کر کے درخواست ایصال کی اسپر قرقی جایداد گھمیر مل سری مل کا حکم نیابت مال سے بشرط
عدم ادخال زر مطالبہ یا ضمانت کافی کے حکم صادر ہوا جب قرقی کیواسطے ناظر نیابت مال کا مکان پر گھمیر مل
سری مل کے گیا۔ اتفاق سے نایب وزیر صاحب بہادر مال رخصت پر اپنے وطن کو گیے تھے لہذا مین نے
منجانب گھمیر مل سری مل کے ایک ہنڈی پانچ ہزار روپیہ کی محکمہ وزارت مین داخل کر کے یہ درخواست

کی کہ تا تصفیہ اصل مقدمہ کے یہ ہنڈی امانت مین رکھی جاے اور مقدمہ چلایا جاوے نسبت جواز و عدم جواز مطالبہ پونم چند سنگھٹی کے۔ وزارت سے حکم امانت رکھنے ہنڈی کا ہوا اور مقدمہ بروقت واپس آنے نایب صاحب مال کے تحقیقات ہوکر تجویز ہوئی کہ مطالبہ غلط ہے کیونکہ اس مطالبہ کی بابت زمانہ سابق مین ریاست سے فیصلہ قطعی ہو چکا ہے اور بوجہ تعلق پونم چند سنگھٹی کے چھاؤنی سیہور سے محکمہ اجنٹی نے بھی فیصلہ زمانہ سابق مین موافق گھمیر مل سری مل وخلاف پونم چند کے کیا ہے جہانتک مجھکو علم ہے کوئی رشوت اس مقدمہ مین کسیکو نہین دی گئی نہ کوئی ایسی ضرورت رشوت دینی کی میرے موکل کو تھی جبکہ پہلے فیصلہ جات اوسکے پاس موجود تھے نہ مرزا صاحبان سے کوئی تعلق کسی عدالت کے مقدمات کا ہے نہ اون کا کوئی دباؤ کسی عدالت یا محکمہ پر ہے۔ مقدمہ نمبر ۱۳ منشی احمد حسین کا پمفلٹ مین ہے جنکا ایکسالہ قید پانا لکھا ہے حالانکہ وہ اوس مقدمہ مین قید نہین ہوئی واسطے کسی میعاد کے نہ مرزایان سے اوس مقدمہ مین کوئی تعلق تہا تکرار جو منشی احمد حسین و دیگر اشخاص سے سرراہ ہوئی تہی جسمین بوجہ چاقو مارنیکی احمد حسین کو پولیس نے موقعہ پر گرفتار کرکی حوالات کوتوالی مین رکہا تہا اور صدر المہامی مین چالان کیا تہا وہان راضی نامہ ہوکر رہائی ہوئی اس معاملہ مین کچھ بھی تعلق مرزایان کا نہین تھا۔ نمبر ۲۸ مین جو نسبت بے عصمت وعفت کرنی شریف زادیون کے واویلا مچا ہونا شہر بہوپال مین درج ہے وہ بالکل غلط ہے کبھی کسی اونی یا اعلی سے مین نے شکایت اس بات کی نہین سنی اسیطرح سے جہانتک واقعات اس پمفلٹ مین درج ہین بالکل غلط و بے اصل پاتا ہون اور میرے علم مین اس پمفلٹ کی وقعت نشہ بازون کی بڑ کی برابر بھی نہین ہے فقط

العبد

ظہور علی احمد وکیل بقلم خود۔ سب پڑہ کر تصدیق کرتا ہون

پڑہا گیا اور تصدیق کیا گیا۔ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری۔ دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

نقل اظہار منشی محمود علی وکیل

نمبر ۳۴ ۔ منشی محمود علی ولد سید غفور علی قوم سید عمر تخمیناً ۔ ساکن سندیلہ ضلع ہردوئی پیشۂ وکالت نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ دیکھا اوسکے اندر جو نسبت مرزا افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کے اخراج کے باب مین لکھا ہے کہ وہ بحکم سر لیپل گرفین صاحب بہادر خارج کیے گیے تھے بالکل غلط ہے وہ بحکم کرنیل وارڈ صاحب بہادر اس ریاست سے علیحدہ کیے گیے تھے اور اونہی کے زمانہ مین پھر واپس آئے پمفلٹ کے نمبر ۸ مین جو نسبت مقدمہ ہمشیرہ میر عباس صاحب کے لکھا ہی مین اُس مقدمہ مین منجانب مدعا علیہم وکیل تھا یہ مقدمہ عدالت ابتدائی سے درجہ بدرجہ جب محکمہ عالیہ وزارت مین پہونچا تو بروقت پیشی فریقین نے جو اصالتاً موجود تھے باہم تصفیہ کرنا چاہا اور اوسکا اظہار کرکے ایک اقرار نامہ فریقین نے واسطے فیصلہ پنچایت کے بہ تقرر پنچان وسرپنچ داخل کیا منجانب مدعی مرزا افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ پنچ مقرر ہوے اور منجانب مدعا علیہم سردار حسین خان واکبر محمد خان پنچ مقرر ہوئے اور سرپنچ مولوی عبد الحق صاحب مفتی ریاست مقرر ہوے تھے چنانچہ وہ فیصلہ پنچایت سے ہوکر وزارت سے حسب ضابطہ منظور کیا گیا ۔ جسکو فریقین نے تسلیم کرلیا اب کوئی نزاع نہین رہی ۔ کسی قسم کی رشوت مدعا علیہم نے نہین دی جسقدر پمفلٹ مین لکھا گیا ہے غلط ہے ۔ نمبر ۱۱ مہنت سیتھل داس کا مقدمہ جو درج کیا گیا ہے اور جو نسبت قرقی جایداد و دیگر مراتب کے لکھا گیا ہے وہ غلط ہے کیونکہ قرقی جایداد صیغہ دیوانی سے ہوئی تھی مین خود مہنت سیتھل داس کا وکیل صیغہ دیوانی مین تھا رام کشن پر تھی راج نے تین ہزار روپیہ کا دعوی مہنت پر کیا تھا مدعی کی ڈگری ہوئی اوسکی اجراے ڈگری مین جائداد مہنت سیتھل داس کی قرق ہوئی اور ایک قرقی قبل فیصلہ بھی ہوئی تھی ۔ اوس قرقی قبل فیصلہ کی عذرداری نیابت وزارت دیوانی مین بصیغۂ اپیل درخواست پیش ہوکر جائداد واگذاشت ہوگئی تھی کہ مہنت نے اپنی جائداد ضلع ہوشنگ آباد

مین منتقل کردی اور وقت اجرائے ڈگری صرف وہ قلیل جائداد ملی جو منتقل ہونے سے رہ گئی تھی وہ اس بقیہ جایداد کو بھی منتقل کر دیتا اگر بہت جلد محکمہ عالیۂ وزارت سے حکم نیابت وزارت کا منسوخ نہو جاتا منہنت سیتھمل واس کے دیہات مستاجری اس وجہ سے نکالیگئے کہ زمانہ میعاد ٹھیکہ کا بھی گذر گیا تھا اور اوس نے دیہات کو بالکل اجاڑ رکہا تھا بعض دیہات مین بجز اوس کی سیر کے کوئی کاشتکار بھی نہین رہا تھا اور اکثر کاشتکارون سے ظالمانہ طور پر اوس نے اراضی نکال لی تھی ان حالات کے دریافت کی وجہ سے مین نے اوس کی دکالت کرنے سے صیغۂ مال مین انکار کیا تھا اور وہ ریاست سے نکالا نہین گیا بلکہ ڈگریون کے اجرا کے خوف سے اپنے کو اس ریاست سے دوسری ریاست مین پہونچایا تاکہ ڈگریون کے مطالبہ سے محفوظ رہے۔ نمبر ۱۳۔ احمد حسین مختار کی نسبت جو قید یکسالہ کا ہونا پمفلٹ مین لکھا ہے بالکل غلط ہے اور مرزا صاحبان کا کوئی تعلق اُس جھگڑہ سے نہین تہا جو سر بازار احمد حسن نے ایک شخص غیر سے کیا تھا جس مین وہ پولیس کے ہاتھون سر موقع گرفتار ہوا تھا اور یہ واردات کوتوالی کے مکان کی پشت پر ہوئی تہی پولس نے جب عدالت مین چالان کیا مقدمہ راضی نامہ پر طے ہوگیا۔ نمبر ۲۸ مین جو نسبت زنا بالجبر وغیرہ کے تحریر کیا ہے بالکل غلط ہی مین نہایت ہی قریب مکان مرزایان و شہامت خان کے رہتا ہون کبھی مین نے اس قسم کی شکایت نہین سُنی کہ وہ شرفا کی عورتون کے ساتھ بدنام ہوئے ہون نہ کسی باشندۂ بھوپال سے زنا بالجبر کرنے و بے عصمتی و عفت مین خلل اندازی عورات کا تذکرہ اون کی نسبت مین نے سنا بلکہ مرزا صاحبان کی نیک چلنی اور بزرگی کی وجہ سے ہر شخص اون کو اپنا بزرگ و بڑا سمجھتا ہے اور اپنے خانگی کامو نمین اون سے مشورہ لیتا ہے اور وہ اپنی بزرگی کی وجہ سے ہر شخص کے ساتھ ہمدردی کرتے ہین مرزا صاحبان کا کوئی تعلق کسی عدالت سے نہین ہے نہ اون کا دباؤ کسی عدالت پر ہے نہ وہ کسی مقدمہ مین

کسی حاکم سے سفارش کرتے ہین نہ کوئی عدالتین اس ملک مین ایسی ہین کہ سفارش یا دباؤ سے کام کرتی ہون اگر ایسا واقعہ کبھی ہوتا تو ضرور تھا کہ بذریعہ موکلون کے مجھکو اوسکا علم ہوتا اور اسیطرح مین نسبت مفصلات کے بھی کہہ سکتا ہون کیونکہ چارون ضلع مین میرے موکل ہین اگر ان لوگون سے بھی مرزا صاحبان نے یا کسی حاکم نے کسیطرح پر رشوت لی ہوتی تو ضرور تھا کہ مجھکو علم ہوتا جب موکل لوگ اہل معاملہ میرے پاس آتے ہین وہ اپنی کل کیفیت بیان کرتے ہین مین عنقریب سات سال سے اس ملک مین وکالت کرتا ہون بعد کرنیل وارڈ صاحب بہادر اس ملک مین آیا تھا۔

العبــــــد

سید محمود علی وکیل بقلم خود - مین اپنا اظہار کل ٹرپکر تصدیق کرتا ہون -

پڑھا گیا اور تصدیق کیا گیا - ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار گنپت سنگہ قیدی

نمبر ۳۵ - گنپت سنگہ ولد دولت سنگہ ساکن خاص قصبہ سلوانی عمر تخمیناً ۵۰ سال قوم ٹھاکر راجپوت سرسوار پیشہ وکالت پھر کہا مختاری نے بہ حلف بیان کیا کہ مین سلوانی مین مختاری کا کام کرتا تھا چودہ سال سے مولوی اعظم حسین اور میر باقر حسین دونون تحصیلدارون کو جانتا ہون اور منشی محسن الزمان صاحب و مولوی نیاز احمد صاحب تحصیلداران کو بھی جانتا ہون نیز افضل حسین صاحب کو یہ سب پرگنہ سلوانی مین تحصیلدار رہے ہین۔

سوال عدالت - مرزا شجاعت علی بیگ کی نسبت تم کچھہ بیان کرنا چاہتے ہو یا نسبت مرزا افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے تو بیان کرو -

جواب - لالہ پیارے لال برادرزادہ بہاری لال مستاجر کو مرزا شجاعت علی بیگ نے میرے سامنے مارا کوڑے سے اسقدر کہ وہ بیہوش ہوگیا بہاری لال اوسکا چچا پیارے لال کو اُٹھا کر لے گیا - وقت مارپیٹ کے بہاری لال موجود نہین تھا بعد کو تحصیلدار نے سونڈرپور سے بُلا بھیجا - سیٹھہ پنالال مستاجر ساکن نورنگر اور جنی لال قانون گو دوارکا پرشاد محرر سید احمد تھانہ دار لالہ چھٹو لال محرر گواہ ہین یہ سب لوگ موجود تھے دو مسافر مکان مین ہندی نگار کے جسکا نام دلاور حسین ہے مرزا شجاعت علی بیگ و دلاور حسین نے مارڈالا ایک عورت فاحشہ کی بابت جو ہندی نگار کے گھر مین ہے نام مسافرون کا معلوم نہین ہم سر راہ جاتے تھے مکان بھی سر راہ ہے ہندی نگار کی عورت چلا رہی تھی کہ مین ابھی رپورٹ کراتی ہون کہ تم نے دو مسافرون کو مارڈالا ہے اسوجہ سے معلوم ہوا کہ یہ واردات ہوئی ہے ہمنے تھانہ مین بھی اطلاع کردی تھی اور ہم نے محکمہ وزارت مین اور اجنٹی مین - رزیڈنٹی مین - کلکتہ مین سب جگہہ عرضیان بھیجدی تھین غلہ چالیس ۴۰ من اسہ شجاعت علی بیگ نے سرکار کے نام سے سلوانی پرگنہ مین خرید کیا اور کسی مستاجر کو قیمت نہین دی دس دن بعد پھر اونھی مستاجرون سے غلہ نہ لینے کو کہا جس کی قیمت قرار پاگئی تھی اور بابت غلہ فی مانی چار روپیہ کسر بھر لی - روغن زرد ایک سو من خرید کیا اور وہ بھی نہین لیا بلکہ اوسکی عوض بھی کسر پچیس روپیہ فی من وصول کرلیا مستاجران سے اور عورات کے ساتھ زنا بالجبر ہی کیا اب بھی زنا بالجبر مرزا افضال علی بیگ کے مکان مین جاری ہے اور ہمارے سالے اننت سنگہ ساکن سلوانی کو مارپیٹ کیا ڈاڑہی مونچھہ کاٹ ڈالی ہمارے پاس پمفلٹ بذریعہ ڈاک کے پہونچا ہم نے اچھی طرح نہین پڑہا ہے لالہ گیا پرشاد غیر ملازم سب کام تحصیلداری کا سلوانی مین کرتا ہے گیا پرشاد اور عبدالرحمان خان دلال کی معرفت رشوت لیجاتی ہے - پمفلٹ جیل مین ڈاک پر صرف میرے پاس پہونچا ہے اور جمال الدین قیدی کے

پاس اور قیدیون کے پاس نہین پہونچا ہے مجھکو سزا قید کی محمد اسحاق خان ناظم نے دی ہی اور دوسرے مقدمہ مین فراری کے منشی مقصود علی خان معین صدرالمہام نے چھ ماہ کی قید کی سزا دی - نقی علی تھانہ دار نے میرے مکان کے تالے توڑے اور جمعدار تھانہ نے سب نے مل کر میرے مکان کو لوٹ لیا کچھ پتا نہین ہے مسافرون کے مارنیکی بابت کوئی گواہ مین نہین بتا سکتا لیکن راجہ چونوٹیا کے مکان مین اون سوداگرون کا اسباب خریدا گیا تھا وہان سے سلوانی کو آئے تھے جب تحصیلدار و ہندی نگار سلوانی سے بدل جائین تب مین گواہ پیش کرون گا محمد اسحاق خان ناظم نے رشوت لیا اور میرا مقدمہ بگاڑ دیا وہ پہلے کبھی رشوت نہین لیتے تھے اسی مقدمہ مین رشوت لینا شروع کیا ہے -

العبد

دستخط ٹھاکر گنپت سنگہ وکیل مقید محابس ریاست بھوپال بقلم خود - دستخط مظہر بخط ہندی و نیز بخط انگریزی پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری

دستخط - وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار دیوان ہمت سنگہ برادر جاگیردار چینوٹیا

نمبر ۲۶ - دیوان ہمت سنگہ ولد راجہ پرتاب سنگہ قوم گور راجپوت جو کہ بہ لقب راج گونڈ معروف ہے عمر تخمیناً ۲۷ سال پیشہ جاگیرداری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ راجہ چونوٹیا میرے بھائی کی وفات کو تین سال کے قریب عرصہ ہوا میرے والد کی جاگیر کی بابت درمیان میرے اور میری بھاوج گرجاموتی یعنی زوجہ راجہ شیر سنگہ کے تکرار ہے بعد وفات میرے باپ کے میرے بھائی جاگیردار و راجہ قرار پائے تھے اور سند اونکے نام ہوئی تھی لیکن دوبارہ حکم ہوا تھا جس سے میری حصہ داری

سرکار نے قبول فرمائی تھی اور سند کا بھی حکم دونون کے واسطے ہوا تھا لیکن بوجہ میری نابالغی کے مجھکو سند نصف جاگیر کی نہین ملی تھی اب جو مقدمہ بعد وفات میرے برادر راجہ شیر سنگھ کے دایر ہوا ہے اوسکا کوئی فیصلہ اب تک نہین ہوا - مثل نیابت مال مین زیر تحقیقات ہے ایسے مقدمہ کا فیصلہ جو نسبت عطاے جاگیر ہوتا ہے سرکار عالیہ کے حکم اخیر سے بعد پیش ہونے تجویز و مثل وزارت کے ہوتا ہے اور سند بھی سرکار کے صاد سے ملتی ہے اور دفتر حضور مین مرتب کیجاتی ہے - جاگیرداران سے اقرارنامہ لکھایا جاتا ہے یہ ابتک کچھ نہین ہوا ہے - مین نے پمفلٹ کی دفعہ ۳ کو پڑھا یہ مضمون بالکل غلط ہے کہ مرزایان و نایب وزیر صاحب بہادر مال نے بائیس ہزار روپیہ مجھسے لیا مین مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ سے واقف نہین ہون نہ اونسے ملاقات ہے نہ کوئی بات چیت بذریعہ میری ملازمان کے ہوئی - مثل مقدمہ کی بھی اب تک مرتب نہین ہو چکی - مین گنپت سنگھ ساکن سلوانی کو جو اب جیلخانہ مین بھوپال کے قید ہے خوب جانتا ہون وہ بدمعاش و بدچلن ہے -

سوال عدالت - کوئی دو سوداگر بہت قیمتی لاکھون روپیہ کا مال لیکر اس عرصہ دو سال مین آپکے یہان چونوٹیا مین آئے تھے جن سے آپنے مال خریدا تھا سلوانی مین جاکر وہ مرگیے یا مارڈالے گیے -

جواب - پانچ سال سے تو کوئی ایسا سوداگر ہمارے علاقہ جاگیر مین نہین آیا نہ ہمنے کبھی ایسا حادثہ سُنا ہماری جاگیر کا علاقہ سلوانی سے صرف تین کوس پر ہے ہمکو ضرور خبر ہوتی اگر ایسا کوئی حادثہ ہوتا کہ لاکھون روپیہ کا مالدار سوداگر مارڈالا جاتا - گنپت سنگھ ایک مشہور بدچلن ہے اُسکے قید ہونیسے ہم کو خوشی ہوئی ہے یہ گنپت سنگھ پہلے ملازم پرتھی سنگھ پیلیا والے کا تھا جو ڈکیتی مین نیاگانون کے قید ہوا ہے گنپت سنگھ اصل رہنے والا ضلع ساگر کا ہے وہان سے کسی علت مین بھاگا یا نکالا گیا ہمارے گانون چونوٹیا مین آکر غریبون کے لڑکون کو پڑھانیکا روزگار کیا - جب ہم لوگون نے اوسکو بدچلن دیکھا اپنے

گانون سے نکال دیا تب وہ سلونی مین جاکر مختار بنگیا اور پرتھی سنگہ کا مختار ہوکر کام کرنے لگا - ایک مرتبہ اس گنپت سنگہ نے میرے مختار موگدل مان دہانا برہمن پر مار ڈالنے کو چھرا نکالا تھا پھر آپسمین صلح ہوگئی مقدمہ عدالت مین نہین گیا موگدل مان دہانا برہمن غریب تہا وہ ٹال گیا -

العبـــــــــد

راجہ ہمت سنگہ بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۰۲ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار حکیم کاشف علی وکیل و مختار عام ٹھاکر بہوپال سنگہ

نمبر ۲۷ - حکیم کاشف علی ولد حکیم واحد علی قوم سید رضوی ساکن قدیم موہان حال بہوپال عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ وکالت و نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ جو مضمون نمبر ۴ پمفلٹ مین نسبت رشوت دینے مرزایان و نایب مال کے بقدر بیس ہزار روپیہ لکھا ہے وہ بالکل غلط ہی نہ مین نے کوئی روپیہ مرزایان یا نایب مال کو دیا نہ میرے موکل بہوپال سنگہ نے - ہمارے موکل کے مورث کے ذمہ بہت قرضہ تھا تخمیناً ڈیڑہ لاکھہ روپیہ مطالبہ سرکاری باقی تھا جو حالت قرقی جاگیر مین کسی قدر ادا ہوا ہے اور ابتک کچھ باقی ہے اوسکی سوا مہاجنان کا بہی قرضہ ہے علاقہ جاگیر کی کل نکاسی اکتیس ہزار روپیہ کی ہے جسمین سے زر چہارم بھی دیتا ہے اور رشتہ داران کا گذارہ بھی اوسمین لگا ہے حالت پریشانی کی بوجہ مقروضی ایسی ہے کہ تین ساڑھے تین برس سے ہمکو ٹھاکر بہوپال سنگہ نے تنخواہ بہی نہین دی ہے قدامت کیوجہ سے کام کرتے ہین کہ جب وقت آویگا تنخواہ مل جائیگی تو ٹھاکر بہوپال سنگہ بیس ہزار روپیہ کہان سے پاتے جو دے سکتے علاقہ جاگیر کی بابت فیصلہ سرکار عالیہ

سے ہوا ہے اور اب تک نہ سند مرتب ہوئی نہ ہمارے موکل کو ملی نہ قبضہ ملا ہے نہ ہمسی مرزایان سے کوئی
بات چیت معاملہ جاگیر کی بابت ہوئی نہ مرزایان کو کچھ تعلق ہے نہ کچھ اختیار ہے نہ کوئی ضعیف اُنکے تعلق
ہے نہ کبھی ٹھاکر بھوپال سنگھ مکان پر مرزایان کے گئے نہ مرزایان ٹھاکر صاحب کے مکان پر آئے نہ ٹھاکر
صاحب و مرزایان سے کبھی ملاقات ہوئی مین نے اُنکا مکان بھی آٹھہ دس برس سے نہین دیکھا نہ
گیا ہون - آٹھہ دس برس سے پہلے شاید کبھی گیا ہون مین مختار عام ٹھاکر صاحب کا ہون اور کامدار بھی
ہون - لینا دینا دست آویز کا لکھنا سب میرے تعلق ہے اور مجھی کو ٹھاکر صاحب نے اختیار دی رکھا ہے
اگر کوئی معاملہ ہوتا تو ضرور مین ہی کرتا ٹھاکر صاحب مجھسے علیحدہ ہوکر ایسا معاملہ نہین کر سکتے تھے -
نایب وزیر صاحب بہادر مال کو کوئی ایسا اختیار بھی نہین ہے کہ وہ کسیکو جاگیر دے سکین یا کسیکی جاگیر
لے سکین فیصلہ آخر جاگیر کا خود سرکار عالیہ کے حضور سے ہوتا ہے ایسی حالت مین ہم کہانسے لاتے
جو ایسا فضول روپیہ بے فایدہ پھینک دیتے -

العبد

حکیم کاشف علے مختار عام بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار نصرت خان مختار ٹھاکر بھوپال سنگھ جاگیردار ہٹی

نمبر ۳۸ - نصرت خان ولد قادر خان ساکن قصبہ سیہور عمر تخمیناً ۵۰ سال قوم افغان
یوسف زئی پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ پمفلٹ نمبر ۴ مین جو مضمون رشوت دینے کا بہ تعداد
بیس ہزار روپیہ مرزایان و نایب وزیر صاحب بہادر مال کو لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے مین بھی

۱۵ سال سے نوکر اس جاگیر ہٹی کا ہون حکیم کاشف علی کے اور میرے اتفاق سے کام ہوتا ہے مین بھی مختار عام ہون اور دونونکے اتفاق سے سب کام ہوا کرتا ہے مجھسے مخفی نہ رہتا اگر کچھ دیا لیا جاتا کوئی دوسرا دعویدار وراثت بھی اس جاگیر مین نہین تہا تنہا ایک بیٹا بھوپال سنگہ جاگیر دار دلیپ سنگہ متوفی کا ہی اسوجہ سے کوئی تنازعہ درباب جانشینی و وراثت جاگیر دار متوفی کے نہین تہا گذارہ وغیرہ کی تعداد مین اور ادائے زرچہارم مین جو گفتگو اور عذرات تھے وہ خود حضور سرکار عالیہ کی روبکاری سے طے ہو گیے ہین۔ تو کسواسطے مرزایان یا نائب مال کو کوئی رشوت دیتا مرزایان کا کوئی تعلق ان معاملات سے نہین ہی نہ اونکو کوئی اختیار ہے نہ نایب وزیر مال کو ایسا اختیار دینے لینے جاگیر کا ہی۔ جاگیر بہت مقروض ہے ہم لوگونکی تنخواہین تک چڑہی ہین اسقدر روپیہ کہانسے آتا جو دیا جاتا اور کیون دیا جاتا۔ العبد

نصرت خان بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری۔ دستخط۔ وزیر صاحب بہادر

اظہار سومت رام مہتمم مندر جینیان

نمبر ۳۹ ۔ سومت رام ولد کالورام قوم پروار جینی مذہب عمر تخمیناً ۔۔ سال ساکن قدیم بھوپال پیشہ بزازی نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے کوئی رقم پچاس ہزار روپیہ کی مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کو نہین دیا مجھکو کبھی نوبت سلام کرنیکی بھی مرزایان کو نہین پہونچی نہ میرا کوئی معاملہ مقدمہ اُنکے یہان تہا نہ کوئی دفتر اُنکے حوالہ ہی۔ ہمنے تو پچاس ہزار روپیہ کبھی آنکھ سے بھی نہین دیکھا جب ہمارا مقدمہ دائر تھا ہمنے تو وکیل بھی اجلاس وزارت مین مقرر نہین کیا نہ خرچہ وکیل کا برداشت کیا اصالتاً ہی حضور کے اجلاس مین حاضر ہوئے تھے ہمکو کوئی حکم اجازت بنوانے تعمیر جدید بالائے مندر کا محکمۂ وزارت سے نہین ملا تہا اس عہد وزارت مین اور

عہد وزارت کرنیل وارڈ صاحب بہادر وزیر سابق مین نہ کوئی جدید عمارت بنائی گئی نہ کوئی نالش ہوئی نہ کوئی جزو عمارت مندر کا مسمار ہوا یہ سب باتین جو پمفلٹ کے نمبر ۲ مین لکھی ہین بالکل غلط ہین فقط۔ دستخط سومت رام بخط ہندی پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری ۔ دستخط وزیر صاحب بہادر۔

اظہار بھوگچند چودہری بزازان بھوپال

نمبر ۴۰ ۔ بھوگچند ولد بالچند ساکن خاص بھوپال عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ بزازی قوم برواجینی مذہب نے بحلف مذہبی بیان کیا ۔ کہ مین چودہری کل بازارہائے بھوپال کا ہون مین اُس مندر جینیان کا جسکا ایک درجہ بالائی جدید بنایا گیا تھا اور پھر بحکم سرکار عالیہ مسمار کرایا گیا شریک ہون اور اوسکا حال خوب جانتا ہون مین نے نمبر ۲ پمفلٹ کو جو پڑہا گیا سُنا اُسکا مضمون بہت غلط ہی نہ کرنیل وارڈ صاحب کیوقت مین کچھ بنایا گیا تھا نہ اُسوقت مین کچھ کہودا گیا نہ عہد وزارت حال مین کوئی اجازت ملی تھی نہ کسی نے اجازت طلب کی تھی نہ مرزایان کو یا نایب وزیر مال کو پچاس ہزار روپیہ دیا کچھہ روپیہ دیا گیا ہم پچاس ہزار روپیہ کہان سے پاتے اور کیون دیتے مندر ہمارا بنا ہوا ہی مین بازار کی جانب سامنے مندر کے رہتا ہون ۔ کوئی جینی واویلا نہین کرتا نہ نالان گریان ہین نہ اونکا پچاس ہزار روپیہ کہین کہو گیا ہے نہ اونسے کسینے لے لیا ہے ۔ نمبر ۲۸ پمفلٹ گواہ کو پڑھ کر سُنایا گیا جواب دیتا ہی کہ یہ بات جو پمفلٹ مین لکھی ہی بالکل جہوٹ ہی نسبت فحش و بے عصمت کرنے مستورات شہر کے مرزایان نیک چلن ہین اُنکی عمرین بھی قریب پچاس سال کے ہین ۔ کوئی بات اُنکے خاندان کی بدچلنی کی نہین سُنی نہ دیکھنے مین آئی وہ گھر کا گھر نیک ہے قدیم باشندہ بھوپال ہین ۔

العبد
دستخط بھوگچند بخط ہندی

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری ۔ دستخط ۔ وزیر صاحب بہادر

اظہار حکیم اشرف محمد خان عرف بندی چہوڑ خان

نمبر ۱۴ حکیم اشرف محمد خان عرف بندی چہوڑ خان ولد حکیم محمد یوسف خان قوم پٹھان میرازی خیل عمر تخمیناً ساٹھہ
سال پیشہ طبابت ساکن قدیم شہر بہوپال نے کہا بقول صالح بیان کرونگا اور یہ بیان کیا کہ ابتداءً مرزایان افضل علے
بیگ و عنایت علی بیگ کے دادا مرزا ولی بیگ بہوپال مین آکر مقیم ہوے اونکے ساتہہ مرزا امجد بیگ و کلو بیگ
بھی ہمراہ تھے یہ دونون اونکے پوتے تھے نوکری پیشہ تھے سپاہ گری کی نوکری جانتے تھے مرزا ولی بیگ
یہان رہے اور ہر دو پسران دکن کی طرف بتلاش نوکری گیے اور نظام حیدرآباد کی سرکار مین نوکر ہوئے اکثر
لڑائیان جو حیدرآباد کی ریاست سے اور ٹیپو سلطان و انگریزون سے ہوئین اون مین شریک رہے چند عرصہ کے بعد
دونون بہوپال مین اپنے باپ کے پاس آئے اور نواب راحت گڈہ کی سرکار مین نوکر ہوئے اُسوقت تک
نوکر رہے جب تک کہ بعد وفات نواب صاحب کے اونکی پٹھانی صاحبہ مالک ریاست ہوئین جسوقت سیندہیا نے فوج کشی
راحت گڈہ پر کی اور راحت گڈہ چہین لیا اور بجاے راحت گڈہ کے ایک قصبہ معہ پرگنہ بہٹاری دیا جواب تک
اونکے وارثان کے قبضہ مین ہے اِس عزل و نصب مین اکثر ملازمان ریاست راحت گڈہ سے علحدہ ہوئے
چونکہ راحت گڈہ اوس زمانہ مین بہوپال سے ملحق تھا اور جاگیر نواب سلطان محمد خان برادر نواب یار محمد خان
مین دیا گیا تہا نواب نظر محمد خان صاحب مرحوم نے راحت گڈہ سے طلب کرکے مرزایان امجد بیگ و
وکلو بیگ کو اپنی ریاست مین نوکر رکھا اِس قدر روایت مین نے مورثون سے بطور تاریخی حال کے معلوم کی ہے
اور چونکہ مین بھی میرازی خیل ہون اور میرے نانا و نانی بھی راحت گڈہ مین رہے اور میری والدہ کی بھی پیدایش
راحت گڈہ مین ہوئی تھی اور قرابت بھی نواب راحت گڈہ سے میری ناتہال والون کی تھی یہ حالات
مجھکو اون ہی بزرگون کی زبانی معلوم ہوئے میرے زمانہ ہوش مین جو بچشم خود مین نے دیکھا یہ دیکھا کہ عہد
نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین مرزا امجد بیگ صاحب وکیل ریاست بہوپال اجنٹی سیہور مین رہے اور

مرزا کلو بیگ اکثر عہدہ تحصیلداری پر مامور رہے مختلف مقامون پر اور عہد نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم
مین سے اوسی عہدہ وکالت پر رہے زمانہ نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ مین بھی اوسی عہدہ وکالت پر مقرر رہے
جب سن پیری پہنچا اور ضعف و ناتوانی بہت لاحق ہوئی کام وکالت مین بسبب ضعف کے پورا نہو سکا اوسوقت
نواب سکندر بیگم صاحبہ نے انکی جگہہ منشی بھوانی پرشاد کو مقرر کیا اور تنخواہ بحال رکھی خانہ نشینی مین تاحیات پاتے
رہے تعداد تنخواہ مجھکو یاد نہین ہے ۔ نسبت والدہ مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کے مجھکو اسقدر
معلوم ہے کہ ایک روز مین مولوی سبط احمد مرحوم کی دختر کو جو بیمار تھی بطور حکیم کے دیکھنے گیا تھا بغرض علاج کے
اوسوقت پردے مین جو عورتین تھین ان مین والدہ مرزایان بھی تھین مین نے تعجب سے دریافت کیا کہ آپ
ان سادات سہسوان کے گھر کیسے تشریف لائی ہین جواب دیا کہ ہمارے انکے ناتہ رشتہ ہے مین نے مولوی
سبط احمد سے دریافت کیا کہ آپ سے ان سے کسطرح ناتہ ہے تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ ہمارے شہر
کے رہنے والے ہین اور پٹھان کے بیٹے ہین اور منشی صابر حسین نے جو اوسی جگہہ موجود تھے کہا کہ ان کے
باپ کا نام اکبر خان تھا اوس جگہہ مولوی سبط احمد مولوی جمیل احمد مولوی جلیل احمد منشی صابر حسین موجود تھے ۔
نسبت نمبر (۲۸) پمفلٹ کے مین یہ کہتا ہون کہ یہ بات جو لکھی ہے محض غلط ولغو وسراسر بہتان وافترا ہے
مرزا صاحبان کی کیا مقدرت وکیا رتبہ وکیا شان جو ایک چمار بھنگی یا بلا ہے کی عورت کی طرف بھی نظر بد کرسکین
شریف تو بہت بڑی چیز ہے کیا سب باشندگان شہر بھوپال ایسے بے عزت وبے ننگ ہوگیے ہین کہ مرزا
صاحبان ایسی حرکتین کرسکین یہ سب غلط بات ہے ۔ العبد اشرف محمد خان عرف بندی چھوٹے خان بقلم خود

۱۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری ۔ پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مولوی محمد رضا خان صاحب نائب وزیر فوجداری و دیوانی

نمبر ۲۴ مولوی محمد رضا خان ولد مولوی غلام یحییٰ خان قوم شیخ انصاری عمر تخمیناً ۶۵ سال پیشہ نوکری ساکن
شہر بنارس نے بقول صالح بیان کیا کہ مین پہلے سرکار انگریزی کا نوکر تہا مین نے عہدہ سب ڈویزنل افسری
ضلع جہانسی مقام مئو سے پنشن پائی قریب ڈہائی سو روپیہ کے - میری آخر تنخواہ اوس عہدہ مین چہہ سو روپیہ ہے
لیکن اوس تنخواہ کو پاتے ہوئے پورے پانچ برس نہین ہوئے تھے - مین قریب دو برس سے عہدہ نیابت
وزارت فوجداری و دیوانی پر اس ملک کے مقرر ہون مین نے ۲۲ دسمبر ۱۸۹۱ء کو چارج اس عہدہ کا لیا تھا -
مین نے پمفلٹ کو پڑہا - اس پمفلٹ مین بیشتر مالی و فوجداری مقدمات کا ذکر ہے اور اون مقدمات کی نسبت
لکہا گیا ہے کہ نائب وزیر صاحب بہادر مال یا مرزایان عنایت علی بیگ و افضال علی بیگ نے بدنیتی کر کی فیصلہ کیا یا کرایا مقدمات
مال سے مجھکو کوئی تعلق نہین ہے نہ مین اون مقدمات کے حالات سے کچہہ واقف ہون صرف ایک یا دو مقدمہ
فوجداری کا میرے زمانے مین منجملہ مقدمات محولہ پمفلٹ میرے اجلاس مین ہوئے ہین باقی مقدمات بہی
میرے وقت کے نہین ہین بیشتر کے ہین کچہہ محض میرے بیان کرنے کی ضرورت نہین غالب ہے کہ
اس مدت دو برس مین ہر شخص جو میری کچہری مین آتا جاتا ہے یا جسنے شہر مین سُنا ہو اوسکو بہی یہ بات
معلوم ہوگی کہ مین جملہ مقدمات دیوانی و فوجداری نہایت آزادی کے ساتہہ اپنے ایمان کے مطابق فیصل کرتا
ہون اور مرزا صاحبان کا تو کیا ذکر ہے اگر فی المثل میرا باپ بہی ہو تو مین بمقابلہ ایمان کے اوسکی نہ سنون
میرے متعلق بہ نسبت مقدمات کے صرف اسی قدر تہا جو مین نے عرض کیا مجھکو اور کچہہ بیان کرنا نہین ہے
نہ مجھے اور کچہہ معلوم ہے - العبد محمد رضا نائب وزیر دیوانی و فوجداری

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار خیر اللہ خان رسالدار

نمبر ۳۴ خیر اللہ خان ولد علی خان قوم پٹھان منصورزی عمر تخمیناً ۶۱ سال پیشہ نوکری ساکن خاص شہر بھوپال نے کہا مین ایمان سے بیان کرونگا - بیان کیا - مین نے اپنے بزرگون سے سُنا ہی کہ مرزا ولی بیگ دہلی سے اس ملک مین آئے تھے اونکے ساتہہ دونون پسر میرزا امجد بیگ و مرزا کلو بیگ بھی تھے مرزا ولی بیگ جو نواب یار محمد خان مرحوم کے زمانہ مین آئے تھے ہوشنگ آباد کے قلعہ دار ہوئے تھے اور مرزا امجد بیگ زمانے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین وکیل ریاست مقرر ہوئے تھے اور میرزا کلو بیگ قلعہ دار رائسین بھی رہے اور تحصیلدار بھی رہے مرزا امجد بیگ زمانے سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ تک وکیل ریاست رہے - درباب زنا بالجبر و بے عصمتی عورات و دختران شرفا کے جو پمفلٹ کے نمبر ۲۸ مین بیان لکھا ہی اور پڑہ کر سُنایا گیا ہی وہ بالکل غلط ہے یہ بہتان ہے شریفون کو بھوپال کے الزام لگایا گیا ہے اور جو نسبت والدہ مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے پمفلٹ مین لکھا ہی کہ وہ شملہ سے آئین اور ایک بازاری کسبی تھین یہ بات بھی غلط ہے ہمارے شہر مین یہ رسم ہے کہ کسبیون کو یا کم ذات عورتون کو برابر درجے پر بٹھا کر مستورات معزز خاندان کے اپنے ساتہہ کہانا نہین کہلاتی ہین اگر وہ برابر درجہ کی شریف نہوتین تو جسطرح اب معزز خاندان کی عورتین اپنے ساتہہ برابر درجہ پر بٹھا کر کہانا کہلاتی ہین کوئی شریف عورت ساتہہ نہ کہلاتی اور اگر شرافت مین اونکی مان کے کچھہ فرق ہوتا تو شریفون مین اونکی اولاد کی شادی نہو سکتی وہ ایسی شریف ہین جو اپنی شرافت پر فخر کرتے ہین ۔

العبد
خیر اللہ خان رسالدار سابق بقلم خود - پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری -

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار میربخشی حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ

نمبر ۴۴ میربخشی حافظ محمد حسین خان صاحب بہادر نصرت جنگ سی آئی ای ولد محمد قاسم خان قوم پٹھان قندہاری غلزئی ساکن قدیم خیرآباد حال بھوپال پیشہ نوکری وجاگیرداری عمر تخمیناً ۵۶ سال نے بقول صالح بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ پڑہا میری پیدائش ہندوستان کی ہے مجھکو زمانہ سابق کے حالات سے خبر نہین ہے مین صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری سے اس ملک مین آیا ہون اوسوقت سے جو حال دیکھا ہے بتا سکتا ہون مین نے یہ دیکھا ہے کہ مرزا امجد بیگ والد مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ وکیل ریاست تھے اور مرزا کلو بیگ رائسین کے قلعدار بھی رہے اور تحصیلدار بھی ہماری عورتون کی آمد ورفت ساتھہ مستورات مرزایان کے ہے اور ہم اوسی محلے مین رہتے ہین ہم جانتے ہین کہ مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کی والدہ کم ذات نہین ہین چال چلن مثل شریفون کے ہے جیسا شریفون کا ہوتا ہے۔ نسبت بد انتظامی وبے امنی ومظالم کے جو پمفلٹ مین باتین درج ہین وہ میری سماعت مین کبھی نہین آئین میرے اوپر کبھی بہ اظہار رسوخ محکمہ وزارت مرزایان نے کوئی دباؤ نہین ڈالا۔ مرزایان ونائب مال ومنتظم پولس ومنشی ایزد بخش کی نسبت جو پمفلٹ مین بابت مقدمہ محمد رشید خان کے لکھا ہے وہ غلط ہے محمد رشید خان میرے رشتہ دار ہین اون کی حیثیت پانچ سو روپیہ دینے کی بھی نہین وہ خود قرضدار ہین تو ساڑھے چار ہزار کہان سے دیتے۔ مقدمات قتل وزنا بالجبر کی بابت جو دفعہ ۲۸ مین لکھا ہے مین نے کبھی نہین سُنا میرے ماتحت سوران وملازمان بیڑہ وپلٹن کے لوگ سب ملک مین جا بجا تعیناتی پر رہتے ہین اور تبدیلی بھی ہوا کرتی ہے مجھکو ذریعہ ملنے ایسی خبرون کا ہے۔ مین ایام غدر ۱۸۵۷ء مین اس ریاست کا نوکر تہا اور مین نے بحکم سرکار بھوپال تمام لڑائیون مین جو بمقابلہ ریاست یا انگریز صاحبان کے ہوئین جان بازی کی اور خیرخواہی مین تین گانون بطور جاگیر کے پائی خلعت وتمغہ طلائی وخطاب سرکار بھوپال سے پایا اور انگریزی سلطنت سے بھی خطاب سی آئی ای کا معہ دو تمغہ کے ملا اوسوقت مین نائب بخشی

تہا اب مین میر بخشی فوج کا ہون یعنی کُل فوج بہوپال کا کمانڈر انچیف ہون - مین نے پمفلٹ کو جو پڑہا گیا ہے سُنا اور مین اوسمین کوئی بات یا اصل نہین پاتا -

ڈیڑہ کرور روپیہ کی بابت جو پمفلٹ کے نمبر ۴۲ مین ذکر ہے یہ جہوٹ ہے ڈیڑہ کرور روپیہ کا مال کہان سے آتا چالیس پچاس ہزار روپیہ سال کی آمدنی میان فوجدار محمد خان کی تہی اور خرچ بھی اُجلا رہتا تھا - بعد وفات میان موصوف کے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے خود اُنکے دونون پسران میان یار محمد خان و میان فیض محمد خان پر ترکہ تقسیم کردیا تہا اور میان فیض محمد خان کے مرنے پر اونکا مال نواب قدسیہ بیگم صاحبہ نے خود نیلام کرکے قرض خواہان کو تقسیم کردیا تہا میان فیض محمد خان و میان یار محمد خان اس قدر زمانہ حیات مین نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے مقروض ہوگیے تھے کہ نواب بیگم صاحبہ نے اون کا قرض ایک مرتبہ خود ادا کیا تہا پہر دوبارہ جاگیر میان یار محمد خان صاحب کی قرق کی تہی ایک مرتبہ جاگیر میان یار محمد خان کی قرضہ مہاجنان مین قرق ہوئی تہی پس ڈیڑہ کرور اگر میان یار محمد خان کو ترکہ مین ملا ہوتا اور موجود ہوتا تو ایسے وقت مین کیون نہ نکالتے اور کیون تکلیف و بے عزتی کیون گوارہ کرتے دوسرے ڈیڑہ کرور روپیہ کا مال کوئی شخص ایسی طرح نکال کر لیجاے کہ شہر بہر کو خبر نہو کس طرح ممکن ہے - العبد بخشی محمد حسن خان -

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری - دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار غلام محبوب خان مہتمم کارخانجات ریاست

نمبر ۵۴ غلام محبوب خان ولد شادی خان قوم پٹہان کا عمر تخمیناً ۶۰ سال پیشہ نوکری سکونت خاص بہوپال مین سچ کہون گا - مین نے پمفلٹ جو پڑہا گیا سنا ہے - مرزا صاحبان کی نسبت جوڑنا بالجبر و بے عصمتی کرنی عورات کا بیان پمفلٹ مین لکہا ہے وہ غلط ہے اور جو اونکے ذلیل ہونے کا بیان لکہا ہے وہ بھی

غلط ہے ہمنے اُنکے باپ کو دیکہا وہ وکیل ریاست تھے اور بہت معزز رہے بیگم صاحبہ قدسیہ مرحومہ کے زمانے مین رہے نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم کے زمانے مین بھی وکیل ریاست رہے اور نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ کے زمانے مین بھی چند سال تک وکیل رہے بہر اونکی پنشن ہوگئی تھی تا حیات پاتے رہے ہمارے گہر کی عورتون کی آمد و رفت بھی مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کے گہر مین ہے مرزا امجد بیگ مرحوم کے وقت سے ہی وہ بھی اس شہر کے رہنے والے ہین اور ہم بھی شہر کے رہنے والے ہین شریفون کا جیسا چال چلن ہوتا ہے ویسا ہی اونکے گہر کا ہے شادی بیاہ شریفون مین ہوتا ہے۔ منشی حسین خان مرحوم کا جو ذکر خیر خواہی برٹش گورنمنٹ کا ذکر بابت ایام غدر کے پمفلٹ مین لکہا ہے وہ جہوٹ ہی دو چار شُہدون نے ملکر لکہوایا ہوگا۔ منشی حسین خان کبھی کسی لڑائی مین غدر کے شریک نہین ہوئے نہ کوئی ایسا کام نمایان کیا وہ گاتے بجاتے تھے خوش کر کے رئیس سے لیتے تھے لیکن لڑائیون مین بخشی متو خان صاحب مرحوم جو پہلے رسالدار تھے حافظ محمد حسن خان نائب بخشی جو اب میر بخشی ہین اوسوقت نائب بخشی تھے اور بخشی مروت محمد خان افسر کُل تھے شریک جنگ رہے مین بھی ہمراہ بخشی مروت محمد خان صاحب کے تھا اور صاحبان انگریز بہادر کو لینے کیواسطے اور پہنچانے کیواسطے جب فوج ہوبال بہیجی گئی تھی تب بھی مین ساتہہ تھا منشی حسین خان مرحوم نہین تھے صرف کہانا ڈبل روٹی وغیرہ سامان ڈالی لیکر زیر بدا پر اس جانب کو منشی حسین خان مرحوم مرسلہ سرکار سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ بہیجے گیے تھے یہی خیر خواہی قرار دی لی جاوی تو جو کچہہ ہو۔ مین میان فوجدار محمد خان صاحب مرحوم سے خوب واقف ہون۔ مین نے بحکم سرکار میان فیض محمد خان مرحوم کی تعلیم گہوڑے پر چڑہنے کی کی تھی۔ جب تقسیم ترکہ میان فوجدار محمد خان مرحوم کی وفات پر ہوئی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے خود کی تھی بعد اوسکے دونون پسران اونکے میان فیض محمد خان مرحوم و میان یار محمد خان مقروض ہوگیے تب قرضہ اونکا نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے ادا کیا اور پہر میان فیض محمد خان

مرے تب اونکی جایداد بھی سرکار عالیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے نیلام کرکے قرض خواہان کو ادا کیا۔

میان فیض محمد خان و میان یار محمد خان دونون بہت مصرف تھے اس سبب سے جو ترکہ پدری مین پایا تھا اڑا دیا اور مقروض ہوگیے۔ میان یار محمد خان کی جاگیر بھی قرق ہوئی مدت تک قرق رہی اور اب تک وہی حال مقروضی کا ہے۔ اگر ڈیڑہ کرور روپیہ اونکے گھر مین ہوتا تو کیون ایسی تکلیفین اوٹھاتے۔ ڈیڑہ کرور روپیہ کا بیان بالکل غلط ہے اور یہ ممکن نہین ہے کہ ایسا ڈیڑہ کرور روپیہ کا مال مخفی طور پر نکل سکتا اور کوئی لے سکتا۔

گواہ نے کہا کہ میرے داہنے ہاتھہ مین چوٹ ہے اس سبب سے اسوقت دستخط نہین کرسکتا مہر پر اکتفا ہے۔ العبد مہر غلام محبوب خان۔

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری۔ دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید محمد یقین تہانہ دار سابق

نمبر ۱۶ ہم محمد یقین ولد سید محمد معین عمر تخمیناً ۳۵ سال ساکن تکیہ شاہ اعلم اللہ صاحب واقع سواد رائے بریلی قوم سید حسینی الحسینی بحلف مذہبی بیان کیا کہ مجھہ سے کوئی روپیہ تعدادی پانچ سو روپیہ یا کسی قدر سید بدر الحسن صاحب منتظم پولیس نے نہین مانگا نہ مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ نے مانگا نہ اس وجہہ سے میرا عہدہ گھٹایا گیا مین پہلے پچیس روپیہ ماہانہ پاتا تھا اب بھی وہی پاتا ہون صرف عہدہ تہانہ داری سے اہلمدی محکمہ معین صدر الصدوری پر میری تبدیلی ہوئی ہے۔ العبد سید محمد یقین بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری۔ دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار حکیم محمد رشید خان سابق تحصیلدار رائسین

نمبر ۴۷ حکیم محمد رشید خان ولد محمد گل خان قوم پٹھان یوسف زئی جسکا ایک طبقہ اوتمان زئی بولا جاتا ہے متوطن
خالص پور ضلع لکھنو ملک اودہ عمر تخمیناً ۵۵ سال پیشہ نوکری - مین ایمان سے بیان کرون گا مین نے مرزایان
یا نائب وزیر صاحب بہادر مال یا منشی ایزد بخش یا منتظم صاحب پولس کو ایک کوڑی بھی نہین دی اگر پمفلٹ
کا لکھنے والا سچا ہوتا تو کیون حاضر ہو کر حلف نہ اٹھاتا کچھہ ثبوت نہ دیتا یہ مضمون مندرجہ پمفلٹ جھوٹ
ہے بہتان ہے - مرزایان نے مجھسے کبھی یا کوئی چیز کبھی نہین منگوائی نہ مجھپر اونکا کوئی دباؤ تھا - غلہ بر
کسر کوئی میری تحصیلداری کے زمانے مین مرزایان نے نہین لی نہ غلہ خریدا جاو سپر کوئی کسر لے سکتے -
مین حکیم افسر الاطبا کا رشتہ دار ہون میری بابت حکیم صاحب نے ایک درخواست تقرر کی سرکار مین بھیجی تھی وہ
وزارت العالیہ مین واسطے تجویز تقرر کی آئی تھی تب حسب منشاء سرکار عالیہ مجھکو خدا بورہ کی تحصیلداری ملی تھی
اوسکے بعد مین رائسین مین تبدیل کیا گیا مین مرزایان کو جانتا بھی نہین تھا جب میرا تقرر ہوا ہی نائب وزیر صاحب
بہادر مال کو بھی نہین جانتا تھا - العبد محمد رشید خان بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مس نیبل صاحبہ لیڈی ڈاکٹر و ہیڈ ماسٹر مدرسہ نسوان

نمبر ۴۸ مس نیبل صاحبہ بنت پادری نیبل صاحب یورپین لیڈی ڈاکٹر شفاخانہ موسوم لیڈی ڈفرن ہسپتال
سیول سرجن ایم ڈی و ہیڈ ماسٹر لیڈی لینسڈون ٹیچرنگ اسکول بھوپال - ہمنے کسیقدر پمفلٹ کو پڑہا
نمبر ۲ پمفلٹ ضیاء الحق کا ہمنے خاص کر پڑہا - ہمنے کبھی ایسا بیان جو پمفلٹ مین لکھا ہے کسی سے
شہر بھوپال مین نہین سنا حالانکہ ہم مستورات کا علاج کرنیکو شریفون کے زنانہ گھرون مین جاتے ہین اور

ہمارے پاس مستورات شفاخانہ مین علاج کو بھی آتی ہین - جیسا کہ پمفلٹ مین واویلا مچا ہونا شہر مین نسبت بدافعالی وزناکاری دونون مرزایان کے پمفلٹ مین لکھا ہے اگر ایسا واویلا ہوتا تو مین بھی ضرور سنتی لیکن ہمنے نہین سُنا - دستخط نیبل صاحبہ لیڈی ڈاکٹر بخط انگریزی -

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار پنڈت خوشحال داس جوشی سول سرجن

نمبر ۴۹ پنڈت خوشحال داس جوشی ولد کرشنا جی قوم برہمن عمر تخمیناً ۳۳ سال پیشہ نوکری ساکن کاٹھیاواڑ نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین اسسٹنٹ سیول سرجن بہوپال کا ہون جو انچارج سیول سرجن ریاست بہوپال کا کام کرتا ہون آٹھہ نو سال سے مین شروع ۱۸۸۶ء عیسوی مین آیا تھا مین نے انگریزی پمفلٹ پڑہا جو ضیاء الحق کے نام سے مشتہر ہوا ہے - پمفلٹ مین جو مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کا آنا عہد وزارت حال مین درج کیا گیا ہے یہ بات غلط ہے وہ عہد وزارت کرنیل وارڈ صاحب بہادر مین موجود تھے مین نے نمبر ۲۸ پمفلٹ کو پڑہا چونکہ مین سیول سرجن بہوپال اسٹیٹ کا ہون اوس حیثیت سے ہر ایک مقدمہ قتل مین نعش کے دیکھنے کا مجھکو اتفاق ہوتا ہے اور میرے سوا کوئی دوسرا سرٹیفکیٹ نہین دیسکتا اس سبب سے مین کہہ سکتا ہون کہ کوئی مقدمہ ایسا میرے سرٹیفکٹ کی کتاب مین آج تک درج نہین ہے جسمین کوئی بھی ذکر خون کرنے کا نسبت مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ یا اونکی اولاد کے درج ہو بس مین اس بیان کو جہوٹا سمجھتا ہون - مین شہر کے عام وخاص ہر طرح وہر قسم کے باشندہ زن کا علاج کرتا ہون جو شفاخانہ مین آتے اور جو مرد خواہ عورت اپنے گھر مین مجھکو بلاتی ہین لیکن مین نے کسی سے کبھی ایسی بات نہین سنی مرزاؤن کے واسطے جو پمفلٹ مین بابت زنا بالجبر وبے عصمت کرنے شریف زادیون کے لکھا ہے -

اگر ایسا واویلا مچا ہوتا جیسا پمفلٹ مین لکہا ہے تو مین بہی ضرور سن لیتا - دستخط پنڈت خوشحال داس ڈاکٹر بخط انگریزی پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر -

اظہار ہزاری مل جینی

نمبر ۵ ہزاری مل ولد جواہر مل قوم سراوگی جینی عمر تخمیناً ۵۰ سال ساکن ٹونک پیشہ دوکانداری بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ۲۲ سال سے بہوپال شہر مین دوکان کرتا ہون ہنڈی چٹہی لین دین کا کام جاری کیا ہے نمبر ۹ پمفلٹ مین جو مضمون لکہا ہے اور مجہکو پڑہ کر سنایا گیا وہ بالکل غلط ہے مرزایان سے معاملہ کو کچہہ واسطہ نہین ہے نہ ہمنے کوئی روپیہ تعدادی پانچ ہزار مرزایان کو دیا نہ سیٹہانی نے کوئی حبّہ دیا سیٹہانی کے پاس اگر روپیہ ہوتا کچہہ جایداد ہوتی تو اوسکا مکان پونے چہہ سو روپیہ مین کیون نیلام ہوجاتا مقدمہ عدالت ہاے معین صدر المہامی وصدر الصدوری دو نون جگہہ دیوانی وفوجداری دایر ہے ایک طرف سے مولوی احسان حسین وکیل ہین یعنی سیٹہانی کی طرف سے اور دوسری طرف سے یعنی میری جانب سے احمد حسین وکیل ہین اور قمر الدین وکیل ہین - مقدمہ فوجداری مین اس بات کا ہے کہ سیٹہانی میرے اوپر دعوی کرتی ہے کہ مین نے دفینہ کہود لیا اور دیوانی مین یہ دعوی سیٹہانی نے کیا ہے کہ مین نے کل مکان پر دخل کر کے بنوا لیا - حالانکہ نصف کا خریدار ہون -

کوئی مقدمہ اب تک فیصلہ نہین ہوا مجہہ سے کبہی کام مرزا صاحبان سے نہین پڑا لیکن بازار مین عام طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اونکا چال چلن اچہا مہاجنی ہے جس شخص سے وہ روپیہ مہاجنی طور پر کبہی منگاوین تو جیسے آپسمین مہاجن لین دین کرتے رہتے ہین اونکے ساتہہ بہی مہاجن لوگ ویسا ہی برتاؤ کرتے ہین اگر مجہہ سے مہاجنی طور پر منگاوین تو مین بہی اونکے اعتبار پر دے دون مقدمہ دفینہ کا قریب دس ہزار نوسے نواسی کے ہے -

نسبت مندر جینیون کے جو جھگڑا ہوا ہے وہ ہم لوگون نے خوبصورتی کے واسطے گمزیان بنائی تھین وغیرہ مذہب والون نے اور مسجد والون نے عداوت کرکے نالش کی اور توڑوادیا ہے کرنیل وارڈ صاحب کے وقت مین نہ کبھی کوئی عمارت مندر پر بنائی گئی اور نہ توڑوائی گئی - حال کی وزارت مین یہ جدید تعمیر ہوئی تھی نمبر ۲ پمفلٹ مجھکو پڑھکر سنایا گیا سب غلط ہے پچاس ہزار روپیہ یا چھدام تک نہین دیا گیا نہ کوئی نالان گریان ہے کہ پچاس ہزار روپیہ کھو گیا ہے نمبر ۴ بھی غلط ہے ہم اوسی محلّے مین پانچ مکان کے فاصلہ سے رہتے ہین جہان مرزایان رہتے ہین اونکا چال چلن اچھا ہے اور زناکاری اور بے عصمت کرنے عورتون کا بیان جھوٹا ہے - دستخط ہزاری مل بخط ہندی

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری قدسی - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مولوی عبد الباقی سہسوانی

نمبر ۱۵ مولوی عبد الباقی ولد سراج احمد قوم سید نقوی عمر تخمیناً معہ ۳۷ سال ساکن سہسوان ضلع بدایون پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ ہمارے گھرون مین مستورات کے پاس آمدورفت والدہ مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کے رہتی ہے اور ہمارے گھر کی عورتین بھی گھر مین مرزایان کے اونکی والدہ کے پاس جایا کرتی ہین اس وجہ سے کہ مرزایان کی والدہ رہنے والی سہسوان کی ہین ابتدا مین جب ملاقات مستورات سے ہوئی جو پتہ نشان اپنے خاندان و پدری گھر کا سہسوان کے محلون مین سے اون ہی نے دیا وہ ٹھیک ٹھیک تھا اور اونکے پدری خاندان کے لوگ میرے دادا کے اور پردادا کے مرید بھی رہے ہین اسوجہ سے بھی واقفیت ہے اونکے باپ کا نام اکبر خان تھا وہ پٹھان تھے مستورات مین کھانا پینا سب ایک ساتھ ہوتا ہے ہم اونکو اشراف سمجھتے ہین فقط - العبد عبد الباقی بخطہ -

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳- جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار غلام مہدی خان پنشن دار

نمبر ۲۱۵ غلام مہدیخان ولد طالع ور خان قوم پٹہان داؤدزئی عمر ۔۔۔ ساکن بہوپال خاص پیشہ سپاہ گری مین سرکاری نوکر ہون ایکون مین بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ پڑہا ہے مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کی نسبت جو تذلیل کے مضامین لکھے ہین وہ غلط ہین - مین واقف ہون کہ اونکے دادا مرزا ولی بیگ دہلی سے بہوپال مین آئے اونکے ساتھہ دونون پسر بھی تھے - مرزا امجد بیگ و مرزا کلو بیگ عہد نواب یار محمد خان ولد نواب دوست محمد خان کا تھا - نواب یار محمد خان نے ولی بیگ کو ہوشنگ آباد کا قلعدار مقرر کیا - اوس زمانہ مین ہوشنگ آباد معہ سیونی ریاست بہوپال مین شامل تھا - مرزا امجد بیگ و کلو بیگ حیدرآباد دکن کو چلے گیے اور وہان رسالہ یکون مین رسالہ دار مقرر ہوئے - اور جب جرنیل مالکم صاحب و ٹیپو سلطان سے لڑائی ہوئی ہے اوس معرکہ مین لڑے - بعدہٗ مرزا ولی بیگ نے اپنے پسران کو اِس ملک مین طلب کر لیا - عہد قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین مرزا امجد بیگ عہدہ وکالت پر مقرر ہوے - اور مرزا کلو بیگ راے سین کے قلعدار ہوے وہ تحصیلدار بھی رہے - عہد نواب جہانگیر محمد خان مین جب لڑائی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ سے ہوئی تب مرزا امجد بیگ ڈیوڑہی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین کاندار ہو گیے تھے - پہر نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم کے عہد مین مرزا امجد بیگ وکیل ریاست اور مرزا کلو بیگ تحصیلدار سیہور ہوے - نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ کے عہد مین بھی وکیل رہے ضعیفی مین پنشن پائی - ہم سے اور مرزایان سے قرابت ہے میرا بہتیجا غلام قادر خان دختر مرزا افضال علی بیگ کے ساتھہ بیاہا گیا ہے - اور بزرگون کے وقت سے بھی قرابت چلی آئی ہے - اِس سبب سے ہم اونکو شریف القوم جانتے ہین

اونکی والدہ بھی شریف ہین اگر وہ شریف نہوتین تو شریفون سے اونکی اولاد کا شادی بیاہ نہوسکتا۔ چال چلن مرزایان کا اچھا ہے جو الزامات زنا بالجبر و بے عصمت کرنے عورتون کے اون پر لگائے گیے ہین اور پمفلٹ مین درج ہوے ہین سب غلط ہین یہ بدمعاشون کا کام ہے فقط العبد غلام مہدیخان

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا – ۱۳ – جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار ناصرخان مستاجر

نمبر ۵۲ ناصرخان ولد سید خان قوم پٹہان بنگش حنفی مذہب عمر تخمیناً ۵۰ سال ساکن نبانیان پرگنہ اسلام نگر ملک بہوپال نے بحلف بیان کیا کہ مین مستاجر نبانیان و ٹرکہیڑہ حسن وسرار و باٹیر و پیلیا و ہونیا کا ہون یہ دیہات دیہی پورہ و دیوان گنج و اسلام نگر و نظیر آباد چار پرگنون مین ضلع شمال کے واقع ہین تخمیناً سترہ ہزار سے اونیس ہزار تک زر مالگزاری سرکار کو دیتا ہون – مقدمہ نمبر ۵ مندرجہ پمفلٹ محض غلط مین نے کسی سپاہی کو قتل نہین کیا نہ دیوان گنج مین کوئی واردات ہوئی موضع سرار مین میرے ایک سپاہی نے اپنا گلا اپنے ہاتھہ سے کاٹ لیا جبکہ وہ رنج مین مبتلا تہا اس سبب سے کہ اوسکے ذمہ تغلب نکلا تھا مقدمے کا فیصلہ اسطرح ہوا تھا کہ قاضی صاحب و مفتی صاحب کے فتوے پر حکم آخر سرکار عالیہ نے صادر فرمایا تہا دو مرتبہ موقع کی تحقیقات ہوئی ایک مرتبہ منتظم صاحب پولیس نے تحقیقات کی دوبارہ خود صدرالمہام صاحب نے موقع پر جاکر تحقیقات کی بروقت تحقیقات کے مین حوالات مین تہا گانون مین جانے بھی نہین پایا تہا مین نے کسی کو کوئی روپیہ نہین دیا نہ کسی نے مجھہ سے مانگا اگر کوئی مانگتا تو بھی مین نہ دیتا کیونکہ مجھکو کوئی خوف نہین تھا نہ مین نے کوئی جرم کیا تہا بلکہ مجھہ سے میرے وکیل مولوی احسان حسین نے حلف

لیا تھا اِس بات کا کہ مین کسی کو کوئی حبہ رشوت مین نہین دونگا اور مولوی صاحب نے کہا تھا کہ اگرچہ اور
مقدمات مین مجھہ سے محنتانہ برابر لیتے ہین مگر اِس مقدمے مین کچھہ نہ لینگے ۔ نسبت نمبر ۲۵ پمفلٹ کے
مین یہ بیان کرتا ہون کہ مین نے چارون محالون مین کسی سے ایسا تذکرہ نہین سُنا اور نہ مین نے کچھہ دیا نہ
کسی مستاجر نے کچھہ دیا اگر کوئی مستاجر دیتا یا عام طور پر ایسا مطالبہ کیا جاتا تو ضرور مشہور ہوتا اور مین اپنی چارون
محالون مین بھی سُنتا اور بھوپال مین اور مستاجرون سے بھی ملاقات ہوا کرتی ہے اون سے بھی مجھکو یہ
خبر معلوم ہو جاتی نہ مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ نے کچھہ لیا نہ نائب مال نے لیا ۔ میری پیدائش
اسلام نگر کی ہے میرے والد علاقہ پیشاور التورزی متعلقہ کوہاٹ سے بھوپال مین آئے تھے جب سے
یہان سکونت اختیار کر لی ہے مین مرزایان کو جانتا ہون جب سے مین نے ہوش سنبھالا ہے اونکا چال چلن اچھے
شریف آدمیون کا سا ہے نسبت نمبر ۲۶ کے میرا یہ بیان ہے کہ مین نے مرزایان یا نائب وزیر صاحب
بہادر مال کو نہ غلہ دیا نہ غلّے کی کسر دی نہ تحصیلداران نے بابت کسر کے جو فی مانی ۸ر پمفلٹ مین لکھا ہے
مجھہ سے کسی نے مانگا نہ مین نے دیا نسبت نمبر ۶ کے مین اسقدر جانتا ہون کہ احسان اللہ سپاہی
اپنی موت قضائے الٰہی سے مر گیا کسی نے اوسکو مار پیٹ نہین کیا احسان اللہ ایسا سپاہی نہین تھا کہ اوسکو
کوئی مار پیٹ کر سکتا وہ بڑا بہادر تھا اگر کوئی اوسکو مارنا چاہتا تو وہ مقابلہ کرتا احمد یار خان اوسکے بھائی نے کبھی
ارادہ دعوے کا کسی پر نہین کیا کیونکہ اگر اوسکے بھائی کو کوئی مارتا اور وہ اوس صدمے سے مرتا تو دعوے
ہوتا ۔ العبد ناصر خان بخط ہندی ۔

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۱۴ ۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید امداد حسین منصب دار

نمبر ۳۵ امداد حسین باپ کا نام ولایت حسین قوم سید رضوی عمر تخمیناً ۵۵ سال ساکن بھوپال پیشہ کاشتکاری۔ پہلے نوکر تھا بحلف مذہبی بیان کیا کہ میرے والد بانس بریلی کے رہنے والے تھے وہ بھوپال آئے تھے اور میری پیدایش تو دموہ ممالک متوسط کی ہے لیکن تئیس ۲۳ سال سے بھوپال مین سکونت اختیار کر لی میری شادی تو اپنے مامون کی بیٹی سے ہوئی جنکا نام ارشاد علی ہے لیکن ایک عورت بھوپال مین بذریعہ نکاح کے گھر مین ڈالی تھی مین نے اوسکو طلاق دیدیا چونکہ اوس سے بدمزگی ہوگئی تھی یہ طلاق مین نے اپنی خوشی سے دیا مرزا افضال علی بیگ نے یا کسی اور شخص نے مجھپر دباؤ نہین ڈالا طلاق نامہ بھی لکھا گیا منشی سعد اللہ کے مکان مین پھر اوسکی تصدیق محکمہ قضا مین کرادی تھی مین نے نمبر ۱۲ پمفلیٹ کا جو پڑہا گیا ہم سُنا یہ واہیات لکھا ہے مضمون صحیح نہین ہے۔ میری اور مرزا صاحب کی کوئی کاوش نہین ہے جیسا مین پہلے اون سے ملتا تھا اب بھی ملتا ہون نہ مرزا صاحب کو مجھہ سے کوئی کاوش ہے مجھہ سے ایک مرتبہ الہ جلایا مستری نے البتہ ایک ہزار روپیہ کا تذکرہ کیا تھا بشرط طلاق دینے کے مین نے اوس سے کہا کہ مین اسکی کوئی ضرورت نہین سمجھتا مین خود ہی اوس عورت کو طلاق دینا چاہتا ہون یہ سب قصّہ مسماۃ بسم اللہ کا ہے۔ اب وہ مرزا افضال علی بیگ کے نکاح مین ہے یہ اونکی دوسری زوجہ ہے۔ یہ معاملہ چار پانچ برس کا ہے۔

العبد
امداد حسین عفی اللہ عنہ بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید محمد نیاز احمد قادری

نمبر ۴۹ سید نیاز احمد ولد پیر تاج الدین عمر تخمیناً ۳۸ سال قوم سید ساکن بھوپال پیشہ دعاگوی ہمارا
خاندان قادریہ ہے اِس ملک کے لوگ ہمارے خاندان مین مرید ہوتے ہین ہمارے مورث خاندان شاہی
مرزائی خیل کے پیر رہے ہین نمبر ۵ پمفلٹ جو پڑھا گیا مین نے سنا یہ مضمون بالکل جھوٹا ہے ہم پیرزادے ہین
ہمکو سب لوگ نذر دیتے ہین ہمنے آج تک کسی کو کچھ نہین دیا نہ ہمسے کوئی لے سکتا ہے نہ ہمسے کسی سے اس
قسم کا ذکر آیا نہ ہمکو مرزا صاحبان کے یہان جانے کا کبھی اتفاق ہوا سب لوگ ہمارے ہی گھر آتے ہین پنچایت
بلاشک ہوئی تھی اوسمین بنجانب ہمارے میان اکبر محمد خان صاحب جاگیردار وکپتان سردار حسین خان صاحب
پنچ تھے اور ہماری پھوپی صاحبہ کی جانب سے مرزا صاحبان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ پنچ تھے
اور مفتی صاحب سرپنچ تھے جو فیصل نامہ سرپنچ صاحب نے بھیجا تھا اوسکی منظوری عدالت وزارت سے ہوئی
تھی نسبت چال چلن مرزا صاحبان کے ہمنے اون تمام لوگون سے جو ہمارے گھر آتے ہین ہمیشہ تعریف ہی
سُنی کبھی کوئی بدچلنی کی بات نہین سُنی نمبر ۲۸ پمفلٹ مین جو مضمون لکھا ہے اوسکی نسبت گواہ نے نہایت
جوش مین آکر کہا کہ یہ مضمون تو غلط ہے لیکن اگر اوسکا لکھنے والا اسوقت حضور کے اجلاس کے سامنے
حاضر ہوتا یا حضور سرکار عالیہ دام اقبالہا کے حضور مین حاضر ہوتا تو بھی ہم اپنی جان نثاری دکھا دیتے کہ اون
شریفون کی نسبت عام الزام جھوٹا لگایا ہے اگر مرزا صاحبان ایسی حرکتین کرتے تو ہم لوگ اونکو زندہ
نہ رہنے دیتے۔ العبد سید محمد نیاز احمد قادری بقلم خود

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۴ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر
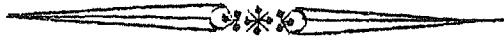
اظہار سید محمد یحییٰ قادری

نمبر ۱۵ محمد یحییٰ قادری ولد سید محمد عرف ممدوح میان قوم سید عمر تخمیناً لعہ سال ساکن بھوپال پیشہ پیری مریدی نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ پمفلٹ مین جو بہ نمبر ۲ لکہا ہے وہ محض غلط ہے ہمشیرہ پیر عباس صاحب مرحوم میری والدہ ہین کوئی حصہ ہمنے کسی کو نہین دیا والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا تھا اور ہمارا نام مقدمے مین بوراثت قائم ہوگیا تھا ہمنے خود پیروی کی ہے مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ پنچ تھے یہ لوگ خود ہمارے گھر پر آتے ہین اور نذر بھی دیتے ہین ہمارا خاندان قدیم پیرزادون کا ہے نہ ہمسے کسی بھوپال کے کسی اہلکار نے رشوت لی نہ ہمنے کسی کو دی سب لوگ ہماری تعظیم کرتے ہین اور نذر کرتے ہین ۔ نسبت چال چلن مرزایان کے ہمارا یہ بیان ہے کہ اونکا چال چلن شریفون کا جیسا ہونا چاہیئے ویسا ہے شادی بیاہ مین اون کے گھر کی مستورات ہمارے گھرون مین آتی ہین اسی طرح ہمارے خاندان کی مستورات اونکے گھر نہین جاتی ہین نمبر ۲۸ پمفلٹ مین جو مضمون لکہا ہے اوسکی نسبت ہمارا یہ جواب ہے کہ شرفاے شہر کی بڑی توہین وبیعزتی پمفلٹ کے لکھنے والے نے کی ہے آسمین سرکار کو سخت تدارک اوسکا کرنا چاہیئے اور شرفا کا تو بڑا درجہ ہے اگر ادنی سے ادنی رعیت رزیل کے ساتھہ بھی مرزایان ایسی حرکتین کرتے تو وہ اب تک زندہ نہ رہ سکتے ہمکو سخت صدمہ ہوا ہے اِس مضمون کے پڑہنے سے ۔

العبد
محمد یحییٰ قادری

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۱۴ ۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید محمد یوسف خان فرزند محمد اسحٰق خان

نمبر ۱۶ محمد یوسف خان ولد محمد اسحٰق خان قوم پٹہان یوسف زئی عمر تخمیناً ع۳ سال ساکن بھوپال پیشہ

نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ میرے والد دہلی کے رہنے والے تھے وہان سے بہوپال آئے

میری پیدایش بہوپال کی ہے میرے والد مہتمم تعمیرات ریاست تھے پمفلٹ مین جو ذکر بہ نمبر ۱۴ درج ہے

اوس سے مجھکو کچہہ بھی واقفیت نہین ہے ماہ رجب ۱۳۱۰ھ مین میرے والد نے وفات پائی میرے

واسطے سرکار عالیہ نے تیس روپیہ ماہانہ مقرر کردیا ہے بلقب نائب تعمیرات کے لیکن کوئی خاص

کام اب تک سپرد نہین ہوا میرے پاس چار گانون مستاجری مین ہین قصبہ اسلام نگر و برکہیڑی حجام واقع پرگنہ

اسلام نگر۔ کولو کہیڑی پرگنہ حضور تحصیل چبولا پرگنہ دیوان گنج۔ نمبر ۲۵ پمفلٹ مین جو مضمون لکھا ہے وہ بالکل

غلط ہے مجھسے تو نہ کسی نے مانگا نہ مین نے دیا مین تین پرگنے مین دیہات مستاجری رکھتا ہون مرزایان

افضال علی بیگ عنایت علی بیگ یا نائب وزیر صاحب بہادر یال نے مجہہ سے کسی حیلہ یا طریقہ سے بھی

کوئی روپیہ نہین لیا میرے گانون مستاجری مین برقرار ہین نمبر ۲۶ مین جو نسبت غلّہ قسط چہارم کے لکھا ہے

فی مانی دو روپیہ مستاجرون سے وصول کرنے کا وہ بھی غلط ہے جو شخص غلّہ دینا چاہتا ہے خوش خرید

نرخ بازار کے حساب سے دیتا ہے جو نقد روپیہ دینا چاہتا ہے اوس سے نقد لیا جاتا ہے چنانچہ مین نے

آج تک نقد ہی دیا ہے اور مجہہ سے کوئی رقم کسر فی مانی غلہ کے حساب سے تحصیلداران نے وصول نہین کی

نہ طلب کی۔ العبد محمد یوسف بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار یار محمد خان

نمبر ۵۷ یار محمد خان ولد احمد اللہ خان قوم پٹہان نواب خیل عمر تخمیناً ۶۰ سال پیشہ نوکری ساکن بہوپال

خاص سے نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ احسان اللہ میرا چھوٹا بہائی حقیقی تھا وہ مرگیا اوسکے کچھہ اندرونی چوٹ جسم مین تھی اوسکا مین کسی پر دعوی نہین کرتا مین نے اللہ پر چھوڑ دیا مجھکو کسی شخص عملہ وزارت یا پولیس یا فوجداری نے دعوی کرنے سے باز نہین رکھا لیکن مین نے خود ہی دعوی نہین کیا شادی کے زمانہ مین گھر سے تو تندرست گیا تھا لیکن جب واپس آیا ہے اوسکے بعد آکر پڑ ہا دس بارہ روز بعد مرگیا - مین چونکہ نالشی یا فریادی نہین ہون کوئی ثبوت نہین دے سکتا مین اب بھی نالشی نہین ہون مین ملازم سرکاری سواران سرخ وردی مین تھا وہان سے قریب پانچ سال کے ہوا کہ نوکری چھوڑ دی اب مین ملازم میان لطیف محمد خان و میان مجید محمد خان کا ہون بارہ ؏ روپیہ ماہانہ مجھکو ملتا ہے مصاحبت مین رہتا ہون اور پہلے کچھہ تجارت بھی کرتا تھا اب مین نے وہ بھی چھوڑ دی ہے کچھہ تھوڑا لکھہ پڑھ سکتا ہون -

العبد
بقلم یار محمد خان

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۴ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار فیاض حسین خان برادر زادہ منشی حسین خان مرحوم

نمبر ۵۰ فیاض حسین خان ولد دیانت خان قوم افغان درانی عمر تخمیناً ۲۷ سال ساکن بھوپال پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ اردو کا پڑہا ہے منشی حسین خان مرحوم کا بھتیجا ہون نمبر ۱۶ پمفلٹ مین جو ذکر ہے اوسکی اصلیت یہ ہے کہ منشی حسین خان مرحوم میرے چچا نے مجھپر بیس ہزار روپیہ کے نوٹون کا اس بیان سے دعوی کیا تھا کہ فیاض حسین خان نے میرے نوٹ چرالیے اور میرا یہ جواب تھا کہ نوٹ جو مین نے فروخت کیے تھے وہ میری پدری جایداد کے تھے جو متروکہ مین مجھکو ملے تھے پھر منشی حسین خان مرحوم نے ثبوت دینے سے عاجز ہو کر اپنا بیان عدالت صدر المہامی مین

اِسطرح لکھا یا کہ میرا کچھہ دعوی اب نوٹون کی بابت فیاض حسین خان کی نسبت نہین ہے عدالت نے
پھر بھی کسیقدر تحقیقات جو کر سکتی تھی کی لیکن کوئی ثبوت نہوا تب عدالت نے دعوی خارج کر دیا اور چودہ ہزار
پانچ سو کچھہ روپیہ جو عدالت مین میرے مکان سے قرق ہو کر آیا تھا باخذ رسید مجھکو واپس دیا گیا یہ فیصلہ
صدر المہام صاحب کی عدالت سے ہوا مین نائب وزیر صاحب بہادر مال یا مرزایان عنایت علی بیگ
افضال علی بیگ کو آٹھہ ہزار روپیہ رشوت کا کیون دیتا مین نے ایک حبہ بھی نہین دیا نہ اونکا کوئی تعلق
اِس معاملہ سے تہا بیان مندرجہ پمفلٹ غلط ہے نمبر ا پمفلٹ کا مین نے پڑہا اوسکی نسبت میرا یہ
بیان ہے کہ ایک وصیت نامہ منشی حسین خان مرحوم لکھہ کر مرے تھے کہ مین جائداد منقولہ و غیر منقولہ وقف کرتا ہون
مطابق اوسکے بحکم سرکار عالیہ دامت سلطنتہا جایداد وقف قرار دی گئی اور حسب منشا موصی مندرجہ
وصیت نامہ نجیب خان برادر منشی حسین خان مرحوم کو بطور متولی وقف سپرد ہوے اور جاگیر کی نسبت
بھی سرکار عالیہ سے فیصلہ آخر ہوا ہے ایک گانون واسطے اعانت جائداد وقفیہ کے سرکار سے
عطا ہوا یہ جاگیر حین حیات تھی نسلاً بعد نسلٍ نہین تھی — مین اِس پمفلٹ کی نسبت جو کچھہ حال مجھکو معلوم
ہوا ہے عرض کرتا ہون کہ جب مین جبل پور کو جاتا تھا اور عظیم اللہ خان و محمد علی خان درجہ دویم کی ریل گاڑی
کے ایک ہی کمرے مین تینون آدمی ہم بیٹھے تھے راہ مین بعد دیگر اذکار دنیاوی کے یہ بھی ذکر ہوا کہ منشی
عظیم اللہ خان نے بیان کیا کہ مین نے واسطے حصول جاگیر کے ایک کوشش بلیغ کی ہے اور بہت
روپیہ میرا اوسمین صرف ہوا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ مین ضرور اوسمین کامیاب ہونگا مین نے ایک شخص
نامی ضیاء الحق کی معرفت ایک کتاب شائع کرائی ہے جسکا نام پمفلٹ ہے آپ بھی شریک ہون اور
روپیہ سے مدد کرین بعد واپسی جبل پور ضیاء الحق سے مجھکو ہوشنگ آباد مین ملایا اور کوئی انگریز بھی اوسکے
ساتھہ تھا جسکا نام مجھکو معلوم نہین ہے محمد علی خان بھی میرے ساتھہ تھے ضیاء الحق نے عظیم اللہ خان سے

کہا کہ روپیہ بہیجنے مین آپ بہت توقف کرتے ہین اسمین آپ کا نقصان ہوتا ہے عظیم اللہ خان نے کہا
مین جاکر روپیہ بہیجون گا خواہ خود لیکر آؤن گا بعد واپسی ہوشنگ آباد کے تیسرے دن عظیم اللہ خان نے
مجہکو بلایا اور ایک خط جو اُسی وقت شاید ڈاک پر آیا تہا دکہایا اور ایک چرمی قلمدان جسمین بہت سے
کاغذات وخطوط وغیرہ تھے میرے سامنے رکہکر پہر اوٹھا لیا یعنی بعد دکہانے کے اور ایک خط اور
اوسمین سے مجہکو خاص کر دکہایا کہ جس سے یہ مطلب تہا کہ مین اسقدر روپیہ بہیج چکا ہون اور اب پہر روپیہ
طلب کیا ہے وہ بھی بہیجتا ہون اور یہ خط میرے پاس بطور رسید کے ہے آپ بھی شریک ہون
توجاگیر مین حصہ ملے گا آپ کو بھی فائدہ ہوگا مین نے وہ دونون خط اون سے لیکر اپنی جیب مین رکھ لیے
اور کہا کہ مین کلمہ جواب دون گا وہ دونون خط مین نے اوسی دن لاکر وزیر صاحب کو اور صدر المہام صاحب کو دکہا دیے تھے
اور پیش کرنے کو موجود ہین اب عدالت مین پیش کرتا ہون چنانچہ ایک خط نوشتہ ضیاء الحق موسومہ
منشی عظیم اللہ خان مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۹۳ء معہ لفافہ ڈاک پیش کیا دوسرا خط نوشتہ ضیاء الحق موسومہ منشی
عظیم اللہ خان مورخہ یکم دسمبر ۱۸۹۳ء پیش کیا یہ دونون خط شامل مثل کیے گیے - دوسرے روز مین نے
پمفلٹ کو دیکہا جسمین ریاست کی برائی اور حکام ریاست کی برائی لکھی تھی لہذا مین نے عظیم اللہ خان سے
کہا کہ مین ایسے امر مین شریک نہین ہوتا آپ ہی شریک ہون تب مجہہ سے خطوط واپس مانگے مگر مین نے
عظیم اللہ خان کو واپس نہین دیے بعد اوسکے ناراض ہوکر عظیم اللہ خان نے کوتوالی مین رپورٹ غلط
لکہائی کہ فیاض حسین خان ورحیم الدین نے میرا بکس چُرا لیا جسمین نوٹ واشرفی وروپیہ وغیرہ تھا -
جس دن مجہہ سے گفتگو ہوئی اور خطوط دکہائے تھے اوسکے دوسرے دن عظیم اللہ خان ہوشنگ آباد
کی طرف ریل گاڑی پر گیے تھے صبح کے وقت اور دو بجے کی گاڑی مین واپس آئے تھے غالباً زر مطلوبہ
ضیاء الحق کو دینے گیے تھے مجہہ سے اور کسی کی شرکت کی بابت کچھہ بیان عظیم اللہ خان نے نہین کیا

نہ نوبت دریافت کرنے کی آئی کیونکہ وہ خطوط واپس نہ کرنے سے ناراض ہوگیے تھے اور مین نے
بہ نظر خیرخواہی سرکار کے صرف یہ دونون خط پاکر واپس دینا مناسب نہین سمجہا تہا - العبد محمد فیاض حسین خان عفی اللہ عنہ
پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۴ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مسٹر کوک صاحب انجنیر نہر و مہتمم صفائی شہر

نمبر ۵۹ مسٹر ڈبلیو ڈیوڈ کوک صاحب انجنیر ریاست بہوپال ولد ہیو کوک صاحب عمر تخمیناً ۵۰ سال نے کہا
سچ بیان کرینگے - اور بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ انگریزی ضیاء الحق کا پڑہا مجھکو کچھ شک نسبت مرزایان
افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کے نہین ہوا مین انکو پندرہ بیس برس سے جانتا ہون وہ میرے پاس
آتے جاتے ہین - مین نے کبھی قبل ملاحظہ پمفلٹ کے کسی سے نہین سُنا کہ مرزایان مرتکب بےعصمتی
عورات و زنا بالجبر کے ہوتے ہین مین نے صرف یہ مضمون پمفلٹ مین لکھا ہوا دیکھا ہے مرزایان عہد مین
کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے واپس آگیے تھے اِس عہد وزارت مین واپس نہین آئے - مین نے کبھی نہین
سُنا کہ کرنیل وارڈ صاحب بہادر نے حکم توڑنے مندر کا دیا نہ مجھکو معلوم ہے کہ کبھی کوئی جزو عمارت مندر کا وارڈ
صاحب کے وقت مین بنا تھا اور پھر توڑا گیا شہر کی صفائی اور مکانات کا موزون بنوانا اور تعمیرات ریاست و
کام نہر و منبع کا مجھسے متعلق رہا ہے پہلے سے اور اب بھی ہے مین ملک کا دورہ کرتا ہون کیونکہ سڑکون کا
بنوانا اور مفصلات کی اکثر تعمیرات بھی مجھسے متعلق ہین لیکن مین نے وہ شکایتین جو پمفلٹ مین لکھی ہین
کسی سے نہین سُنین میان یار محمد خان کے متروکہ پدری سے ڈیڑہ کرور روپیہ کا مال لے لینا نسبت
نائب وزیر صاحب مال اور مرزایان کے جو پمفلٹ مین لکھا ہے بالکل جھوٹ ہے میان یار محمد خان ایسے

مفلس ہین کہ اگر کوئی ڈیڑہ سو روپیہ کا مال نکلنا بیان کرے تو اوسمین بھی شک ہو۔

العبد
بخط انگریزی

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۵ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

تصدیق نامہ گواہان مقدمات پمفلٹ جنکے اظہارات وزیر صاحب بہادر ریاست نے قلمبند کرکے پیش کیے ہین بروبکاری ہرہائنس حضور نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا ورئیس دلاور اعظم طبقہ اعلاے ستارہ ہند ورئیسہ بھوپال دام اقبالہا

نقل مطابق اصل

سوال - تم سب حاضرین دربار سے استفسار کیا جاتا ہے کہ چند ماہ سے اخبار نویسون نے حال ظلم وزیادتی وخونریزی ورشوت ستانی چند اہلکاران ریاست ومرزایان کا چھاپنا شروع کیا تہا مگر چونکہ خبر اخباری ونکے استغاثہ کسی مدعی کے اوسپر خیال نہین کیا گیا اب جو کہ بلا تاریخ وبلا ماہ وبلا سن ضیار الحق نے کسی مطبع بلا نام مین پمفلٹ طبع کرا کر مشہور عام اوسکو کیا اور اوسمین کسان معززان وغیرہ ریاست کا گواہ ہونا اون مقدمات مین درج کیا تھا اسواسطے وزیر صاحب بہادر ریاست نے حسب ایماے ہمارے دربار عام مین اون مقدمات کی تحقیقات کی اور سب گواہان مندرجہ پمفلٹ کے اظہارات قلمبند کرکے ہماری روبکاری مین پیش کیے لہذا اب تم سب اشخاص حاضرین سے حلفاً ہماری روبکاری مین

دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ جو اظہارات تمہارے بیانات کے دستخطی تمہاری مسل مین شامل ہوئے ہین یہہ تمنے بلا رو رعایت اور بیخوف وخطر کسی کے لکھوائے ہین یا کسی دباؤ وزور دہی کے خوف وخطر کی وجہ سے بیان کیے ہین لازم کہ اب ہماری روبکاری مین جو کچھہ تمہین ظاہر کرنا ہو وہ بلا خوف وخطر و رو رعایت کے ظاہر کرو یا اسپر اظہارات سابقہ کی تصدیق لکھکر پیش کرو فقط

منشی مقصود علی خان معین صدر المہام

مین نے جو اظہار لکھایا صحیح ہے۔

(دستخط) محمد مقصود علی

سیٹھہ رام کشن ولد سیٹھہ رام لعل

(دستخط) رام کشن

منشی نجیب خان برادر منشی حسین خان مرحوم

(دستخط) نجیب خان مہتمم میگزین

شیخ محمد حسن مہتمم تحقیقات روبکاری

مین نے جو اظہار لکھایا درست ہے۔

(دستخط) محمد حسن مہتمم تحقیقات

سیٹھہ امولک چند منیب دوکان سیٹھہ گوکلداس گوپالداس

دستخط ہندی

سیٹھہ چنی لعل خزانچی ریاست

دستخط ہندی

منشی سید محمد عبد العلی خان منصرم دفتر حضور

اظہار میرا درست ہے اور سماعی مضمون جو سنا جاتا ہے وہ ہم لوگون کے علم سے باہر ہے اگر حضور چاہین تحقیقات فرماوین۔

(دستخط) سید محمد عبد العلیخان

مولانا محمد عباس ملازم منصب

(دستخط) محمد عباس منصب دار

(دستخط) منشی محمد سعد اللہ وکیل

جو پہلے مین اظہار روبکاری جناب وزیر صاحب بہادر لکھا چکا ہون درست ہے۔

العبد
محمد سعد اللہ وکیل

سیٹھہ رتن لال اعزازی منصف

(دستخط) رتن لال اعزازی منصف

حافظ محمد عبدالکریم وکیل

جو اظہار میرا وزارت العالیہ مین ہوا ہے وہ صحیح ہے

(دستخط) محمد عبدالکریم وکیل

ملا نورجی بوہرہ

دستخط ہندی

مولوی احسان حسین وکیل

(دستخط) احسان حسین وکیل

منشی محمد عبدالعظیم وکیل

(دستخط) محمد عبدالعظیم وکیل

سیٹھہ داراب جی پارسی ٹھیکہ دار آبکاری

دستخط بخط انگریزی

محمد عبدالقیوم تھانہ دار

جو اظہار مین پہلے دیچکا ہون وہ صحیح و درست ہے

(دستخط عبدالقیوم عفا عنہ

مولوی ظہور علی احمد وکیل

مینے اپنا اظہار بلا جبر و اکراہ اپنے علم کے موافق اور صحیح صحیح لکھایا ہے -

العبد
محمد ظہور علی احمد وکیل

دیوان ہمت سنگھہ برادر زادہ شیر سنگھہ جاگیر دار سیرمئو

(دستخط) ہمت سنگھہ بقلم خود

نصرت خان مختار عام ٹہاکر دلیپ سنگھہ

جو اظہار وزارت مین لکھایا ہے وہ بہت درست و صحیح ہے -

(دستخط) نصرت خان بقلم خود

چودھری بہوگچند جینی مذہب

دستخط ہندی

مولوی محمد رضا خانصاحب نائب وزیر دیوانی فوجداری

(دستخط) محمد رضا

منشی سید محمود علی وکیل

مین نے اپنا اظہار بلا جبر و اکراہ اپنے علم کے صحیح صحیح لکھایا ہے -

العبد
سید محمود علی وکیل

حکیم کاشف علی وکیل مختار عام ٹہاکر دلیپ سنگھہ

جو اظہار مین نے دیا ہے وہ صحیح ہے -

العبد
کاشف علی وکیل و مختار عام

سومت رام پروہت مندر جینیان

دستخط ہندی

خیر اللہ خان رسالدار پنشن یافتہ

(دستخط خیر اللہ خان رسالدار سابق بقلم خود

میر بخشی حافظ محمد حسن خانصاحب بہادر نصرت جنگ

(دستخط) بخشی محمد حسن خان

غلام محبوب خان مہتمم کارخانجات ریاست

بیمار ہین

محمد رشید خان تحصیلدار سابق رالسین

(دستخط) محمد رشید خان بقلم خود

پنڈت خوشحال داس جوشی اسسٹنٹ سیول سرجن

دستخط انگریزی

مولوی عبد الباقی سہسوانی

مین نے اظہار درست لکھایا - العبد عبد الباقی

ناصر خان مستاجر بنا نیان

غیر حاضر

محمد یقین تھانہ دار سابق

(دستخط) محمد یقین بقلم خود

مس نیبل صاحبہ لیڈی ڈاکٹر

دستخط بخط انگریزی

سیٹھ ہزاری مل تحویلدار حضور تحصیل

دستخط ہندی

غلام مہدی خان پنشن یافتہ

اظہار مین نے جو لکھایا ہے وہ درست ہے۔

(دستخط) غلام مہدی خان

پیر سید نیاز احمد قادری

(دستخط) سید نیاز احمد قادری

پیر سید محمد یحیی فرزند پیر سید محمود میان

جو کچھہ میرا بیان ہوا ہے وہ صحیح اور راست ہے۔ العبد محمد یحیی قادری

فیاض حسین خان برادر زادہ منشی حسین خان مرحوم

حلفیہ اظہار میرا صحیح ہے

(دستخط) محمد فیاض حسین عفی اللہ عنہ

محمد یوسف خان خلف محمد اسحاق خان مرحوم مہتمم سابق تعمیرات

(دستخط محمد یوسف بقلم خود نائب مہتمم تعمیرات

مسٹر ڈیوڈ کوک صاحب انجنیر نہر و مہتمم صفائی

دستخط بخط انگریزی

فقط

نقل حکم ہر ہائنس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا وریس ولا و اعظم طبقہ اعلاے ستارہ ہند و رئیسہ بھوپال دامت سلطنتہا مصدورہ نقشہ فوقی منشی حسین خان جاگیردار مرقومہ ہشتم صفر سنہ ۱۳۱۳ قدسی

(یہہ نقل حکم جناب سرکار عالیہ دامت سلطنتہا نمبر اوّل مقدمہ جاگیر منشی حسین خان مرحوم ہی)

روداد اس نقشہ و مسل خام سے واضح ہی کہ ابتداً موضع بیر کھیڑی پرگنہ حضور تحصیل جسکی جمع مندرجہ سند مبلغ صمالہ ۱۲ ؍۹ بجلدوی خیرخواہی زمانہ غدر اور بعدہ ششش موضع جمعی مندرجہ نقشہ ہذا العوض تنخواہ و پرورش رعایتاً ریاست سے منشی حسین خانصاحب مرحوم کی جاگیر مین دیے گیے تھے - وزیر صاحب ریاست نے اپنی تجویز مین لکھا ہے کہ وصیت نامہ کے ذریعہ سے جایداد منقولہ و غیر منقولہ حسب صراحت دستاویز منشی صاحب مرحوم نے وقف کردی ہی اور انتظام مصارف سراے و مسجد و تالاب و باغ و مرمت کل مکانات و خیرات محتاجان وغیرہ سب سپرد نجیب خان کی جایداد وقفیہ سے کردیا ہی یہ طریقہ مستحسن ہے چال چلن نجیب خان کا منشی صاحب مرحوم نے بہتر و متدین و امین سمجھہ کر مقرر کیا ہے اسلیے موضع بیر کھیڑی جو بصلہ خیرخواہی زمانہ غدر کے دیا گیا تہا واسطے فائدے اعانت جایداد وقفیہ مسجد و سراے کے معاف کیا جاوی بقیہ دیہات لائق ضبطی ہین اسلیے مطابق تجویز وزیر صاحب ریاست کے موضع بیر کھیڑی واسطے اعانت و صرفہ جایداد وقفیہ کے مقرر کرکے بقیہ دیہات جاگیر منشی حسین خان صاحب مرحوم ضبط کی گئی منشی صاحب مرحوم نے زمانہ حیات مین جایداد کا وقف کرکے اُسکا متولی اور اوسکے انتظام کا تعلق رکہتا نجیب خان اپنے بہائی حقیقی کا عمسے بھی عرض کیا تہا باین وجہ حسب راے وزیر صاحب ریاست کی جایداد وقفیہ بموجب شرح مندرجہ وصیت نامہ سپرد نجیب خان برادر اونکی کے رہے وہ انتظام اوسکا باہتمام و نگرانی خود رکہین اور

موضع بیرکھیڑی جو واسطے اعانت جائداد مذکور کے دیا جاتا ہے وہ نجیب خان کے تحت تصرف مین بحیثیت متولی رہیگا نہ وراثتاً کیونکہ نجیب خان وفیاض حسین خان کا مطابق تجویز وزیر صاحب ریاست کے اس جاگیر مین کوئی حق نہین ہے عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خانصاحب مرحوم جو بعد موقوفی فیاض حسین خان کے قلعدار آشٹہ مقرر کیے گیے تھے اب اونکی جگہہ تاج الدین حسین خان پسر نجیب خان بطور عوض خدمت کام کرتی ہین اور آدمی مستعد و ہوشیار ہین اسلیے تاج الدین حسین خان کو بہ درماہہ پنجاہ روپیہ قلعداری آشٹہ پر مستقل مقرر کیا گیا اور عظیم اللہ خان کی برطرفی قلعداری سے کر کے مبلغ پنجاہ روپیہ درماہہ محکمہ مناصب مین مقرر کیا گیا کوئی قانون عظیم اللہ خان کو جاگیر مین دینے کی ضرورت نہین ہے۔ یہ نقشہ یا مسلخام نزدیک منصرم دفتر حضور کی جاوے کہ سند موضع بیرکھیڑی پرگنہ حضور تحصیل بصراحت مرقومہ بالا مرتب کر کے سرکار مین بھیجو نقل حکم کی نزدیک وزیر صاحب ریاست کے جاوے کہ بقیہ دیہات جاگیر منشی حسین خان صاحب مرحوم بدستور ضبط رہکر زر عمل اونکا داخل خزانہ ریاست ہوتا ہے نقل ثانی حکم کی نزدیک مہتمم مناصب ریاست کے جاوے کہ غرہ ربیع الاولی ۱۳۰۸ھ ہجری سے مبلغ پنجاہ روپیہ درماہہ محمد عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان صاحب مرحوم کا تا خلوی جگہہ لایقہ مقرر کیا گیا درماہہ مذکور ماہ بماہ محمد عظیم اللہ خان کو دیتے رہین اور بہ ترتیب مثل کارروائی ضابطہ کرین نقل ثالث حکم کی نزدیک بخشی مفصلات کے جاوے کہ آخر صفر ۱۳۰۸ھ ہجری سے برطرفی عظیم اللہ خان کی قلعداری آشٹہ سے تحریر کر کے اور غرہ ربیع الاولی ۱۳۰۸ھ ہجری سے چہرہ مستقل تاج الدین حسین خان کا بدرماہہ مبلغ پنجاہ روپیہ لکھکر حسب ضابطہ کارروائی کرو ایک ایک نقل حکم کی تعمیلاً نزدیک مہتمم خزانہ ریاست کے واطلاعاً نزدیک محمد عظیم اللہ خان پسر و نجیب خان برادر منشی حسین خانصاحب مرحوم کے جاوے فقط مورخہ ہشتم صفر المظفر ۱۳۰۸ھ

نقل فیصلہ

نسبت تحقیقات اُس پمفلٹ کے جسکو شیخ ضیاء الحق نے شائع کیا ہے یا اُسکے فرضی نام سے شائع کیا گیا ہے حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا نے مجھکو حکم دیا تھا اور مین نے اشتہارات واسطے آگاہی خاص و عام کے اکثر نامی اخبارات انگریزی و اُردو مین چھپوا کر اعلان کر دیا تھا کہ ۱۰ ردسمبر ۱۸۹۳ء سے کھلی عدالت مین تحقیقات کیجائیگی خود ضیاء الحق نیز اُسکے شرکاء و دیگر اشخاص کو جو بانی مبانی تحریر و طبع پمفلٹ کے ہون یا کسی قسم کی شکایت رکھتے ہون جو درج پمفلٹ ہوئی ہین اُن سب کو موقع پیش کرنے وجہ ثبوت و شہادت و حاضری اجلاس کا دیا تھا لیکن کوئی شخص ثبوت پیش کرنے کیواسطے حاضر نہین ہوا ضیاء الحق کے نام سے ایک تحریر مورخہ ۲۹ نومبر ۱۸۹۳ء جسمین اُسنے ہمارے اجلاس مین حاضر ہونے سے انکار کیا اور اپنی حاضری کو محدود و مخصوص پارلیمنٹ سے کمیشن جاری ہونے پر اور توجہ برٹش گورنمنٹ پر قرار دیا آئی -

منجملہ شکایتی مقدمات متذکرۂ پمفلٹ کے صرف ایک شخص گینت قیدی نے درخواست کی کہ وہ کچھ عرض کرنا چاہتا ہے وہ جیل سے بُلایا گیا لیکن اُسنے کوئی جدید شکایت پیش نہین کی بلکہ وہی باتین بیان کین جو اپنی عرائض سابق موسومۂ صاحب پولٹیکل اجنٹ بہادر و محکمۂ وزارت مین لکھی تھین اور جنکی تحقیقات ہو کر بے اصل اور جھوٹی قرار پا کر بہ علت مخبری دروغ نظامت مشرق سے اوس کو قید دو سالہ دی گئی تھی اور عدالت معین صدر المہامی سے اپیل مین بحال رہی تھی - اوس معاملے کی نسبت صاحب پولٹیکل اجنٹ بہادر کو خوب واقفیت ہے اور اُس قیدی کو بھی صاحب ممدوح پہچانتے ہین -

چونکہ کوئی شخص رعایائے ملک سرکار بھوپال سے دعویدار نہین ہوا ضیاء الحق کو مطابق اپنی درخواست مندرجہ

صفحہ ۲۷ و ۳۷ پمفلٹ اردو وعدہ مندرجہ صفحہ ۱۶ او ۲۰ لغایت صفحہ ۴۴ کے موافق حاضر ہونا چاہیے تھا مگر ایسا نہین ہوا ہمنے تحقیقات شروع کی تاکہ ہر ایک شکایت مندرجہ پمفلٹ کی نسبت از سر نو ہمکو اور سرکار عالیہ کو آگاہی کامل حاصل ہو اور اگر کسی عہدہ دار یا اہلکار کی نسبت کوئی الزام پایا جاے تو اوسکے متعلق سرزنش یا سپردگی عدالت کا جیسا حال ہو موقع ملے ہمنے بجز اشخاص سزا یافتہ یا ایسے مفرورین کے جو حاضر نہین ہو سکتے سب کو طلب کیا اور اظہارات سب کے اپنے دست قلم سے کھلی عدالت مین قلمبند کیے اور وکیل سرکار کو واسطے لکھنے یادداشت کے نیز واسطے کرنے ضروری سوالات متعلق واقعات مندرجہ پمفلٹ کے اجازت دی اور مسٹر ٹی۔ جی۔ پیک مالک واڈیٹر اخبار مارننگ پوسٹ کو بھی حسب درخواست اونکے عدالت مین حاضر ہونے اور اگر وہ چاہین یادداشت لکھنے کا مجاز کیا عام طور پر ہر شخص جو اجلاس مین آنا اور کارروائی کو دیکھنا یا کوئی یادداشت لکھنا چاہے مجاز کیا گیا اس طریقے سے کل تحقیقات من ابتداے ۱۰ اردیمبر ۱۸۹۳ء لغایت ۲۵ دسمبر ۱۸۹۳ء ہوئی ۲۵ دسمبر ۱۸۹۳ء کے بعد جب کل مقدمات مصرحہ پمفلٹ کی شہادت پیش شدہ ختم ہوئی اور وکیل سرکار نے عرض کیا کہ اب کوئی شہادت اوسکی دانست مین پیش کرنے سے باقی نہین رہی یا وہ اب کوئی شہادت پیش کرنا ضروری نہین سمجھتا تب مقدمہ ختم کیا گیا مین نے اس تحقیقات مین نہایت احتیاط سے اظہارات لکھے ہین نہ صرف تحریر اظہارات مین حاصل مطلب بیان گواہان کا قلمبند کیا ہے بلکہ جو کچھ گواہون کے منہ سے الفاظ نکلے ہین اکثر وہی لکھے گیے ہین بہر ہر ایک گواہ کو اوسکا تحریر شدہ اظہار دیا گیا ہے کہ خود حرف بحرف پڑھکر اپنے دستخط کرے اور جس گواہ نے اسکو پسند نہین کیا اوسکو پڑھکر اظہار سنایا گیا اور دستخط کرا لیے گیے اوسکے بعد عبارت تصدیقی مین نے لکھی ہے۔ نیز اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ جہانتک ممکن ہے مقدمات محولہ پمفلٹ کے فریق بھی طلب کیے جائین اور جہانتک وہ دستیاب ہوسکے حاضر کیے گیے اور سب کے اظہارات قلمبند ہوے علاوہ بران کل مقدمات کی نقلین طلب کرکے ملاحظہ

کی گئین تاکہ اصلیت ہر معاملے کی منکشف ہوجاے نیز اُن نامی وکلاء کے بھی اظہارات لکھے گیے جنکا کچھ تعلق مقدمات محولۂ پمفلٹ سے تہا اورجن کو بوجہ اپنے پیشے کے بہت وسیع موقع ملکی حالات سے آگاہی کا حاصل تہا یہ سب وہی وکیل ہین جنکو پیشہ کرنے کی اجازت صدر عدالتون مین نیز تمام ملک کی عدالتون مین حاصل ہے اور ابتک پیشے کے کام مین نیکنام و مرجع خاص وعام ہین نہ اوس طرح کے وکیل ہین جیسے پمفلٹ مین لکھے ہین یعنی قمر علی و میر نواب جو حراست جایز سے بہاگے ہوے ہین نہ ایسے مختار ہین جیسے گنپت سنگہ وجمال الدین قیدی ہین ہم ان چارون شخصون کا خاص موقع مین بصراحت ذکر لکہین گے اب ہم مقدمات متذکرۂ پمفلٹ کا نمبروار حال لکہنا مناسب سمجھتے ہین جس سے ظاہر ہوگا کہ پمفلٹ لکہنے اور لکہوانے والون نے کہان تک جہوٹ اور پوچ اندراج کیا ہے اور کہان تک عامۂ خلائق وآنریبل ممبران پارلیمنٹ و برٹش گورنمنٹ کو دہوکا دینا اور فریبی چالون سے ریاست کے کاروبار مین برہمی پیدا کرنا اور حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا اور وزیر ریاست کو جہوٹی خبرین دیکر نسبت عہدہ داران ریاست کے غضب مین لاکر نقصان پہنچانے کا باطل ارادہ کیا ہے ۔

مقدمہ نمبر ایک جائداد متروکہ وجاگیر منشی حسین خان مرحوم کا ہے ملاحظہ مثل سے پایا جاتا ہے کہ منشی حسین خان مرحوم نے ایک وصیت نامہ مورخہ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ تحریر کیا تہا جو ذیل مین نقل کیا جاتا ہے

منکہ حسین خان ولد کالیخان جاگیردار والیۂ ریاست بہوپال ام ۔

مین بہ صحت نفس وثبات عقل وصیت کرتا ہون کہ جو کچھہ اللہ جلشانہ نے مال مطاع مجھکو عطا فرمایا ہے مین بحکم ادہی کے اوسکے نام پر کل جایداد منقولہ وغیر منقولہ المفصل الذیل وقف دائم کو کردی کہ کوئی میرے ورثا اون مین دعوی نہ کرے اگر کرے تو باطل ہو اور جو کچھہ مجھکو بحکم خدا اپنے لڑکے عظیم اللہ خان اور برادر نجیب خان صاحب کو دینا منظور تہا دیدیا اب کوئی دعوی اونکا جایداد وقفی پر نہین رہا اور موجود دوکانات تجارتی پارچے

وغیرہ سے منافع آیا کرے وہ بعد میرے خرچ سرائے و مسجد و تالاب و باغ و مرمت کل مکانات و خیرات محتاجان
مین مدام صرف ہوا کرے لہذا واسطے انصرام اس کام کے نجیب خان صاحب کو کہ وہ نہایت متدین ہین اپنا
متولی کیا بعد اونکے حاکم ریاست بھوپال اپنے کارپردازان کو حکم دیوین کہ وہ اوسکا بندوبست رکھین اور جمع خرچ
اوسکا سال بسال داخل سرکار کرتے رہین کہ کسی کو مجال وزدی نہو۔

تفصیل جایداد وقفی

سرائے پختہ و خام - مسجد - تالاب - باغ - مکان سکونتی بر تالاب - دھرم سالہ واقع باغ -
باورچیخانہ متعلقہ سرائے پختہ - اصطبل متعلقہ سرائے پختہ - پاخانہ پختہ متعلقہ سرائے -
مکان جہہ برائے سکونت مریضان وغیرہ - دو دکانات واقع شاہجہان آباد - مکان پیر خان والہ بیرون دروازہ پیر
مکان ملحق پیر خان والہ بیرون دروازہ پیر - مکان باورچی والہ متصل مکان پیر خان بیرون دروازہ پیر -
مکان پیر خان والہ اندرون شہر - مکان متصل مسجد مدار و ڈومنی - دو مکان قریب دروازہ بدھواڑہ -

جوکہ جایداد و دکانات تجارتی وغیرہ کا حصر نہین ہو سکتا کبھی کم کبھی زیادہ لہذا اوسکی نگرانی و حساب منافعہ وغیرہ
متولی اور بعد متولی حاکم وقت رکھینگے - مگر آئندہ جو مکانات وغیرہ اور طیار کیے جاوین نگے وہ اسمین درج
ہو جاوینگے فقط پنجم ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ ہجری

العبد
حسین خان جاگیردار ریاست بھوپال بقلم خود

جناب منشی حسین خان صاحب نے یہ وصیت نامہ میرے
مواجہہ مین تحریر کیا ہے اسواسطے مین گواہی دیتا ہون
اور تصدیق کرتا ہون محمد عبد الکریم مہتمم مصارف ڈیوڑہی خاص

میرے روبرو منشی حسین خان صاحب نے اپنے
قلم سے یہ تحریر لکھی اور اپنی زبان سے بھی امور مرقومہ
اسکے بیان کیے فقط

العبد
سید محمد مہتمم وظایف

العبد
جو کچھہ اس کاغذ مین لکھا ہے وہ مجھکو منظور ہے
نجیب خان مہتمم سیگزین

العبد
جو کچھہ اس کاغذ مین لکھا ہے وہ مجھکو منظور ہے فقط
محمد عظیم اللہ خان عفی عنہ

اس وصیت نامے کو عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان مرحوم نے نیز نجیب خان برادر منشی مرحوم نے بروقت تحریر کے منظور کرلیا تھا اور دونون نے اپنے دستخطون کے نیچے یہ عبارت لکھی تھی (جو کچھہ اس کاغذ مین لکھا ہے وہ مجھکو منظور ہے) بعد وفات منشی مرحوم کے جب مثل مرتب ہوئی وصیت نامہ میرے اجلاس مین پیش ہوا مین نے خود اپنی قلم سے گواہان حاشیہ کے اظہارات لکھے نیز نجیب خان و عظیم اللہ خان کے سب نے صحت وصیت نامہ کو قبول کیا اور عظیم اللہ خان نے اپنی حلفی شہادت مین قبول کیا کہ یہ عبارت منظوری امور مندرجۂ وصیت نامہ کی خود میرے قلم کی لکھی ہے لہذا صحت وصیت نامہ مین کوئی شک باقی نہین رہا مین نے اپنی تجویز لکھکر بحضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا بھیجی اور حضور سرکار عالیہ سے اخیر فیصلہ ہوا جسکی نقل اس مثل مین شامل ہے۔ وصیت نامے مین منشی حسین خان مرحوم نے بصراحت لکھا ہے کہ کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ اپنی مین واسطے امورات خیر کے وقف کرتا ہون کوئی شخص میرے وارثون مین سے بعد میرے دعوے نہ کرے اگر کرے تو باطل ہو اور جو کچھہ مجھکو بحکم خدا اپنے لڑکے عظیم اللہ خان اور برادر نجیب خان کو دینا منظور تھا دے دیا اب کوئی دعویٰ اونکا جائداد وقفی پر نہین رہا اور جو دوکانات تجارتی پارچہ وغیرہ سے منافعہ آیا کرے وہ بعد میرے خرچ سرائے و مسجد و تالاب و باغ و مرمت کل مکانات و خیرات محتاجان مین مدام صرف ہوا کرے لہذا واسطے انصرام اس کام کے نجیب خان صاحب کو کہ وہ نہایت متدین ہین اپنا متولی کیا بعد اونکے حاکم ریاست بھوپال اپنے کارپردازون کو حکم دین کہ وہ اسکا بندوبست رکہین اور جمع خرچ اوس کا سال بسال داخل سرکار کرتے رہین کہ کسی کو مجال دزدی نہو۔ حضور سرکار عالیہ نے بموجب حکم مورخہ ۸ صفر ۱۳۰۸ھ اس وصیت نامے کا اجرا فرمایا کیونکہ از روے شرع محمدی تعمیل کرانا وصیت کا لازم تھا اور ایسا وصیت نامہ جسکو وارثان نے خود قبول کرلیا ہو اوسکے خلاف کوئی عذر قابل سماعت نہین ہوسکتا عظیم اللہ خان نے پہر سرکار عالیہ مین براہ راست عرضی دی اور نسبت ناجوازی وقف جایداد منقولہ کے

عذرات پیش کیے اور حضور سرکار عالیہ نے بعد حصول فتواے شرعی حسب فتواے قاضی صاحب جایداد
منقولہ کا وقف مین رہنا تجویز فرمایا اور تولیت منشی نجیب خان کی قائم رکھی جسکا حکم اخیر ۱۲ ذی قعدہ ۱۳۰۸ھ کو ہوا
اس کارروائی مین جو نسبت جایداد منقولہ کے ہوئی کوئی تعلق نائب وزیر صاحب بہادر مال کا نہین تہا نہ وصیت نامے
کی تحقیقات سے اونکو کچہہ واسطہ تہا اور مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کو تو شاید اس سے زیادہ
کچہہ معلوم نہوگا کہ منشی حسین خان مرحوم نے وفات پائی اور نجیب خان کو سرکار نے متولی مقرر کردیا جو عام طور
پر مشہور ہوا تہا ۔ کیونکہ مرزایان کی رسائی سرکار عالیہ تک نہین ہے پہر وہ کسطرح رشوت نجیب خان سے
لے لیتے اور کس حیلے سے لے سکتے نجیب خان خود سرکاری نوکر اور مہتمم میگزین ہے مین نے منشی
نجیب خان کا اظہار لیا وہ بحلف انکار کرتا ہے رشوت دینے سے اور یہہ بہی کہتا ہے کہ مین کیون کسی کو کچہہ دیتا
جبکہ مجہکو کچہہ نہین ملا ہے بلکہ مجہہ پر ایک بار ذمہ داری و انتظام جایداد و قضیہ کا ڈالا گیا ہے جسکا حساب مجہکو
دینا پڑتا ہے پہر رشوت بہی ایک لاکہہ روپیہ اور اوس شخص کو جو کچہہ بہی مدد نہین کرسکتا تہا تائید بیان نجیب خان
کے شہادتہاے مفصلہ ذیل بہی ہین ۔ (گواہ نمبر ۶) منشی قدرت علی ناظم ضلع مغرب ۔ (نمبر ۱۶) مولوی سید احسان حسین ۔
(نمبر ۲) منشی محمد سعد اللہ ۔ (نمبر ۸) منشی محمد عبد العظیم ۔ (نمبر ۲۱) حافظ عبد الکریم ۔ (نمبر ۲۲) مولوی ظہور علی احمد کلار ۔ (نمبر ۴۵) غلام محبوب خان مہتمم کارخانہ جات
ریاست ۔ (نمبر ۵۸) فیاض حسین خان برادرزادہ منشی حسین خان مرحوم نسبت جاگیر منشی حسین خان مرحوم کے بہت زور شور
سے پمفلٹ مین لکہا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ منشی حسین خان مرحوم ایک خیرخواہ گورنمنٹ برطانیہ
کے ثابت کیے جائین اور ایسے خیرخواہ کو کہ بجلدوے اوس خیرخواہی کے عطا ہونا جاگیرات کا قرار دیا جائے
اس حیثیت سے کہ گویا سرکار انگریزی نے جاگیرات ریاست سے منشی مرحوم کو دلوائی تہین اس وجہ سے
ریاست کو اختیار ضبطی کا نہین تہا یہ بات بالکل غلط ہے شہادت تحریری و تقریری جسقدر موجود ہے اوس
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ منشی مرحوم ۱۸۵۷ء سے بہت پہلے ریاست بہوپال کے ملازم ہوکر بہوپال مین رہتے تھے

اور اونکے بہائی منشی نجیب خان بہی بہوپال مین نوکر ہوگیے تہے وہ بہ لقب منشی حسین خان ماسٹر معروف تہے
کچہہ دنون اون کو بعض تعمیرات کا کام سپرد ہوا تہا لیکن منشی مرحوم کو کبہی کوئی فوجی عہدہ نہین ملا تہا بلاشک کبہی
کبہی بدینوجہ کہ وہ تہوڑی انگریزی جانتے تہے حکام انگریزی کی خدمت مین ڈالی وغیرہ لیکر بہیجے جاتے تہے ایسا بہی
شاذونادر اتفاق ہوتا تہا کیونکہ دراصل یہ سب کارروائیان بذریعہ وکیل ریاست ہوا کرتی تہین۔ مگر بعد فرو ہوجانے
مفسدہ ۱۸۵۷ء کے جسمین سرکار بہوپال کو بہت سرگرمی سے امداد سرکار انگریزی مین کوشش کرنی پڑی تہی
سرکار سکندر بیگم صاحبہ نے اپنے ملازمان فوج کو جاگیر و خلعت و تمغہ جات عطا فرمائے تہے اور جن لوگون سے
کسی قسم کا کام اوس زمانے مین لیا تہا اون کو بہی اپنی عطا سے محروم نہین کیا تہا لہذا نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے
بنا بر خیرخواہی ایام غدر ۱۸۵۷ء اون کو ایک گانون بموجب سند سرکار خود مورخہ ۲۸ ربیع الاول ۱۲۷۶ھ فصلی عطا کیا
تہا جسکا نام بیرکہیڑی اور جمعی حالیہ ۱۳۱ روپیہ ۱۲ آنہ ۵ پائی کا تہا سند مین کوئی شرط نسلاً بعد نسلٍ کی نہین تہی نہ کوئی دوسرا لفظ
بمعنی دوام کے درج تہا نہ لفظ قابل وراثت درج تہا لہذا خود سرکار عالیہ کو اختیار تہا کہ گانون کو ضبط فرماتین یا بحال
رکہتین حضور سرکار عالیہ نے براہ کمال فیاضی یہ موضع بیرکہیڑی بعد وفات منشی حسین خان مرحوم واسطے ثواب
دائمی کے جسکی خواہش منشی حسین خان مرحوم کو تہی وقف دائمی کردیا تاکہ مسجد و سرا اور مکانات خیراتی موقوفہ مندرجہ
وصیت نامہ منشی حسین خان مرحوم کی مرمت مین روپیہ اوسکا صرف ہوا کرے سرکار عالیہ نے ہرگز وہ گانون ضبط
نہین فرمایا۔ دیگر دیہات جو لطور مدد معاش بہ عوض تنخواہ منشی حسین خان مرحوم کو رعایتاً عطا فرمائے تہے
جنکا عطا فرمانا محض اس غرض سے تہا کہ منشی مرحوم تا حیات خود مستفید رہین بدین وجہ بعد وفات جاگیردار کے
حسب قواعد ملک بہوپال اونکے بازیافت ہونے کا سرکار سے حکم ہوا اوسکی نسبت کوئی اعتراض نہین ہوسکتا
وصیت نامے سے یہ بات بہت صاف طور پر واضح ہے کہ خود منشی حسین خان مرحوم کا یہ منشا تہا کہ جو کچہہ مجہکو دینا
تہا مین نے عظیم اللہ خان اپنے پسر کو دیدیا آئندہ اوسکو کچہہ نہ ملنا چاہیئے اور حضور سرکار عالیہ کے حکم مورخہ

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ سے ظاہر ہے کہ منشی مرحوم اپنا منشاء حالت حیات مین سرکار عالیہ سے خود بیان کر چکے تھے اور بوجہ بدچلنی کے عظیم اللہ خان سے ناخوش تھے عظیم اللہ خان کی بدچلنی عام طور پر شہر مین شہرت پذیر ہے تاریخ وفات منشی حسین خان مرحوم کی ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۷ ہجری ہے مطابق یکم دسمبر ۱۸۸۹ء کے اور تاریخ وصیت نامہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ ہے دو سال دو دن کا تفاوت ہے اس درمیان مین کوئی عذر عظیم اللہ خان نے نہین کیا نہ مورث سے اوس وصیت نامے کی جس پر خود منظوری لکھی تھی تبدیلی کرائی اس سے پایا جاتا ہے کہ جو کچھہ منشی حسین خان مرحوم نے واسطے وجہ معاش کے عظیم اللہ خان کو دیا اور جسکا ذکر وصیت نامے مین درج کیا تھا وہ بہت کافی اور معقول تعداد کا تھا۔ نظر بہ وجوہات بالا جو کچھہ نسبت جاگیر منشی حسین خان مرحوم کے پمفلٹ مین لکھا گیا ہے بالکل غلط ہے۔

نمبر تجویز

نسبت مقدمہ نمبر ۲ متعلق مندر جینیان کے ملاحظہ مثل و شہادت جینیان مسمیان سومت رام مہتمم مندر رندکور و بھوگ چند چودھری رتن لال سیٹھہ ہزاری مل سیٹھہ امولک چند سیٹھہ بنیب کوٹھی راجہ گوکل داس گوپال داس سے ثابت ہے کہ نہ کبھی اس مندر پر کوئی درجہ جدید عہد کرنیل وارڈ صاحب بہادر مین بنوایا گیا تھا نہ کھدوایا گیا۔ عہد وزارت حال مین کوئی اجازت تعمیر نہین دی گئی تھی بلکہ اسی خاص وجہ پر کہ بلا اجازت مندر کا ایک جزو بنایا گیا ہے مجسٹریٹ شہر و نائب وزیر صاحب بہادر فوجداری

نمبر پمفلٹ

(۲) جین مت والے اپنے قدیم مندر کو جو جامع مسجد کے متصل تھا ایک درجہ اور بلند کرنا چاہتے تھے اور وہ کسی ضابطے سے مجاز نہ تھے اور خود کرنل وارڈ سابق وزیر اعظم ریاست نے جتنا اونہون نے جدید ایزاد کیا تھا مسمار کرا دیا تھا۔ لیکن ان دونون بھائیون نے عہد حالیہ مین اون سے ۵ ہزار رشوت مقرر کر کے اور وزارت کو دھوکہ مین ڈال کر مندر بنانے کی اجازت دیدی اور پردہ ڈالکر بنوانا شروع کیا۔ مگر جب سرکار مین کسی حافظ قرآن کے ذریعے سے مخبری ہوئی تو

نمبر تجویز

دیوانی ومحکمۂ وزارت سے متفق تجویز نسبت
کھدوانے تعمیر جدید کے ہوئی جسکو سرکار عالیہ نے
منظور فرمایا پس پچاس ہزار روپیہ رشوت لیکر اجازت
تعمیر دلانے کا مضمون جو نسبت مرزایان کے پمفلٹ
مین لکھا ہے بالکل جھوٹا ہے ۔

نیز بیانات مولوی سید احسان حسین وکیل و مولوی
ظہور علی احمد وکیل و منشی عبد العظیم وکیل و حافظ عبد الکریم
وکیل سے بھی تردید بیان مندرجۂ پمفلٹ کی ہوتی ہے

نسبت نمبر (۳) مقدمہ جاگیر راجہ چونوٹیا کے خود
دیوان ہمت سنگہ نے بحلف بیان کیا ہے کہ میرا مقدمہ
اب تک زیر تحقیقات ہے مثل بھی مرتب نہین
ہو چکی اور اوس سے مرزایان افضال علی بیگ و
عنایت علی بیگ سے روشناسی بھی نہین ہے اوسنے
نہ کسی کو کوئی رشوت دی ہے نہ وہ ایسی حالت مین
کسی کو رشوت دے سکتا تھا کیونکہ اب تک اوسکے
مقدمے کا کوئی فیصلہ نہین ہوا اور وہ خوب جانتا ہے
کہ عطا کرنا یا نہ کرنا جاگیر کا خود سرکار عالیہ کے حضور سے

نمبر پمفلٹ

سرکار عالیہ نے بسبب عام فساد و بلوہ و بدنامی بدانتظامی
ریاست اوسکو مسمار کرادیا تاہم جینی اسوقت تک نالان
وگریان ہین کہ اونکا ۵۰۰۰۰ ہزار روپے خورد برد کرلیا گیا
اور جسمین نصف نائب مال کو دیا گیا۔ جو برٹش سروس مین
نیکنام نہ تھا اہل جین مت برٹش گورنمنٹ کو استفسار پر
پوری طرح اسکا ثبوت دے سکتے ہین کہ اونکے ساتھ
کہانتک جبر و ظلم کر کے روپیہ اونکا دبا لیا گیا ۔

(۳) جبکہ راجہ چنوٹیا فوت ہو گیا۔ تو اوسکا بھائی جو اب
بلقب دیوان مشہور ہے ۔ وہ وارث قرار پایا۔ مگر مرزاون
نے بہ اتفاق نائب مال اس پر یہ دباؤ ڈالا کہ تمکو جاگیر
ورثہ مین نہین پہنچ سکتی اور حقیقی حقدار قرار نہین پا سکتے
ہو مجبور کر کے عــــــ روپے لیکر نائب مال کے
ساتھ تقسیم کر لیا۔ جسکا ثبوت یہ راقم پوری طرح دیسکتا ہے
اور اب تک اوسکو سند جاگیر نہین دی گئی ۔ اور نیز
دوسرا مقدمہ جنگلات کے بارہ مین چھیڑ کر ان مرزاون
نے اسکو زیادہ پریشان کر رکھا ہے تاکہ اور روپیہ اس سے

نمبر تجویز	نمبر مفلٹ
ہوتا ہے سند اوسکی دفتر حضور سے مرتب ہوتی ہے نائب وزیر مال کو کچھہ اختیار نہین ہے نہ مرزایان سے کوئی تعلق ہے - ملاحظہ مثل سے دیوان ہمت سنگھ کے بیان حلفی کی تصدیق ہوتی ہے لہذا یہ الزام کہ مرزایان نے ایسے مقدمے مین بائیس ہزار روپیہ رشوت کا لیا بالکل غلط ہے -	رشوت مین لیا جاوے -
مقدمہ نمبر ۴ - نسبت جاگیر دلیپ سنگھ متوفی کے حکیم کاشف علی وکیل و مختار عام و نصرت خان مختار عام ٹھاکر بھوپال سنگھ پسر دلیپ سنگھ کے اظہارات حلفی قلمبند ہوئے اونکا بیان ہے کہ دلیپ سنگھ متوفی کا تنہا وارث بھوپال سنگھ اوسکا بیٹا ہے کوئی دوسرا جانشین تجویز نہ ہوسکتا تھا نہ جانشینی مین کوئی تنازع تھا جاگیر پر اسقدر قرضہ سرکاری مطالبے کا تھا جسکی تعداد تخمیناً ڈیڑہ لاکھہ روپیہ کو پہنچتی تھی اور قرضہ مہاجنان کا علاوہ اوسکے - بحالت قرقی جاگیر کچھہ ادا ہوا اور کچھہ اب تک باقی ہے	(۴) ایسا ہی جب کنور دلیپ سنگھ جاگیردار ریٹھی پرگنہ برونده فوت ہوگیا تو اوسکے بیٹے مسمی بھوپال سنگھ پر بھی جو وارث حقیقی تھا ایسا ہی دباؤ ڈالکر مبلغ عـــہ روپیہ لیکر نائب مال کے ساتھہ تقسیم کرلیا - ثبوت موجود ہے -

نمبر تجویز	نمبر مغلیط
ملازمان کی تنخواہین تک چڑہی ہوئی ہین تو بیس ہزار روپیہ کہان سے آتا جو رشوت مین دیاجاتا اور کیون دیاجاتا مرزایان کو کوئی تعلق نہین نہ نائب وزیر ال کا کچھہ اختیار۔	
جاگیرات کے مقدمات کا سرکار عالیہ فیصلہ کرتی ہین ۔	
نمبر(۵) پر ناصر خان مستاجر بنانیا کا مقدمہ ہے مثل ملاحظہ ہوئی یہ مقدمہ خودکشی کا ثابت ہوا پہلے منتظم پولیس نے موقع پر تحقیقات کی پھر صدر المہام یعنی سشن جج منشی عنایت حسین خانصاحب نے خود عدالتانہ تحقیقات موقع پر جاکر کی اور کل شہادت وموجودہ حالت موقع سے اون کو ثابت ہوا کہ مقدمہ صریحاً خودکشی کا ہے مثل مرتبہ قاضی صاحب ومفتی صاحب کی عدالت شرعیہ مین بہیجی گئی اوحکام شرع نے بھی اپنے شرعی طریقے سے تحقیقات وطمانیت حاصل کر کے فتویٰ لکھا تب وہ مثل نیابت وزارت دیوانی فوجداری مین بہیجی گئی اور نیابت وزارت سے	(۵) ناصر خان مستاجر بنیا نیہ پرگنہ اسلام نگر نے اپنے سپاہی کو دیوان گنج مین قتل کرڈالا اونہون نے ۵ ہزار روپیہ لیکر اوسکو چھوڑدیا اور روپیہ منتظم پولس اور مرزاؤن نے باہم تقسیم کرلیا۔ ثبوت موجود ہے ۔

نمبر تجویز	نمبر مفلیٹ
اس محکمے مین اور اخیر کو محکمۂ عالیہ سرکار مین بھیجی گئی بہ اتفاق راے حکام شرع حضور سرکار عالیہ کے حکم اخیر سے فیصلہ ہوا اب ناصر خان نے رہائی پائی اور شرعی دیت بوجہ وقوع خودکشی جو مکان مین ناصر خان کے ہوئی تھی بمقدار سہ مالہ ۵ ۔ ۱۳ ار ایک پائی ناصر خان سے وارثان امیر خان سپاہی ہلاک شدہ کو دلائی گئی نہ منتظم پولیس کو اختیار رہا کرنے کا تھانہ مرزا یان کو جن سے کوئی تعلق اس مقدمے کا نہین تھا لیکن باوجود موجودگی مثل کے ہمنے ناصر خان کو اور اوسکے وکیل مولوی احسان حسین کو حلف دیا دونون نے بہ حلف بیان کیا کہ ایک حبہ بھی رشوت کا اوس مقدمے مین کسی کو نہین دیا گیا اس مقدمے کی بابت برابر تحریرات اجنٹی سے آئین اور جوابات بھیجے گئے نیز تجویزین عدالتون کی محکمۂ موصوف مین مناسب وقت پر بھیجی گئی ہین۔ مقدمات قتل مین ریاست بھوپال کی تحقیقات اور فیصلہ بے حد احتیاط سے ہوتا ہے۔	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
نمبر(۶) پر احسان اللہ سپاہی کا مقدمہ ہے اُس سپاہی کے مضروب یا ہلاک ہونے کی نہ کوئی رپورٹ پولیس مین ہوئی نہ احسان اللہ کبھی کسی شفاخانے مین علاج کو گیا نہ کسی عدالت مین یا محکمۂ عالیہ اجنٹی مین کوئی عرضی گزری لیکن باوجود بے اصل محض ہونے کے ہمنے یار محمد خان برادر احسان اللہ کو جسکا نام غلط پمفلٹ مین احمد یار خان لکھا ہے طلب کیا اوسنے بحلف بیان کیا کہ میرا چھوٹا بھائی احسان اللہ تھا جو مرگیا اوسکے کچھہ اندرونی جسم مین چوٹ تھی مجھکو کسی عملہ وزارت یا فوجداری یا پولیس نے دعوی کرنے سے منع نہین کیا اور مین نے خود کسی پر دعوی نہین کیا خدا پر چھوڑ دیا اوس کا بھائی شادی کے زمانے مین گھر سے گیا تھا تب تندرست تھا جب واپس آیا تو آکر پڑ رہا دس بارہ روز بعد مرگیا وہ اب بھی کسی پر دعوی نہین کرتا نہ کچھہ ثبوت دیسکتا ہے کیونکہ نالشی اور فریادی نہین ہے ہمنے کھلی عدالت مین اوسکو سمجھایا کہ اگر کچھہ بھی اصلیت مقدمے	(۶) اِنکے بیٹے شجاعت علی بیگ تحصیلدار اسلامنگر نے احسان اللہ خان سپاہی معتینہ تحصیل کو اسقدر مشکین بند ہو کر مارا کہ وہ بیہوش ہوتے کے ساتھہ ہی مرگیا جب اوسکے بھائی احمد یار خان نے دعوی کرنا چاہا تو عملہ وزارت و فوجداری و پولیس سے اوسپر دباؤ اور خوف ڈالکر خاموش کرادیا اور وزارت تک اوسکو نہ پہنچنے دیا ثبوت معہ گواہان موجود ہے

نمبر تجویز	نمبر مفلیٹ
کی ہے تو وہ بے خوف بیان کرے کہ تحقیقات منصفانہ کیجاے لیکن اوسنے کچھہ بھی بیان نہین کیا تب ہمنے اوسکے تعلقات دریافت کیے معلوم ہوا کہ وہ پہلے بزمرۂ سواران سنج وردی مین سرکاری نوکر تہا وہان سے خود نوکری چھوڑکر مصاحبت مین میان لطیف محمد خان صاحب اور میان مجید محمد خان صاحب کے نوکر ہوا اور اب تک نوکر ہے عـہ۵ ماہانہ پاتا ہے کوئی رپورٹ متعلق بیماری یا وفات یا کسی مضروبی کی نہ پولس مین ہوئی نہ شفاخانون مین۔	
نمبر (۷) پرچودہری بہوانی سنگہ جاگیردار و مستاجر پرگنہ بیرسیا کا مقدمہ ہے جسکی نسبت بارہ ہزار روپیہ لینا مرزایان و نائب مال کا بیان کیا گیا ہے منشی علی حسین ناظم ضلع اور منشی عبد القیوم نائب ناظم کا بہ حلف اظہار ہوا عبد القیوم نے بحلف بیان کیا کہ چودہری بہوانی سنگہ بدرجۂ غایت مفلوک الحال ہے حتی کہ بارہ روپیے بھی کسی کو نہین دے سکتا۔ اور منشی علی حسین ناظم ضلع نے بیان کیا کہ تا کب	(۷) اونہون نے چودہری بہوانی سنگہ جاگیر دار و مستاجر پرگنہ بیرسیا سے معافی بقایا مین عـــے روپیہ لیا اور نائب مال کے ساتھہ تقسیم کرکے خرد برد کرلیا۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کوئی باقی معاف نہین ہوئی ہوا یہ سنگہ ایک قلیل جاگیر تخمیناً ہزار روپیہ سال کی رکہتا ہے جسمین اوسکے شرکا بہی ہین ایک مستاجر کا ضامن تہا جسنے باقی ڈالی مستاجر کی جایداد قرق و نیلام ہوئی اوس سے مطالبہ سرکاری وصول نہ ہوا تب ضامن کی جایداد بہی قرق و نیلام ہوئی اوسکی جاگیر بہی قرق ہے لہذا یہ بیان بالکل غلط و بے اصل ہے نہ باقی معاف ہوئی نہ کسی کو کوئی رشوت ملی مثل کے ملاحظہ سے بیان ناظم صاحب کی تصدیق ہوتی ہے اور پمفلٹ کی تکذیب۔	
نمبر (۸) یہ مقدمہ ہمشیرہ پیر عباس مرحوم کا ہے جسمین دونون فریق سے رشوت لینے کا بیان ہے ہمنے دونون فریق کو طلب کیا اور دونون فریق کے ارکان یعنی پیر نیاز احمد صاحب و پیر یحیی صاحب پسر ہمشیرہ پیر عباس مرحوم جو بعد وفات اپنی مان کے اور بروقت وارث ہونے مقدمے کے قائمقام قرار پائے تھے حاضر آئے دونون نے بحلف بیان کیا کہ ہمنے کسی کو رشوت نہین دی نہ ہم سے	(۸) ہمشیرہ پیر عباس متوفی مرحوم سے اونکے ورثا الیاس میان و نیاز احمد پر دعوی ایک جز حصہ کا نیابت مال مین کراکر دو ہزار روپیہ ہمشیرہ پیر عباس سے لیکر الیاس میان و نیاز احمد پر ڈگری کرادی۔ اور باہم تقسیم کر لیا۔ اوسکے بعد مقدمہ کا اپیل کراکر آپ پنچ مقرر ہوگیے اور بارہ سو روپیہ الیاس میان و نیاز احمد سے لیکر اس ڈگری مین ترمیم کردی اور یہ روپیہ بہ شراکت

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کوئی شخص اس ملک مین کچھ لے سکتا ہے ہم پر سب کے بلکہ خاندان شاہی کے بھی ہین ہمارا ایسا ادب اس ملک مین ہے کہ سب ہمکو نذر دیتے ہین یہ واقعہ مندرجہ پمفلٹ بالکل جھوٹا ہی ہمارے مقدمے مین کثرت رائے سے فیصلہ پنچایت کا ہوا ہی اور مفتی عبدالحق صاحب سرپنچ تھے ۔ نیز بیانات مندرجہ اظہارات سید محمود علی و مولوی ظہور علی احمد وکلا سے بھی تکذیب مضمون مندرجہ پمفلٹ کی ہوتی ہے ۔	نائب مال تقسیم کر لیا ۔
مقدمہ نمبر (۹) ہزاری مل سیٹھہ وسری کشوری ستھانی کا ہے جسکی مثل سے پایا جاتا ہی کہ ابتک کوئی فیصلہ نہین ہوا ہزاری مل کا بحلف اظہار ہوا وہ کہتا ہی کہ مضمون مندرجہ پمفلٹ بالکل جھوٹا ہے نہ مین نے کوئی روپیہ مرزایان کو دیا نہ ستھانی نے دیا ستھانی کے پاس اگر روپیہ ہوتا تو اوسکا مکان پونے چھہ سو روپیے مین نیلام کیون ہو جاتا مولوی احسان حسین وکیل ستھانی کے بیان سے بھی تکذیب و تردید پمفلٹ کی ہوتی ہے ۔ ایک مقدمہ فوجداری مین دوسرا دیوانی عدالت مین ابتک دائر ہے اور کوئی فیصلہ نہین ہوا نہ مرزایان سے کوئی تعلق ہے	(۹) ہزاری مل سیٹھہ تحویلدار حضور پر سری کشور ستھانی سے دعویٰ دفینہ کھودنے کا دائر کرا کر ستھانی سے وعدہ کیا کہ جسقدر تو دعویٰ کرے گی ۔ وہ ہم تجھکو دلوا دینگے مگر تو تین ہزار روپیہ دیدے ۔ چنانچہ یہ روپیہ تو اس سے لے لیا ۔ اور اوس مدعا علیہ سے بھی ۵ ہزار روپیہ لیکر اوسکی مخلصی کرا دی ۔

نمبر تجویز

نیز بیان مولوی سید احسان حسین وکیل کا موید قول ہزاری مل کا ہے اور مبطل مضمون مندرجۂ پمفلٹ کا۔

نمبر (۱۰) سیٹھہ گنبھیر مل سری مل کی قرقی کی بابت مسل ملاحظہ ہوئی مولوی احسان حسین وکیل اور مولوی ظہور علی احمد وکیل فریقین کی شہادت حلفی لی گئی تو ظاہر ہوا کہ مقدمہ صرف بابت مطالبۂ پانچ ہزار روپیے کے تھا جسکی بابت قرقی کا حکم ہوا تھا اور صمـ کی ہنڈی سیٹھہ سردار مل نے داخل کر دی تھی جب اصل مقدمے کے منتقل ہونے کا واسطے فیصلے کے عدالت دیوانی مین محکمۂ وزارت سے حکم دیا گیا تب نیابت مال سے مقدمہ متدائرہ صیغہ عاملانہ خارج کر دیا گیا ایسی شکل مین غیر ممکن ہے کہ کوئی شخص رشوت دے پھر مقدمہ پانچ ہزار کا اور رشوت آٹھہ ہزار دینا بالکل خلاف

نمبر پمفلٹ

(۱۰) سیٹھہ گنبھیر مل سری مل جو ایک لکھہ پتی ساہوکار ہے عمال نیابت مال قرقی کی غرض سے اوسکی دوکان پر گیے۔ سیٹھہ مذکور کے اس استفسار پر کہ ہمین کسی کا دینا نہین ہے۔ کیون قرقی کیجاتی ہے تو جواب دیا گیا کہ سیٹھہ پونم چند سنگھٹی متوفی نے جو باقیدار سرکاری تھا اوسنے مبلغ عہ روپیہ کا حوالہ تمہاری دوکان پر بتلایا تھا لہذا بقایا سرکاری مین قرقی کی جاتی ہے۔ ساہوکار مرزایان کے پاس گیا جہان مبلغ ۸ ہزار روپیہ دینے پر اوسکی مخلصی ہوئی۔ روپیہ نائب مال کے ساتھہ تقسیم کر لیا گیا

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
عقل ہے۔ مرزایان کا کوئی تعلق مقدمے سے نہین معلوم ہوتا۔ نیز بیان حافظ عبدالکریم و منشی عبدالعظیم و کلارک کا مویدِ اِس تقریر کا اور مکذب مضمون مندرجہ پمفلٹ کا ہے۔	
نمبر ۱۱ یہ ستیل داس مہنت ہوشنگ آباد کا مقدمہ ہے ملاحظۂ امثلہ سے پایا جاتا ہے کہ یہ مہنت ظالم ستیل داس ایک بدچلن اور ظالم و بے اعتبار مقروض آدمی تھا سید محمد علی ناظم ضلع نے رپورٹ کی اور ایک نقشہ بنا کر بھیجا جسکے ذریعہ سے غریب و مظلوم کاشتکاران کی فہرست اراضی ظاہر ہوتی تھی جس سے جبراً مستاجر مذکور نے کاشتکاران کو بیدخل کر کے اپنے قبضے مین کر لیا تھا اور کاشتکاران بے رزق کر دیے گیے تھے	(۱۱) ستیل داس مہنت سکنہ ہوشنگ آباد جو ایک ذی عزت ذی وجاہت۔ باعتبار شخص تھا۔ ایک عرصے سے اوسکی مستاجری مین ۱۴ گانون ریاست کے تھے۔ چونکہ وہ ایک متمول اور بادیانت شخص تھا مرزایان نے اوسکو بذریعۂ نائب مال بُلا کر یہ دہمکی دی۔ کہ تم علاقۂ غیر کے باشندے ہو یہ گانون جو تمھارے تحت مین ہین واگزار کر لیے جائینگے۔ اور کئی طرح کا دباو ڈالکر اوس سے مبلغ عہ ہزار روپیہ لیکر کچھہ دن کے لیے سکوت کر گیے۔ چند مدت کے بعد اس وجہ سے کہ گانون آباد اور مفاد کے تھے اور کاشتکار وہان کے خوشحال

نمبر تجویز	نمبر مفلٹ
اور یہ بھی دکھایا کہ میعاد پٹہ جات مستاجری کی گزر گئی ہے کاشتکاران نہین چاہتے کہ آئندہ ایسے معاملہ کے تحت مین رہین سیتل داس پر دیوانی عدالت مین نالشین دائر ہوئی تہین اور راجہ سیٹھہ گوکل داس گوپال داس کی نالش مین جب قرقی کا حکم ہوا اونسنے اپنی جایداد ملک بھوپال سے ضلع ہوشنگ آباد مین منتقل کردی حضور سرکار عالیہ نے جدید قانون بندوبست مین ایک قاعدہ خاص بنادیا تھا کہ آئندہ مستاجری دہات کی صرف باشندگان ملک بھوپال کو دی جاوے نہ باشندگان ملک غیر کو جو سرکاری مطالبہ و مطالبات رعایای ریاست کو ہضم کرکے دوسرے ملک مین چلے جاتے ہین لہذا مہنت سیتل داس کو واسطے آئندہ کے بعد انقضاے میعاد پٹہ جات مستاجری جدید مستاجری دینے سے انکار کیا گیا	وتمول تھے - وزیر ریاست کو جو انکے قبضے مین آہی چکا تھا - کہہ سنکر اوسکو نہایت بے عزتی کے ساتھ انہون نے ریاست سے نکلوادیا - اور تمام مال مویشی معہ غلہ وغیرہ کے جو ہزارہا روپیے کی قیمت کا تھا ضبط کرلیا - اور نایب مال کے ساتھ یہ سب چیزین تقسیم کی گئین - مہنت مذکور ابھی تک ہوشنگ آباد مین ہے اور انصاف طلب ہونے کے لیے ثبوت دینے کو موجود ہے اور دہات اوسکے انہون نے اپنی مستاجری اور قبضے مین کرلیے -

نمبر مفلیٹ	نمبر تجویز
	اسمین کوئی تعلق مرزایان کا وقت اخراج مستاجری نہین تھا روایت لینے عـــہ ہزار رشوت کی ویسی ہی جہوٹی ہے جیسے دیگر مقدمات متذکرہ بالا کی نائب وزیر صاحب مال کو ازخود مستاجری دینے یا چہین لینے کا اختیار نہین ہے نہ وہ کوئی ابتدائی رپورٹ کرتے ہین بلکہ وہ محکمہ درمیانی ہے ابتدائی رپورٹ تحصیلات ونظامت سے آتی ہے جسکو وہ بعد لکہنے اپنی رائے کے اس محکمے مین بغرض فیصلے کے بہیجتے ہین۔ قرقی کسیقدر مال کی صیغہ اجرائے ڈگری مین عدالت دیوانی سے ہوئی ہے جو انصافاً ہونا چاہیئے تھی نیابت مال سے کچہہ واسطہ نہین ہے شہادت اسکی مولوی محمد علی ناظم ضلع جنوب و منشی بشیر الدین تحصیلدار شاہ گنج و سید محمود علی وکیل موجود ہین۔

نمبر تجویز

نمبر ۱۲ پر سید امداد حسین کا مقدمہ ہے امداد حسین نے خود بحلف اظہار دیا ہے کہ اوسنے اپنی زوجہ بسم اللہ کو بخوشی طلاق دیا محکمہ قضا میں اوسکی تصدیق ہوئی اور شہادت منشی سعد اللہ وکیل عدالت و منشی عبد العظیم وکیل و مولوی احسان حسین وکیل سے ثابت ہے کہ طلاق پہلے بوجہ رنجش باہمی کے زوجہ و شوہر مین ہوئی تھی اوسکے بعد بموجودگی ان گواہون کے طلاقنامہ تحریر ہوا مثل دار القضاء کے ملاحظہ سے پایا جاتا ہے کہ دوم ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ کو ایک عرضی مسماۃ بسم اللہ نے محکمہ قضا مین گذرانی بدین مضمون کہ عرصہ دو برس کا ہوا جب سید امداد حسین نے مجھکو طلاق دیکر طلاقنامہ لکھہ دیا تھا اور مین نے اپنا کل زر مہر معاف کردیا ہے سید شبیر حسین و رجب علے سوداگر و شیخ سعد اللہ وکیل گواہ ہین محکمہ قضا سے تصدیق و اندراج رجسٹر ہونا چاہیئے۔ امداد حسین نے حاضر ہوکر روبروے قاضی صاحب بموجودگی شیخ سعد اللہ و فضل حسین و شبیر حسین کے اقرار کرلیا

نمبر پمفلٹ

(۱۲) سید امداد حسین منصبدار ریاست کی عورت کو جو حسین و شکیلہ تھی۔ افضال بیگ نے اپنے گھر کسی بہانہ سے بلاکر محبوس کرلیا اور پھر اوسکے شوہر کو بلاکر دہمکایا۔ کہ اس کو طلاق دیدے۔ ورنہ تم قید کرادیے جاؤگے۔ یا تمہارا رہنا بھوپال مین مفید نہ ہوگا اور اوس کو مبلغ دو ہزار روپیہ بھی دینا چاہا۔ اوس نے روپیہ لینے سے انکار کیا۔ اور دباؤ سے مجبور ہوکر عورت کو طلاق لکھدی وہ عورت جسکا نام بسم اللہ۔ اور شکور خان فوجدار کی لڑکی ہے۔ ابھی تک اونکے پاس ہے اور سخت ناخوشی و ناراضگی سے بسر کررہی ہے علے ہذا اسیطرح امجد علی پسر نظر علی کی زوجہ بھی جبراً چھین رکھی ہے۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کہ دو برس ہوے ہین نے مسماۃ بسم اللہ بنت شکور خان کو بعوض معافی مہر طلاق دی ہے قاضی صاحب نے تصدیق کیا اور رجسٹر مین درج ہوا۔ ٢ ذیقعدہ سنہ ١٣٢٠ھ کو اوسکے بعد دوسرے رجسٹر سے پایا جاتا ہے کہ ٢٣ ربیع الاول سنہ ١٣٢١ھ کو نکاح مسماۃ بسم اللہ کا ساتھہ مرزا افضال علی بیگ کے بعوض ایکہزار روپیہ مہر کے منعقد ہوا۔ ایک سال پانچ ماہ بعد یہ نکاح ہوا ہے نہ کسی جبر کا وجود پایا جاتا ہے نہ حبس بیجا کا نہ کسی تخویف کا۔	
نمبر ١٣ پر مقدمہ احمد حسین کا ہے مثل اور شہادت مولوی احسان حسین منشی محمود علی منشی عبد العظیم حافظ عبد الکریم و مولوی ظہور علی احمد وکلاے عدالت گواہان سے صاف ظاہر ہے کہ احمد حسین ایک سال کے واسطے قید نہین ہوا ما بین احمد حسین و شیخ امیر سپاہی بیڑہ ہفتم کے سر راہ جھگڑہ ہوا جسمین احمد حسین نے ایک چاقو چلایا سپاہی زخمی ہوا احمد حسین کو پولیس نے گرفتار کیا عدالت مین چالان کیا مدعا علیہ زیر حوالات تھا	(١٣) مسمے احمد حسین جو انکا رشتہ دار بہی ہوتا ہے اُس کو انکے مقابلے مین ایک مقدمہ مین کامیابی ہوئی جسکی وجہ سے انھون نے بدمعاشون سے اپنے گہر مین بلوا کر پٹوایا اور جہوٹا الزام لگا کر اوسکو ایک سال قید کرا دیا۔ جو ایک سال تک بے جرم اور غیر واجب طور پر قید رہا۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
باہمی راضی نامے پر فیصلہ ہو گیا۔ اس مین نہ کوئی فریق مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ تھے نہ اونکا کوئی تعلق معلوم ہوتا ہے۔	
نمبر ۱۴ مقدمہ محمد اسحاق خان کا ہے اس مقدمے مین جو مخبری ہوئی تہی یہ تہی کہ سرکاری جنگل کی لکڑی یسین محمد خان کے ہاتھ فروخت کی اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سرکار عالیہ نے محمد اسحاق خان سے جنگل نکالکر دوسرا مہتمم جنگل مولوی نظیر علی کو مقرر کیا مرزایان سے نہ کوئی تعلق تھا نہ ممکن تہا کہ محمد اسحاق خان کوئی حبہ اونکو دیتا اور کیون دیتا جبکہ حکم ہی برخلاف اوسکے ہوا تہا شہادت گواہان لایق ملاحظہ ہے منشی قدرت علی ناظم مغرب و مولوی سید احسان حسین وکیل و منشی عبد العظیم وکیل و محمد یوسف خان پسر محمد اسحاق خان مرحوم۔	(۱۴) انہون نے محمد اسحاق سابق مہتمم تعمیرات ریاست پر زبانی عبد العزیز و دہرم چند یہ جہوٹی مخبری کرا کر کہ یسین محمد خان جاگیردار اور سلطان دولہ شوہر ولیعہدہ سے ملا ہوا ہے مبلغ [illegible] ہزار روپیہ اوس سے لے لیا۔
نمبر ۱۵ خود درخواست پر تعزیہ داران و پولیس کے سنہ ۱۳۰۰ھ مین وسیع سڑکون سے اجازت لیجانے تعزیون کی دیگئی تہی مطابق اوسکے سنہ ۱۳۰۹ھ مین	(۱۵) انہون نے صرف اپنی عورتون اور لڑکیونکو تماشا دکہلانے اور اونکی رضامندی کے لیے وزارت کو مغالطہ دیکر اس حکم کے نکالنے پر مجبور کیا کہ محرم مین

نمبر پمفلٹ	نمبر تجویز
اہل تعزیہ انکے مکان کے سامنے سے نکلین جو کہ دستور قدیم کے خلاف اور سخت ناراض کن اور بلوہ انگیز تھا۔ اور جبراً و قہراً فوجی سپاہی انکے پیچھے لگاکر اونکو اپنے مکان کے سامنے سے نکلنے پر مجبور کیا گیا نزدیک تھا کہ سخت ہنگامہ و بلوہ و فساد برپا ہو لیکن پولیٹیکل ایجنٹ نے جبکہ اونکو تار دیا گیا۔ وزیر کو ایسے مغالطون مین آنے اور فساد انگیز حکم دینے پر تنبیہہ کی اور اونکا جو بانی مبانی فساد تھے کوئی تدارک نہ ہوا۔	بھی احکام جاری ہوے تھے لیکن چند بدمعاشون نے باہمی رنجشون سے فساد کرنا چاہا اور مختلف راہون سے لیجانا۔ لہذا ہمنے صدر المہام صاحب و میر بخشی صاحب بہادر نصرت جنگ و منتظم صاحب پولیس کو حکم دیا کہ جس راہ کو سب بالاتفاق پسند کرین وہ جاری کردیجاے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مفسدون کو سزا دی گئی۔
(۱۶) منشی حسین خان مرحوم نے اپنے عـــہ روپیہ کے نوٹ چوری کرلینے کے بارے مین فیاض حسین خان پر دعوے کیا۔ انہون نے نائب مال سے ملکر مبلغ ۸۰۰۰ ہزار روپیہ فیاض حسین خان سے لیکر تقسیم کرلیا۔ اور اس مقدمے کو بالکل زائل کرکے نوٹ واپس نہ ہونے دیے۔	نمبر ۱۶ پر مقدمہ منشی حسین خان مرحوم کا بنام فیاض حسین خان کے ہے ملاحظہ مثل سے ثابت ہوتا ہے کہ حسین خان نے اپنے برادر زادہ فیاض حسین خان پر دعوے کیا تھا کہ عـــہ کے مالیتی نوٹ میری ملکیت کے اوس نے فروخت کرڈالے اور فیاض حسین خان کا جواب تھا کہ نوٹ اوس کے پدری مال سے ملے اس مقدمے مین حسین خان نے ثبوت سے

نمبر تجویز	نمبر کمپلینٹ
عاجز ہو کر عدالت مین درخواست کی کہ وہ کچھہ ثبوت نہین دے سکتے مقدمہ خارج کیا جاے عدالت سشن جج نے پولیس سے ثبوت طلب کیا اور جب کوئی شہادت میسر نہ ہوئی مقدمہ خارج کیا نہ مرزایان کا کوئی تعلق مقدمے سے تہا نہ نائب وزیر مال کا نہ ممکن تہا کہ فیاض حسین خان آٹھہ ہزار روپیہ ایسے مقدمے مین کسی کو رشوت دیتا شہادت فیاض حسین خان و مولوی احسان حسین و منشی عبدالعظیم وکلاء کی موید اسکی ہے۔	
نمبر ۱۷ یہ مقدمہ جنگلات ریاست کا ہے مولوی محمد اسحاق خان و مولوی محمد علی و منشی علی حسین و منشی قدرت علی چارون ناظمان اضلاع جو حیثیت کلکٹر مجسٹریٹ ضلع کی اس ملک مین رکھتے ہین اور شہادت منشی عبدالقیوم نائب ناظم ضلع شمال و منشی عبدالرحمن خان نائب ناظم ضلع مغرب و تحصیلداران و حافظ عبدالکریم وکیل سے ظاہر ہے کہ یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے نیز بمقابلہ	(۱۷) جس جس قدر جنگل کہ ریاست کا دیہات سے متعلق تہا اوسکے بارہ مین قانون خلاف ورزی جنگل کا مرتب کر کے تمام جنگل پر قبضہ کر لیا گیا ہے اس خلاف ورزی کے سلسلے مین لاکہون روپیہ رعایاے ریاست سے بذریعہ ملازمان جنگل و تہانہ قانونی مشکلات مین پہانس کر نائب مال و مرزایان نے وصول کر لیا ہے چونکہ وہ ناواقف اور بالکل ایسے امور سے بیخبر ہین لہذا ہر روز ان پر نئے نئے جرم اور الزام قایم کر کے رشوتین

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
رعایا کے قانون وہی جاری ہے جو عہد کرنل وارڈ صاحب بہادر مین تہا ہمارے عہد مین جس قدر ترمیم اوسکی سرکار عالیہ نے مجلس واضع قانون سے کی ہے مفید بحق کاشتکاران کے ہے نہ مضر ایسے قوانین کی نقلین محکمہ اجنٹی مین بہیجی جاتی ہین کوئی امر مخفی نہین ہے۔	لی جاتی ہین۔ اس کی مشرح کیفیت لکہنے کے لیے کہ کیسے کیسے ظلم اور زبردستیان رعایا پر کی گئی ہین۔ ایک کتاب کی ضرورت ہے۔ یہ خود مقدمات وضع کرکے اونکے ذمے لگاکر روپیہ وصول کرتے رہتے ہین۔
نمبر ۱۸ اپر مقدمہ ٹہیکہ بست سالہ آبکاری کا ہر جو واراب جی کو دیا گیا ملاحظہ مثل سے اور خود شہادت واراب جی سے ظاہر ہے کہ یہ ٹھیکہ مفید بحق سرکار ہوا ہے معہ [illegible] سالانہ پر ٹہیکہ دیا گیا ہے پچہلے زمانے مین کبہی اس حد تک آمدنی آبکاری کی نہین پہونچی تھی اب یکجائی ٹھیکے سے سرکار کو فائدہ ہوا ہے اور آیندہ ہر پانچ سال پر اضافہ پانچ روپیہ فیصدی کا مشروط ہے جس سے [illegible] تک جمع پہونچ جائیگی ایسی صورت مین یقین نہین ہوسکتا کہ واراب جی کسی کو کچہہ بہی رشوت مین دیتا اور مرزایان سے کوئی تعلق	(۱۸) بست سالہ ٹہیکہ آبکاری کا واراب جی کو کل ملک محروسہ کا معہ دیہات جاگیر [illegible] روپیہ رشوت مین اوس سے لے لیا اور نیز اوس ٹھیکے مین یہ دونون بہائی بہی شریک ہین۔ دیہات جاگیرداران کو شامل کرنے سے سخت نقصان جاگیرداران کو پہونچا ہے اور جو رشوت واراب جی سے لی گئی ہے وہ نائب مال اور ان دونون نے آپس مین تقسیم کرلی ہے۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
نہین وہ خانہ نشین پنشن دار ہین جو سرکار کی فیاضی سے اپنا پیٹ بہرتے اور تجارت وغیرہ کرتے ہین جاگیرداران مین کسی کا نقصان اس ٹہیکے سے نہین ہوا کیونکہ رقومات مندرجہ اسناد جاگیرداران کا ادا کرنا سرکار نے اپنے ذمے لیا ہے اورکسی ملک مین ایسی چیزون کا انتظام نہین ہوسکتا اگر ایک ملک مین سیکڑون حکومتین ہون ۔ انگریزی ملک مین بہی انتظام آبکاری کے واسطے قوانین جاری ہین اور عام طور پر جاگیرداران معافی داران و زمینداران کو اختیار نہین دیا گیا ہے کہ اپنے اپنے علاقہ جات مین شراب کشید کراوین اور دوکانین قایم کرین ۔ ایسا ٹھیکہ دینے کا اختیار نائب وزیر صاحب مال کو نہین ہے بلکہ اوسکی منظوری محکمہ وزارت سے اور اخیر حکم منظوری کا سرکار عالیہ سے ہوا ہے اور سرکار عالیہ سے بعض اخوان ریاست نے عذر کیا تھا اوسکو سمجھکر دوراندیشی سے یکجائی ہونا ٹھیکے کا منظور فرمایا ہے ۔	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
نمبر ۱۹ بالکل غلط ہے سائر کا روپیہ جس قدر ناکہ داران و داروغگان سائر وصول کرتے ہین محکمۂ تحصیل مین روزانہ داخل کرتے ہین اوسکا سیاہہ محکمۂ سائر مین بھی ہوتا ہے اور تحصیل سے بلاتعلق محکمۂ سائر کے خزانہ سرکاری مقام بھوپال مین روپیہ بذریعہ ہنڈوی روانہ ہوتا ہے مہتمم سائر کل مجاز نہین ہے کہ وہ روپیہ پرگنات کا اپنے پاس منگائے تو کس طرح تغلب کر سکتا ہے۔ علاوہ بران کاغذات سائر کی جانچ برابر ماہانہ ہوتی رہتی ہے اور ہمنے ایسے نقشہ جات و قواعد حسابی جاری کر رکھے ہین کہ اگر ایک پیسہ بھی کوئی شخص تغلب کرتا ہے تو فوراً پکڑا جاتا ہے اور عدالت سے اوس کو سزا ہوتی ہے تغلب جو ہوا کرتا ہے وہ نہایت ہی قلیل رقمون کا عین وقت لینے محصول کے ناکہ دار و سپاہی وغیرہ کرتے ہین یا کوئی مال بغیر لینے محصول کے نکال دیتے ہین اون کارروائیون مین بوجہ سخت نگرانی کے اکثر گرفتاری ہو جاتی ہے کیونکہ ناکہ داران پر داروغہ مقرر ہے اور داروغگان پر گرداور گشت کنندہ ہے مہتمم سائر کل	(۱۹) سالگذشتہ مین قریب دو لاکھ روپیہ کے خاص عین المال سرکاری محاصلۂ سائر ان مرزاؤن اور نائب مال نے بہ شراکت مہتمم سائر کل تغلب کیا مگر کوئی تحقیق اس کی نہین ہوئی اور معاملہ تغلب صاف و صریح و ظاہر ہے۔ سالگذشتہ مین سات لاکھ روپیہ بنام نہاد غلہ سرکار سے مجرا لیا اور امسال اوس غلہ کا سٹر جانا ظاہر کر دیا ہے

نمبر تجویز	نمبر ممفلیٹ
اون سب پر افسر ہے جو دورہ کرکے ہر جگہہ کا حساب جانچتا ہے اور اکثر بہی کھاتون مہاجنی سے درآمد برآمد مال کا مقابلہ ساتھہ کاغذات سائر کے کرتا رہتا ہے تاکہ اوس کو معلوم ہوسکے کہ ٹھیک ٹھیک محصول لیا جاتا ہے ورصورت زیادہ ستانی بھی فوجداری سے سزا دی جاتی ہے اور محصول کم لینے پر بہی شہادت منشی عبدالعظیم وکیل کی موئد اس تقریر کی ہے۔ یہ حکایت بالکل غلط ہے کہ سالگذشتہ مین سات لاکھہ روپیہ بنام نہاد غلہ سرکار سے مجرا لیا اور اسسال اوس غلّے کا سڑ جانا ظاہر کردیا شہادت سیٹھہ چُنّی لال مہتمم خزانہ نیز اون کاغذات سے جو دفتر سرکاری مین موجود ہین تکذیب اس بیان کی ہوتی ہے۔	
نمبر ۲۰ کی نسبت شہادت منشی مقصود علیخان سابق ناظم حال معین صدرالمہام و شہادت ہاے مولوی محمد اسحاق خان و مولوی محمد علی و منشی قدرت علے	(۲۰) اختتام سال پر ان دونون بہائیون نے نائب مال سے ملکر ایک دربار تحصیلداران کا قایم کیا۔ اور حکم دیا گیا۔ کہ ہر تحصیلدار ایک ایک ہزار روپیہ

نمبر تجویز

ومنشی علی حسین ہر چہار ناظمان اضلاع جو اس ملک
مین بجاے کلکٹر مجسٹریٹ اضلاع کے عہدہ دار ہین
نیز شہادت گواہان مفصلہ ذیل منشی عبد العزیز و
مولوی سید اعظم حسین ومولوی عین الدین ومنشی
سید احمد ومنشی بشیر الدین ومنشی سید حامد حسین ومنشی
سید باقر حسین وحافظ حبیب اللہ خان ومنشی ریوا شنکر
تحصیلداران ومنشی عبد القیوم ومنشی عبد الرحمن خان
نائب ناظمان ومولوی سید احسان حسین ومنشی
عبد العظیم وکلاء سے ثابت ہے کہ بیان ہذا حسبہ
پمفلٹ بالکل بے بنیاد ہے مقصود علیخان کا
تحصیلداری سے علحدہ کیا جانا بوجہ اونکی بدچلنی
کے ہوا ہے جسکی مثلین موجود ہین اور بایین وجہ کہ
اونکی شادی سرکار عالیہ کے رشتہ داران بعید مین
ہوگئی تھی اونکے ساتھ اس قدر سلوک کیا گیا ہے
کہ للعہ ماہانہ سالانہ داران مین بلا شرط خدمت
مقرر کر دیا گیا ہے عبد الحکیم خان اور ضامن علی کو
پنشن دیگئی کیونکہ وہ اب سرکار عالیہ کی راے مین

نمبر مفلپٹ

دے۔ جو دیگا وہ بحال رہیگا۔ ورنہ موقوف کیا جائیگا
اور دوم یہ کہ جو تحصیلدار ۵ ہزار روپیہ دیگا اوسکی ترقی
عسہ صعہ روپیہ تک کیجائیگی۔ چنانچہ جملہ
تحصیلداران نے باستثناء مقصود علیخان۔
عبد الحکیم خان۔ ضامن علی۔ ایک ایک ہزار اور
پانچ پانچ ہزار دیا جسکا بار رعایا پر ڈالا گیا۔ اور اونکو
شکنجون اور حوالاتون مین ڈال ڈال کر روپیہ وصول
کیا گیا۔ اور یہ تینون تحصیلدار بھی جو دیانتدار تھے
اور کارگذار اور ملازم قدیم تھے۔ ان مین سے دو
موقوف کیے گیے اور ضامن علی کی نسبت ابھی تجویز
ہے یہ رقم سال بسال وصول کیجاتی ہے مرزا
ونائب مال آپس مین تقسیم کر لیتے ہین۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
لایق کام کے نہین رہے نئے تینون تحصیلدار اونکا کام سے علحدہ ہونا اور تقرر وظیفہ خاص منظوری سرکار عالیہ سے ہوا ہے۔	
نمبر ۲۱ تہانہ داران کا کوئی دربار سالانہ نہین ہوتا ہے مگر امتحان لیا جاتا ہے جو شخص پاس ہوجاتا ہو دوبارہ نہین بلایا جاتا رقم پانچ سو روپیہ فی تہانہ دار لینا منتظم پولس کا بالکل ایک جھوٹا الزام ہے عبدالقیوم و محمد یقین دونون تہانہ دار انکا بحلف اظہار لیا گیا اوس سے صاف ظاہر ہے کہ عبدالقیوم ایک خاص ڈکیتی کے مقدمے مین عدالت صدرالمہامی کی تجویز سے مشکوک ہوا اس امر مین کہ اوس نے ایک ملزم کا اقبال بالجبر حاصل کیا بدینوجہ واسطے لینے جواب کے معطل کیا گیا اور محمد یقین کو ہمنے بدینوجہ تہانہ داری کے کام سے علحدہ کیا کہ وہ نہ امتحان مین کامیاب ہوسکا نہ وہ کام تہانہ داری کا انجام دیسکتا تھا اور بوجہ ملازمت سابق کے اوسکو پوری تنخواہ پر سررشتہ صدر مین تبدیل کردیا	(۲۱) اسی طرح پر تہانہ دارون کا دربار مقرر ہوا۔ اور پانصد روپیہ فی تہانہ دار مقرر کیے گیے سب تہانہ دارون نے دیا مگر دو تھانہ دارون نے یعنی محمد یقین و عبدالقیوم نے انکار کیا جس مین سے عبدالقیوم کو معطل کیا اور محمد یقین کا درجہ مرزاؤن نے گھٹوا دیا۔ یہ روپیہ منتظم پولس اور مرزاؤن نے باہم تقسیم کرلیا۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کوئی تنزل نہین ہوا خرچہ اسپ سے نجات ہوئی بیانات مولوی محمد اسحاق خان ناظم و منشی قدرت علے ناظم و منشی عبد القیوم نائب ناظم و منشی بشیر الدین تحصیلدار و منشی عبد الرحمن خان نائب ناظم و مولوی سید احسان حسین وکیل و منشی عبد العظیم وکیل و حافظ عبد الکریم وکیل سے اسکی تصدیق ہوتی ہے اور پمفلٹ کی تکذیب۔	
نمبر ۲۲ مرزایان یا نائب وزیر مال کا کوئی اختیار تقرر تہانہ داران و تحصیلداران مین نہین ہے کہ وہ کسی سے رشوت لے سکین ایسا تقرر ہمارے و سرکار عالیہ کے خاص مشورے سے ہوتا ہے اور ہمارا کوئی قرابت دار تحصیلداری یا تہانہ داری پر آجتک مقرر ہی نہین ہوا۔	(۲۲) جو آدمی تحصیلداری پر مقرر ہو۔ دو ہزار روپیہ اور تہانہ داری پر جو معین ہو پانصد روپیہ مرزایان و نائب مال کے نذر کرتا ہے۔ اس سے صرف وزیر صاحب کے رشتہ دار مستثنیٰ ہین۔
نمبر ۲۳۔ ذکی الدین تہانہ دار و لّود کا کوئی رشتہ ساتہہ نائب وزیر مال کے نہین ہے بلکہ وہ ہم وطن و ہم مذہب بھی نہین ہین نائب وزیر مال شیعہ مذہب ہین اور ذکی الدین سنی حنفی المذہب ہے ذکی الدین کی	(۲۳) ذکی الدین تہانہ دار ولود نے جو نائب مال کا رشتہ دار اور مرزایان کا دوست تھا۔ رام بخش بلائی وہ قوم چمار کی عورت کو جو ابھی کم سن تھی۔ تین دن تک محبوس کر کے زنا بالجبر کر کے مار ڈالا

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
رشتہ داری مولوی احسان حسین وکیل و مرزا حسین و علی اوسط و مولوی محمد اسحاق مہتمم بخشی گری صدر سے ہی مثل کا گم کرنا بھی جھوٹھ ہے مثل ہمارے سامنے موجود ہے اوس سے ثابت ہے کہ بخوبی تحقیقات ہوئی رام بخش بلاہی کی عورت کا کنوین مین گر کر مر جانا ثابت ہوا اس وجہ سے کہ نعش اوسکی کنوین سے برآمد ہوئی مدعی رام بخش نے اپنے اظہار حلفی مین بھی ذکی الدین تہانہ دار پر کوئی الزام آشنائی کا یا زنا بالجبر یا مار کر کنوین مین ڈال دینے کا نہین لکھایا بلکہ وہ اپنا اشتباہ آشنائی کا احسان اللہ پر بیان کرتا تھا اور قیاس کرتا تھا کہ احسان اللہ نے مار کر کنوین مین ڈال دیا ہوگا اوسنے تین گواہ لکھائے مسماۃ سورجیا اہیرنی اور فاضل خان و نبی حسین تینون گواہون نے خلاف مدعی کے گواہی دی عدالت نے مزید تحقیقات مین بہت سی شہادت اور بھی لی لیکن کوئی بات برخلاف مدعا علیہ کے پیدا نہین ہوئی نہ نسبت تہانہ دار یا ملازم تہانہ کے کوئی ثبوت ملا لہذا عدالت نے عدم ثبوت مین دعوے خارج کر دیا اجنٹی کے استفسار پر نقل تجویز عدالت بھیجی گئی تہی۔ نمبر ۲۴ - یہ بیان مندرجہ پمفلٹ ایسا جھوٹھ ہے	اور اوسکی لاش کو کنوین مین ڈلوا دیا شوہر عورت نے ایجنٹی مین فریاد کی - وہان سے بازپرس ہونے پر کوئی جواب نہین دیا گیا اور اوس مقدمے کو خراب کر دیا - نائب مال نے ایزد بخش سے (جو سراسر بدخواہ وزارت - وہمراز مرزایان ہے) مثل لیکر کاغذات مقدسہ کو گم کر دیا - (۲۴) نواب یار محمد خان صاحب کے باپ کا ترکہ جو

نمبر تجویز

جسکی مثال بہی ملنا دشوار ہے شہادت کثیر لیگئی ہے اور اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ میان یار محمد خان ایک نہایت مقروض مفلس صاحب ہین اور کبہی متروکہ پدری اونکا اس قدر نہین تھا اور نہ ممکن تہا کہ ہوا ورجو کچھہ اونکو نیز میان فیض محمد خان اونکے بہائی کو متروکہ پدری مین ملا تھا وہ سب بحیات نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ بہت عرصہ ہوا دونون بہائیون نے تلف کر ڈالا تھا ایک مرتبہ بہت مقروض ہوے تب قدسیہ بیگم صاحبہ نے اپنے پاس سے قرضہ ادا کیا دوبارہ مقروضی پر جاگیر قرق ہوئی اور جب جاگیر قرقی سے چھوٹی پہر قرض لیا گیا اور ابتک وہی حالت ہے اگر اونکے پاس اسقدر روپیہ ہوتا تو کیون ذلتین اوٹھاتے اور ٤٨١٠ روپیہ باقتنی سرکار جو ذمہ میان یار محمد خان کے ہے اور ٢٣١٠ جو ذمہ میان فیض محمد خان کے ہے اوس ڈیڑہ کرور کے مال سے کیون ادا نہ کرتے مثلین قرضے کی ہمارے سامنے رکہی ہین شہادت ہاے راجم کشن سیٹھہ و اموک چند نیب کو بہی راجہ گوکل داس گوپال داس و بللو رجی بوہرہ و حافظ حبیب اللہ خان

نمبر پمفلٹ

قریب ڈیڑہ کرور کے تھا اور وہ ابتک کسی مصلحت سے تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے ایک مکان محفوظ مین مقفل تھا اوس مین ایک لاکھہ کے قریب چوری ہوگیا۔ اور ایک محافظ مال برآمد ہونے پر پکڑا گیا۔ لیکن ان مرزایان و نائب مال نے بغیر اجازت نواب صاحب موصوف مالک اسباب کے تمام مال و اموال پر قبضہ کرلیا۔ اور تمام اسباب قیمت مذکورہ اپنی حفاظت مین کرکے نواب موصوف کو اس بہانہ سے کہ فہرست اسباب پیش کرین۔ ٹال دیا۔ اور تمام مال آپس مین تقسیم کر کے مجبر مون کو سزا دلوادی۔ مگر ایک کوڑی ڈیڑہ کرور کے اسباب وغیرہ سے نہین دی گئی۔ وہ دعویدار ہین اور کوئی نہین سنتا۔ مرزایان نے مثل مقدمہ ایزد بخش اپنے ہمراز سے لیکر گم کردی۔ اور مقدمے کے کاغذات بالکل زائل اور مفقود کردیے گیے ہین۔

نمبر پمفلٹ	نمبر تجویز
	تحصیلدار و مولانا محمد عباس منصبدار و مولوی سید احسان حسین وکیل و منشی عبد العظیم وکیل و مخبر بخشی حافظ محمد حسن خانصاحب بہادر نصرت جنگ و غلام محبوب خان مہتمم کارخانجات سے کیفیت ظاہر ہوتی ہے اور خصوصاً شہادت مسٹر ڈی۔ کوک صاحب انجنیر ریاست ایک یورپین افسر ہین جو اس ملک مین ۲۵ برس سے زیادہ کے معزز ملازم ہین اور جو بیان کرتے ہین کہ بجاے ڈیڑہ کرور کے اونکو شک ہے کہ ڈیڑہ سو روپیہ مکان سے میان یار محمد خان کے نکل سکے جس مثل کا ذکر ہے مین نے ملاحظہ کی تو اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۴ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۸ھ مین پولس نے ایک چوری کی مخبری پر مکان میان فوجدار محمد خان مرحوم کے دروازے پر جہان بیل گاڑی رہتی ہے تلاشی لی تہی اور عمر خان گاڑیبان میان یار محمد خان نے جو شریک چور نکلا تہا گاڑی مین مال چھپا کر رکہا تہا وہ برآمد ہوا تہا اوسی سلسلہ تحقیقات مین دیگر اشخاص کے گہرون سے بہی مال برآمد ہوا تہا کچہہ بہوپال سے دیوان گنج کو جاتے ہوے چور پکڑے گئے تہے مقدمے کی تحقیقات ہو کر عدالت سے سزا دیگئی تہی مثل موجود ہے اور ہمارے سامنے رکہی ہے گم نہین ہوئی کل تعداد مال برآمد شدہ از دروازہ بیرونی

نمبر تجویز	نمبر مفلپٹ
مکان میان فوجدار محمد خان صاحب سے مال ۵ للعہ / ۱۰ کا رہے اور جو دیگر مقامات سے نکالا للعہ ۵/ ہے - یہ مقدمہ جب زیر تحقیقات عدالت تھا پولس کی رپورٹ پر ہمکو شک پیدا ہوا تھا کہ شاید یامن چورونکا وہ مکان مقفل ہو جو اوسی احاطے مین اور متصل ایک کوٹھی شکستہ کے واقع ہے یا اوسی مکان سے کوئی مال چورون نے نکالا ہو لہذا ہمنے بہ اتفاق کرنیل رینیفورڈ صاحب بہادر قایم مقام پولیٹکل اجنٹ بھوپال کے اوس مکانکو اپنے سامنے کھلوایا اوسمین کوئی چیز بیش قیمت نہین تھی ٹوٹی ہوئی کاٹھہ کباڑ کی چیزین اور کچھہ شیشہ برتن دیکھا گیا ایک پنکھیا چاندی کی مڈہی ہوئی اور ایک چھوٹی چوکی چاندی کی مڈہی ہوئی نکلی تھی فہرست کا حکم دیا گیا اور اسباب موجودہ بعد فہرست کے پھر مقفل کر دیا گیا بروقت دیکھنے اس مکان کے دو پسر میان یار محمد خان معہ ملازمان علاوہ معتبرین اہل محلہ کے موجود تھے میان ... محمد خان کو حکم دیا گیا تھا کہ جس اسباب کا اونکو دعوے ہو بوجہ ثبوت ضابطہ نسبت اپنی ملکیت کے داخل کرکے عدالت سے مال حاصل کرین لیکن میان صاحب نے کوئی کارروائی نہین کی دو سال سے زیادہ جب عرصہ گذرا بمجبوری عدالت نے اشتہار نیلام کا جاری کیا تا ئب مال یا	

نمبر تجویز

مرزایان سے کوئی تعلق اوسکا نہین۔

نمبر ۲۵ بالکل بے بنیاد ہے کثیر شہادت سے اوس کی بے اصلی پائی جاتی ہے اور عقل کے بھی خلاف ہے کہ جو مستاجر پچاس روپیہ کا مالگذار ہے وہ بھی پانچ سو دے اور جو دس ہزار کا مالگذار ہے وہ بھی پھر اخراج مستاجری اور تقرر مستاجر کا اختیار نائب وزیر صاحب مال کو نہین ہے پھر نصف ریاست کے مستاجرونکا کل منافع بھی اگر جوڑا جاے جو بحساب دس فیصدی اونکو ملتا ہے وہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے زیادہ نہوگا تو تیس لاکھ تک روپیہ کہان سے دیا گیا۔ ہم ہر سال دورہ کرتے ہین کھلی عدالت مین روزانہ اجلاس کرتے ہین۔ کسی نے شور و غوغا رعایا کا نہین سنا نہ تحصیلداران و ناظمان نے سنا نہ پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر نے جو ہر سال دورہ فرماتے ہین سنا مگر کاتب پمفلٹ کے کان تک پہونچ گیا شہادت عہدہ داران مستاجران و مہاجنان کی خلاف پمفلٹ کے ہے۔

نمبر ۲۶ شہادت ہاے مفصلہ ذیل سے اوسکا جھوٹا ہونا ثابت ہوا ہے منشی محمد مقصود علیخان معین

نمبر پمفلٹ

(۲۵) مرزایان نے باتفاق نائب مال کے رشوت کے لینے کا طریقہ قایم کیا کہ کل مستاجران دیہات ریاست پر اس بات کا دباو ڈالا کہ فی مستاجر پانسو پانسو روپیہ دیوے اور جو نہ دیگا وہ مستاجری سے خارج کیا جاویگا اور گانون اوس سے واگذار کر لیا جاویگا چنانچہ جس مستاجر نے رقم مقررہ دیدی وہ تو بدستور مستاجری پر بحال رہا اور جسنے نہ دی اوس سے دیہات واگذار کر لیے گیے اور وہ مستاجری سے خارج کیا گیا وقتاً فوقتاً جو شخص یہ رقم دیوے وہ مستاجر کر دیا جاتا ہے اسی طرح قریب نصف ریاست کے دیہات واگذار ہو گیے ہین اور اون سے اسامی وار منافع مقررہ وصول ہوتا ہے اس سلسلہ مین قریب تیس ۳۰ لاکھ روپیے کے نائب مال اور مرزایان نے وصول کیا ہے جس سے کہ عام ریاست مین ایک شور غوغا رعایا کی طرف سے برپا ہے اور شنوائی ہونے نہین پاتی۔

(۲۶) مرزایان نے نائب مال سے ملکر قسط چہارم کے عوض غلہ مقرر کر دیا مستاجران دیہات کو غلہ دینے مین

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
صدر المہام وممبر چہار ناظم صاحبان اضلاع ریاست ومولوی عین الدین ومنشی حامد حسین ومنشی بشیر الدین ومنشی ریواشنکر ومنشی سید احمد وحافظ حبیب اللہ خان ومولوی عبد العزیز وسید باقر حسین ومولوی سید اعظم حسین تحصیلداران ریاست بھوپال۔	سراسر نقصان تھا اسیلئے انھون نے مجبوراً فی مانی پیچھے عار زیادہ دینے منظور کیے اور وہ زر سرجو بجای غلہ دینے کے لیا جاتا ہے۔ تحصیلدار وصول کرتے ہین اور وہ تحصیلدارون کی معرفت مرزایان ونایب مال کو پہونچتا ہی چنانچہ اسکی مقدار قریب چھہ سات لاکھ سالانہ کے ہوتی ہی جس سے غریب وزارت کو بالکل تعلق نہین بلکہ یہ ہی رُنہی یعنی دونون مرزاؤن اور نایب مال کے درمیان تقسیم ہوکر خورد و برد کرلیا جاتا ہے۔
نمبر ۲۷ مثل کے ملاحظے سے ثابت ہوتا ہے کہ گپنت سنگہ ایک مشہور بدمعاش نے جو مختار پرتہی سنگہ ڈکیت کا تھا بروقت جاری ہونے ایک وارنٹ تحصیل کے جو بمقدمہ تغلب مال امانتی کے تھا مرزا شجاعت علی بیگ تحصیلدار سلوانی سے ناراض ہوکر جہوٹی عرضیان موسومہ وزارت وسرکار عالیہ وصاحب پولیٹیکل اجنٹ بہادر ودیگر حکام انگریزی بھیجین اور سپر مین نے منتظم صاحب پولس کو اور مجسٹریٹ ضلع مولوی محمد اسحاق خان کو موقع پر واسطے تحقیقات کے مامور کیا تحصیلدار کو بھی بدلدیا اور	(۲۷) پرگنہ سلوانی کے ستا جبر لالہ پیارے لال کے لڑکے کو مرزا شجاعت علی بیگ تحصیلدار ولد مرزا عنایت علی بیگ نے قتل کیا۔ اوسکے باپ ستا جبر نے بوکالت گپنت سنگھ بمقدمہ قتل رزیڈنٹی وایجنٹی مین درخواستین گذرانین۔ اسوجہ سے گپنت سنگہ وکیل کو جیلخانہ مین کئی سال کو مقید کردیا ہے اور پیارے لال والد مقتول کو غلہ گن رقم قیمتی چار ہزار روپیہ کے قریب لیکر اسکو رہا کیا۔ یہ کارروائی صرف اس بنا پر کی گئی۔ کہ انھون نے قتل کے بارے مین کیون استغاثہ کرنا چاہا تھا

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
تھانہ دار کو بھی معہ اوسکے محرر کے کیونکہ ان دونون افسرونمین ہونا مخالفت کا مشہور ہوا تھا۔ اس طریقے سے تحقیقات ہوئی اور وقت تحقیقات کے گنپت سنگھ نے بیان کیا کہ پیارے لال کو تحصیلدار نے لات ماری وہ گر پڑا کوڑے مارے اوسکا تمام بدن سوج گیا تھا اور فوطے سوج گیے تھے وہ اسی مارپیٹ کے سبب سے فوت ہو گیا۔ بروقت تحقیقات سندر لال برادر پیارے لال متوفی نے حلف سے اظہار دیا کہ پیارے لال بعارضہ بخار بیمار تھا اوسی عارضے مین مرا کل شہادت جو پیش ہوئی اُس سے ثابت ہوا کہ پیارے لال جب کچہری تحصیل سے واپس گیا ہی تندرست تھا اور کوئی مارپیٹ تحصیل مین نہین ہوئی جب گنپت سنگھ کی مخبری جھوٹی قرار پائی اور سندر لال برادر پیارے لال متوفے نے کوئی دعوے نہین کیا بلکہ وفات اپنے بھائی کی بیماری بخار سے بیان کی مقدمہ خارج ہو گیا اور محکمۂ اجنبٹی مین بھی اوسکی اطلاع دی گئی بعد اُسکے گنپت سنگھہ پر مقدمہ ایسی جھوٹھی مخبری الزام قتل	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کا جسکی سزا موت ہی دائر ہوا اور مولوی محمد اسحاق خان ناظم ضلع نے گنپت سنگھ کو دو برس کی قید دی اپیل مین منشی مقصود علیخان اسسٹنٹ سشن جج نے وہ فیصلہ بحال رکھا یہ دونون اوس فہرست کے افسر ہین جنکی ایمانداری پر کاتب پمفلٹ نے بھروسا کیا ہے اور ہمکو ترغیب دی ہی کہ اُنسے مدد لین - گنپت سنگھ نے ایک اور مقدمے کی بھی مخبری کی تھی کہ دو سوداگرون کو دلاور حسین ہندی نگار و شجاعت علی بیگ تحصیلدار نے قتل کر کے اونکا مال لاکھون روپیہ کا لے لیا ہی بر وقت اظہار کے بیان کیا کہ مین سر راہ جاتا تھا زوجہ دلاور حسین اپنے مکان کے اندر شوہر سے لڑتی اور یہ کہتی تھی کہ سوداگرون کو تو نے قتل کیا ہی مین مخبری کر دونگی مینے یہ بات سُنکر مخبری کی اور تھانے مین رپورٹ لکھائی ثبوت کسی قسم کا نہین دے سکا - لہذا مجسٹریٹ نے بمجبوری مقدمہ اوسکا خارج کیا ہمارے اجلاس مین بھی اوسنے ویسے ہی بے سروپا بیانات کیے مگر ایسے بیہودہ	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
بیانات کی نسبت جنکی تحقیقات عدالتانہ ہوکر فیصلہ ہوگیا ہے ہمکو از سر نو تفتیش کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوئی نسبت غلہ گندم قیمتی چار ہزار روپیہ کے بھی کوئی ثبوت ہنگام تحقیقات عدالت مین نہین دیا گیا مولوی سید اعظم حسین تحصیلدار اچھا اور جو سابق مین تحصیلدار سلوانی بھی رہے ہین اور سید عبد العزیز جعفا تحصیلدار سابق سلوانی اور دیوان ہمت سنگھ فرزند راجہ چونوٹیا کی شہادت سے بدچلنی گنپت سنگھ کی بخوبی ثابت ہے اور گنپت سنگھ ناراضی فیصلہ اسسٹنٹ سشن جج کے اپیل بھی کر سکتا ہے اگر وہ چاہے۔	
نمبر ۲۸ - مین لکھا ہے کہ دس بارہ مقدمات قتل اسیطرح پر اور ہونگے لیکن نہ کاتب پمفلٹ حاضر ہوا نہ گنپت سنگھ نے اور مقدمات کا ہمکو نام بتایا کہ کچھ دریافت کر سکتے اور پمفلٹ کے تمام مقدمات محولہ جھوٹے اور بے بنیاد پائے گئے اس سبب سے ہمکو یقین ہوگیا ہے کہ وہ دس بارہ مقدمات بھی	(۲۸) اسی طرح کئی مقدمے قتل کے ہین جوان مرزاؤن اور انکے ظالم بیٹون سے غریب رعایا کے ہوئے ہین جنکی تعداد دس بارہ سے کم نہین ہے اور مقدمات زنا بالجبر کی تعداد بھی اس سے کم نہین ہے اور خاص عورات باعصمت وعفّت و دختران خاندان شریف کا ننگ و ناموس برباد

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
ایسے ہی خیالی و بے بنیاد ہو گئے۔ شہادت پنڈت خوشحال داس جوشی کی لائق ملاحظہ ہے۔ درباب بے عفتی مستورات و دختران شرفاء کے جو ذکر اس نمبر ۲۸ مین لکھا ہی بالکل جھوٹھا ہی اور ایسا جھوٹھا الزام بے شرمی سے لگایا گیا ہے جسکے پڑھنے سے تمام شرفاے بھوپال کو سخت رنج پہونچا ہی مسس نیبل لیڈی ڈاکٹر مسٹر ڈی کوک انجنیر ریاست و مہتمم صفائی شہر میر بخشی حافظ محمد حسن خانصاحب بہادر نصرت جنگ سی۔ آئی۔ ای سیٹھہ رام کشن و سیٹھہ اسولک چند سومت رام بھوکچند چودہری سیٹھہ رتن لال اعزازی منصف و منشی ریوا شنکر تحصیلدار و مولانا شیخ محمد عباس منصبدار و منشی عبد القیوم نائب ناظم منشی سید باقر حسین تحصیلدار و حبیب اللہ خان تحصیلدار حکیم محمد اشرف خان عرف بندی جھو خان خیر اللہ خان رسالدار سابق حال پنشندار غلام مہدی خان پنشندار غلام محبوب خان مہتمم کارخانجات مولوی سید احسان حسین منشی عبد العظیم منشی محمد سعد اللہ منشی حافظ عبد الکریم منشی	کرنیکے لیے شہامت خان منتظم جیلخانہ کا گھر قرار دیا ہے تمام شہر مین اس فحش اور بے شرم کارروائی کا جو خاندان شریف کی لڑکیون اور عورتون کے ساتھ کیجاتی ہے۔ واویلا مچا ہوا ہے اور کوئی اپنی عزت اور رسوائی کے خوف سے ان کا دامنگیر نہین ہوتا یہ مسئلہ نہایت قابل غور اور لایق توجہ کے ہی جس سے ایک عام فساد اور فتنے کی آگ دلونمین بھڑک رہی ہے

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
سید محمود علی مولوی ظہور علی احمد وکلاء - میر سید محمد یحیی قادری میر سید نیاز احمد قادری کی شہادت لایق ملاحظہ ہے	
نمبر ۲۹ - ملاحظہ مثل عبدالرشید خان تحصیلدار سابق سے پایا جاتا ہے کہ اوسکی تحقیقات عدالتانہ ہوئی قاضی صاحب و مفتی صاحب کے فتوی پر عدالتون نے اپنی تجویز لکھی اور بحضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا مثل بھیجی گئی حضور ممدوحہ نے مطابق فتواے شرعی قتل خطا قرار دیکر عبدالرشید خان کی رہائی کا حکم دیا در حقیقت ایک بھی شہادت مثل مین ایسی نہین ہی جس سے ثابت ہو کہ عبدالرشید خان نے دیدہ و دانستہ چھوٹے† رام کو مار ڈالا مقدمہ کی تحقیقات مولوی محمد اسحاق خان ناظم ضلع و منشی عبدالقیوم نائب ناظم بیرسیہ و منشی مقصود علیخان معین صدر المہام نے کی ہی جنکو پمفلٹ نگار نے معتبر قرار دیا ہے نائب وزیر مال یا منشی ایزد بخش کا کوئی تعلق تحقیقات مین نہین ہوا - شہادت ان تینون شخصونکی بحلف قلمبند ہوئی ہے اور نسبت رشوت ستانی کی عبدالرشید خان	(۲۹) انہون نے عبدالرشید خان تحصیلدار رائسین کی معرفت کسی تقریب مین گھی منگوایا تھا - اور جس بنئے سے جسکا نام ناتھو رام ہے گھی لیا گیا تھا - ان مرزاؤن نے کہا کہ اوس سے رسید لیکر بھیجا وجب اوسنے حسب منشا رسید نہ دی اور قیمت طلب کی تحصیلدار نے اصرار کیا کہ قیمت کی ضرورت نہین - رسید بغیر قیمت کے دیدو کیونکہ مرزاونکا معاملہ ہے - اسپر اسنے انکار کیا - اور نالش اپنی قیمت پانیکے لیے نظامت مین دائر کردی - اس نالش کے بعد مرزاؤن نے تحصیلدار کو تحریک کی کہ اسکا قرار واقعی بندوبست کرے جسپر تحصیلدار مذکور نے بیدھڑک اسکو بندوق سے مار ڈالا - اس اثناء مین وزیر ریاست شملی کو تشریف لیگیے تھے - الغرض تحصیلدار کو مرزاؤن نے اپنی ضمانت پر چھڑوالیا - اور مبلغ چار ہزار پانسو روپیہ تحصیلدار سے بطور رشوت نائب مال و منتظم پولس و

† پمفلٹ مین ناتھو غلط لکھا ہے صحیح نام مقتول کا چھوٹے رام ہے -

نمبر تجویز

تحصیلدار سابق کا بھی اظہار لیا گیا اور میر بخشی صاحب
بہادر نصرت جنگ و مولوی احسان حسین وکیل و
سیٹھہ داراب جی پارسی و حافظ عبدالکریم وکیل گواہان
سے ثابت ہی کہ بالکل جھوٹھا الزام ہی عبدالرشید خان
صرف واسطے ضمانت ہونیکے اسقدر روپیہ کہان سے
دے سکتا تھا جبکہ وہ بہت مفلس اور نوکر چند روزہ
بمشاہرہ للعہ ماہانہ تہا۔

نمبر ۲۰۔ بالکل بے بنیاد ہے نتنظم پولس کا کام
لایق تعریف ثابت ہوا ہی اور اوسکی جانچ روزانہ ہم
خود کرتے ہین نہ تعداد ڈکیتی کی ٹھیک ہے نہ اوسکے
حالات کچھہ بھی پمفلٹ نگار کو معلوم ہین نہایت مستعدی
سے پولس بھوپال نے مقدمات ڈکیتی مین گرفتاری
مال و مجرم کی ہے جسکو حکام صیغہ پولٹیکل نے بھی سال
بسال تسلیم فرمایا ہی اس کام پر نہ صرف ہماری ہی توجہ
خاص رہتی ہی بلکہ حکام صیغہ پولٹیکل کی اور خصوصاً صاحب
پولیٹکل اجنٹ بہادر بھوپال کی بیحد توجہ ہی سنہ ۱۸۹۲ء
مین بلاشک تعداد ڈکیتی کی یکایک ڈکیتون کے

نمبر پمفلٹ

بابو ایزد بخش کو دلوادیا۔ اور اوسکو رہا کرکے بدستور تحصیل
پر بھیجدیا۔ مگر بوقت تشریف لانے وزیر ریاست کے
عملۂ وزارت نے اپنی ہوشیاری و بیدار مغزی سے
اصل مطلب کو سمجھکر تحصیلدار مذکور کو حراست مین
کیا۔ اور تحقیقات مقدمہ شروع ہی مگر چونکہ مرزایان
اسمین شامل ہین۔ اسلیے قاتل پر کوئی ایسی دفعہ
نہین قایم کیگئی جس سے اسکا قصاص متصور ہو۔

(۲۰) علاوہ ہر قسم کے تغلبات و رشوت ستانی و
زنا بالجبر و خون و غصب وغیرہ کی انہون نے ایک بڑا افسانہ
عظیم بابت عدم حفظ امن رعایاء ریاست بیان کر رکھا
ہی کہ باتفاق و شراکت نتنظم پولس و انسپکٹر میوگیان[1] و
باگریان[2] و انسپکٹران و تہانہ داران اس سال مین
قریب ۹۲ ڈاکہ کے انہون نے جملہ محالات ریاست
مین ڈلوا کر رعایا کا لاکھون روپیہ کا مال خود خورد برد
کر گیے اور ان ڈاکون مین بہت سی جانین بھی
ضایع ہوئین۔ نتنظم پولس جوان کے ہر کام مین شریک
اور ہر معاملے مین انکا رازدار ہے۔ اس خیال سے کہ

۱ و ۲ یہ اقوام سرقہ پیشہ ہین۔

نمبر تجویز

مجتمع ہوجانے سے بڑہ گئی تھی مگر یہ ترقی ڈکیتی کی نہ صرف ریاست بھوپال مین ہوگئی تھی بلکہ ریاستہای گوالیار و نرسنگھ گڈہ و راج گڈہ وغیرہ و اضلاع سلطنت انگریزی ہوشنگ آباد و ساگر مین بھی بڑہ گئی تھی اُسکے انسداد کیواسطے بہت جلد انتظام کیا گیا اور بہرکیف جہانتک ممکن تہا گرفتاری مجرمان و مال مین کوشش ہوئی یہانتک کہ عنقریب کل مقدمات برآمد ہوگیے ملزمون کو سزائین دی گئین عظیم گروہ پتیا و ٹیکا ڈکیتان کا متفرق کرکے پولس نے گرفتار کرلیا اور دونون سرغنہ ڈاکوؤن کو سزاے موت دیگئی اسوقت سے بخوبی امن قائم ہوگیا ہے۔ پمفلٹ مین جو منتظم پولس سید بدر الحسن کا دونون کام کرنا ایک وقت مین یعنی پولس افسری و سشن ججی لکھا ہے غلط ہے منتظم صاحب موصوف من ابتدای دوم شوال ۱۳۱۰ھ لغایتہ ۱۴ ذی حجہ ۱۳۱۰ھ جب عہدہ سشن جج زاید بر ضرورتاً مقرر کیے گیے تہے کوئی کام منتظمی پولس کا نہین کرتے تہے بلکہ کام منتظمی پولس کا سپرد سید امداد علی

نمبر پمفلٹ

اسکی کارکردگی نمایان ہو راہ چلتون کو پکڑ کی بلاقصور بہ اختیار خود سزائین دیدین اور کسیکو دس سال اور کتنون کو چودہ ۱۴ سال اور بعضونکو حبس دوام کی قید کی سزا دی جنمین ایک شخص کے پاس بھی ایک حبہ بھی مال سرقہ کا برآمد نہوا۔ ایسے بیگناہ قریب ایکسو اشخاص کے ہونگے۔ جب برٹش گورنمنٹ کی مقرر کردہ افسران محکمہ ٹھگی ڈکیتی نے تحقیقات کی تو وہ سب لوگ بیگناہ ثابت ہوئے اور خاص ملزمون نے اونکی عدم شراکت کا اظہار کیا۔ اب یہ خیال کیا جاوے کہ گورنمنٹ کا وہ انتظام سابق جو مطابق قانون سرکار انگریزی کے تھا۔ کہان گیا جو سر لیپل گریفن کیوقت مین بہ اجرائی جریدہ دستخطی نواب محمد عبد اللطیف خان بہادر وزیر ریاست نافذ ہوا تہا۔

اب اُسکے خلاف (جسمین سرکار انگریزی کو لازمی طور پر دست اندازی و جواب طلب کرنیکا حق لازمی طور پر ہے) یہ کارروائی منتظم پولس نے اپنی خودسری

نمبر تجویز

کوتوال شہر کے کردیا گیا تہا بموجب روبکار مورخہ دوم شوال ۱۳۱۱ھ کے بے گناہ سیکڑون آدمیونکو سزا دینے کا الزام بہی غلط ہی مقدمات ڈکیتی کی کل تجویزات عدالت بعد ہمارے ملاحظے کے محکمۂ اجنٹی مین بھیجی جاتی ہین صرف ایک مقدمہ لچھمن ہوگیا مین اس بات کا شک ہوا تہا کہ اُسکا نام بعد گرفتاری دیگر ہوگیون نے نہین لیا لیکن بمقابلہ اوسکے اور ثبوت مثل مین موجود ہے اور وہ جرائم پیشہ بھی ہے بہرحال اگر بعد سزا پاجانے کسی ملزم کے کوئی دوسری وجہ ثبوت ایسی ملی جس سے وہ قابل رہائی ٹھیرے تو اُسکے رہا کردینے مین کسی عدالت پر الزام نہین آسکتا جسنے پہلی بحالت لاعلمی اوس وجہ ثبوت کے سزا دی تھی یا اگر عدالت سے کوئی غلطی ہوجائے جیسی کہ اکثر ہوا کرتی ہے اوسکی اصلاح کیواسطے اپیل کی عدالتین موجود ہین۔ شہادت منشی سید قدرت علی ناظم و منشی عبد القیوم نائب ناظم سید احمد تحصیلدار منشی سید حامد حسین تحصیلدار مولوی عین الدین تحصیلدار مولوی

نمبر پمفلٹ

و خود اختیاری سے کی جو کسی ضابطے سے (خواہ وہ ریاست کا ہو یا سرکار انگریزی کا) درست نہین ہے۔ وہ مقدمات جو اس بے ضابطگی اور خودسری کے ساتھ منتظم پولس نے فیصل کیے ہین اور جسمین وہ لاکھون کا مال مرزایان کی شرکت کے ساتھ کہا گیا ہے رزیڈنٹ و پولیٹیکل اجنٹ و خصوصاً محکمۂ ٹھگی و ڈکیتی کے افسران و انسپکٹران کی غور و توجہ کے لائق ہین۔

نمبر تجویز

سید اعظم حسین تحصیلدار کی مکذب اس دفعہ پمفلٹ کی ہے
نمبر ۱۳۱ نسبت رشوت ستانی مہتمم بندوبست کے
ہے مگر یہ عہدہ دار ساڑھے چار سال سے اس ملک
مین ہے کوئی نالش رشوت کی اسپر نہین ہوئی نہ کوئی
عرضی رشوت ستانی کی اُسپر گذری اگرچہ بندوبست
کے متعلق بہت چھوٹی چھوٹی باتون کی شکایت
مین سیکڑون عرضیان گذرین مہتمم بندوبست نے پرگنات
دیوری و چنتہاری و چھپاتیر مین اضافہ جمع کیا اور
پرگنات آشٹہ و جاور مین جمع گھٹادی پرگنہ صدیق گنج
مین نسبت بعض مواضع کے اضافہ جمع اور نسبت بعض
مواضع کے کمی جمع کی تجویز کی اب ان سب پرگنات
سے جمع مجوزہ بندوبست بے وقت وصول ہو رہی
ہے لیکن کوئی شخص نہین بیان کرتا کہ مہتمم بندوبست
نے رشوت لیکر کچھ کام کیا ہے۔ منشی مقصود علیخان
گواہ نمبر ایک و منشی قدرت علی گواہ نمبر ۶ و حبیب اللہ
خان نمبر ۷ و باقر حسین نمبر ۱۹ و سید احمد نمبر ۲۰ عبد العزیز
نمبر ۱۸ حامد حسین نمبر ۲۲ کی شہادت سے ثابت

نمبر پمفلٹ

(۱۳۱) مہتمم بندوبست کی رشوت ستانی کی کوئی انتہا
نہین ہے اسکی تنخواہ اوّل درجہ کی تین سو روپیہ ہے
مگر انتہا سے بڑھکر رشوت لیتا ہے۔ وزارت پر
بھی مخفی نہوگا۔ اور خصوصاً وہ جائداد جو اوس نے
اپنے گھر مین بنائی ہے صاف اس امر کی شہادت
دے رہی ہے۔ تمام ساہوکاران بھوپال کی کھاتے بھی
اس امر قبیح کے شاہد ہین غرضکہ صیغۂ بندوبست
مین ایک عالم طوفان بے تمیزی اس رشوت خوار
نے پیدا کرکے اپنی ذات سے غریب زمیندارون و
جاگیردارونکے لیے بیشمار نقصانون اور مصیبتون کا
باعث ہوگیا ہے۔ ایک ادنی سی کارروائی ہے جو
اسی سال مین اس مہتمم بندوبست نے مرزایان سے
ملک کی۔ ایک لاکھ پچھتر ہزار روپیہ صرف زمینداران و
مستاجران بریلی و آدوپورہ سے وصول کرلیا جسکا
مفصل حساب و کتاب تحویلدار تحصیل بریلی و گوپالداس
و گوکلداس ساہوکاران کے بہی کھاتہ سے معلوم ہو سکتا

نمبر تجویز

ہے کہ کوئی شکایت نسبت بندوبست اون مقامات
کے نہین ہی جہان بندوبست ختم ہوگیا ہے نسبت
پرگنات اودیپورہ وباڑسی وبریلی وشاگنج کے جہان
کا بندوبست درپیش ہے صرف مینڈ ملان آراضی کا
اور ترتیب خسرے کی ہوئی تھی نہ چک بندی ہوئی
تھی نہ ریت بندی جب یہ پمفلٹ چھاپا گیا ہے مولوی
محمد علی ناظم ضلع وبشیر الدین تحصیلدار کی شہادت سے
یہ بات ظاہر ہے پس جبکہ نفع نقصان کاشتکاران
کا مبنی انہین دونون باتون پر ہے تو کسطرح ممکن تھا
کہ کاشتکاران کوئی حبہ بھی مہتمم بندوبست یا عملہ بندوبست
کو دیتے اور مستاجران کا تقرر تو بعد تکمیل کل کاغذات
کے جب اعلان جمع نکاسی خام کا ہوجاتا ہے خود ہمارے
اجلاس سے کیا جاتا ہے اور منظوری اخیر سرکار عالیہ
سے لیجاتی ہے اوسکا وقت ابتک نہین آیا تو مستاجران
مہتمم بندوبست کو کیون رشوت دیتے یہ سب بیان
مندرجہ پمفلٹ جھوٹھا ہے اور سیٹھ گوکل داس
گوپال داس کے بہی کھاتون کا حوالہ دیا گیا تھا لہذا ہمنے

نمبر پمفلٹ

ہی اسنے مستاجران پرگنہ ہاے مذکورہ کو پانسو پانسو
روپیہ نذرانہ وزمینداران کو یکصد روپیہ مالیت کی
زمین پیچھے عہ دینے پر مجبور کیا۔ اور تحصیلداران
کی معرفت بالمشافہ وصول کیا اور مرزایان بہی اوسمین
شریک ہین اور دورے مین ساتھ تھے اور اون
غریب زمینداروں کو یہ اطمینان کرایا گیا کہ تمہاری
زمینون کو عمدہ فوائد پہونچانیکے لیے محکمہ کھولا جائیگا
بشیر الدین تحصیلدار شاگنج سے مفصل کیفیت دریافت
ہوسکتی ہے جو اس قسم کی ناجایز وصولی پر راضی
نہوتا تھا روپیہ جمع رکھا گیا تاکہ نایب[1] مال کے آنے پر
تقسیم کیا جاوے اور غریب وزیر کا نام مفت
مین بدنام کیا گیا اور کیا جارہا ہے کہ وہ بھی نصف
کا شریک ہے۔

[1] ان ایام مین نایب مال رخصت پر تھا۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
اومولک چند منیب کوٹھی مذکور ورام کشن شریک کوٹھی مذکور کے بحلف اظہارات لیے اون سے بھی تردید پمفلٹ کی ہوتی ہے۔	
نمبر ۳۳۲۔ ایک نہایت ہی بیباکی وگستاخی کا جھوٹھا افترا ہی جو بجز اس پمفلٹ کے کسی نے اس ملک بھوپال مین نہ دیکھا نہ سُنا مرزاون کی کیا مجال تھی جو ایسی بے بنیاد بات کبھی زبان پر لا سکتے یہ اوسی قسم کی جھوٹھی روایت واسطے پیدا کرنے افروختگی کے لکھی گئی ہے جیسی وہ روایت ہے کہ بذریعۂ حکیم معز الدین خان افسر الاطبا کے سازش تبدیلی وزارت ایک کمیٹی نے کی تھی جسمین نائب وزیر مال ومنتظم پولس وصدر المہام ومرزایان شریک تھے بعد ختم تحقیقات کے جب یہ بات ثابت ہوگی کہ راستی کا نام ونشان بھی اس پمفلٹ مین نہین ہی اور کل واقعات جھوٹھے محض واسطے دشنام دہی کے درج کیگیے ہین صرف نام مقدمات واشخاص کے اصلی ہین باقی کل باتین خلاف شہادت تحریری مندرجۂ اثسلہ کے ہین	(۳۳۲) انہی مرزاون نے جب اپنی عزت وتوقیر جناب نواب بیگم صاحبہ دام اقبالہ والیہ ریاست کی نظر وعین نہ دیکھی اور کبھی باریابی بھی نصیب نہ ہوئی تو اسپر انہون نے جھوٹھی تہمتین باندہین اور اس جھوٹھے الزام وبہتان کے بانی سباتی ومشہور کرنیوالے بھی یہی تھے کہ والیۂ بھوپال کو محمود نامی پسر فستن کے ساتھ ناجائز تعلق ہے۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
جو نہایت دلیری سے بدین غرض درج کی گئی ہین کہ نام مطبع کا ظاہر نہ کیا جاے گا کاتب کا نام جو درج ہوگا وہ حتی الامکان حاضر نہ کیا جائیگا اور جب تک تحقیقات ہوکر جواب پمفلٹ کا مشتہر نہو بعض ناواقف و ناتجربہ کارون کے خیالات مین تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ ہوسکیگا لہذا یہہ کہنا بیجا نہوگا کہ نہایت ہی بدایمانی و بددیانتی سے یہ پمفلٹ لکھا اور شایع کیا گیا ہے ناظرین پمفلٹ جب اس تجویز و شہادت کو ملاحظہ فرمائین گے اور پمفلٹ سے جسکی دفعات فیصلے مین درج ہین مقابلہ کرلینگے تو اون کو اس بات کا بھی یقین ہوجائیگا کہ انتظام ریاست بھوپال کیسا عمدہ ہے کہ باوجود ایسے جوش و خروش و تلاش و کاوش کے جو بغرض بدنامی انتظام ریاست نکتہ چینی سے کی گئی ہے کوئی ایک امر بھی بداندیشان ریاست کو ایسا نہ مل سکا کہ جو پمفلٹ مین درج ہوتا اور سچا قرار پا سکتا کیا ایسے پمفلٹون کے چھاپنے سے حضور وایسراے کی ادن اسپیچون کی تردید ہوسکتی	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
ہے جنکی نقلین حاشیے پر کیجاتی ہین۔ پانچ سال سے اس عہد وزارت مین جو ترقیان ہوئی ہین اور جسطرح امن و آسایش سے رعایا نے بسر کی ہے اور جسطرح اور جس آزادی سے کام ہوا ہے رعایا کی تحفظ حقوق و فائدہ رسانی مین کوشش ہوئی ہے جدید کارہاے رفاہ عام کا اجرا ہوا ہے اور حضور سرکار عالیہ کے افزائش آرام و اعزاز و رضامندی حکام انگریزی ملحوظ رکہہ کر انجام کار ہوا ہے باعث	

ترجمہ اسپیچ جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر و ویسراے کشور ہند

مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۱ء

نواب بیگم صاحبہ۔ لیڈی صاحبان و جنٹلمین

جو عزت کہ نواب بیگم صاحبہ نے مجھے بخشی اوسکا میرے دلپر نہایت زیادہ اثر ہوا ہی کیونکہ میری نظر مین اس عزت کی اسوجہ سے اور بہی زیادہ وقعت ہی کہ مین یقین کرتا ہون کہ مین ہی پہلا ویسراے ہون جسکو بہوپال مین نواب بیگم صاحبہ کے مہمان ہونے کی برتری حاصل ہوئی نواب بیگم صاحبہ کی اس عنایت کی اسلیے مین اور بہی زیادہ قدر کرتا ہون کہ بیگم صاحبہ ممدوحہ ہنوز ایک سخت خانگی غم مین مبتلا ہین اور عالم تنہائی سے باہر آنے مین بیگم صاحبہ موصوفہ کو اپنی طبیعت پر یک گونہ زور دینا پڑا ہوگا۔ مجھکو یقین کامل تہا کہ مثل اور موقعون کے اس موقع پر بہی نواب بیگم صاحبہ۔ جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند دامت سلطنتہا کی تعظیم کے قول اور فعل سے اظہار کرنے مین جسکو کہ بیگم صاحبہ ممدوحہ نے ایسے فصیح اور پُرجوش الفاظ مین ظاہر فرمایا ہے اپنے ذاتی

نمبر پمفلٹ	نمبر تجویز
	اشتعال حسد ہوکر یہ نتیجہ پیدا ہونا خلاف قیاس نہین ہوسکتا بلاشک وہ لوگ جو بدخواہ ریاست یا حضور سرکار عالیہ کے ہین اور اپنی مداخلت کے سرکاری انتظام مین خواہان رہا کرتے ہین اور جن بدچلن لوگون کا ہاتھہ بداعمالیون و رشوت ستانیون سے روکا گیا ہے اور جنکو سزائین ملی ہین اونکے بھی گروہ اس ملک مین موجود ہین جیسے دیگر ممالک مین ہین اون سے کوئی تعجب نہین ہوسکتا کہ از راہ حماقت یا فتنہ انگیزی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۹) وخانگی رنج وغم کو مانع نہ ہونے دینگی - جس طور سے کہ آج کی شب نواب بیگم صاحبہ نے جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کا ذکر فرمایا ہے اسکی اطلاع مین جناب ممدوحہ کی خدمت مین ضرور بالضرور کرون گا۔

اپنے بارے مین مجھے اس بات سے نہایت زیادہ خوشی حاصل ہوئی کہ خود نواب بیگم صاحبہ کی زبان مبارک سے مینے سنا کہ بیگم صاحبہ ممدوحہ کے خیال مین جو مختلف معاملات متعلق بہ ریاست بھوپال میرے سامنے پیش ہوے اونمین بیگم صاحبہ ممدوحہ کا لحاظ جیسا چاہیے تہا رکہا گیا - اور مین اس بات کا بیگم صاحبہ موصوفہ سے اقرار کرسکتا ہون کہ جس طور سے بیگم صاحبہ ممدوحہ مجھسے اس دلچسپ موقع پر پیش آئی ہین اُسکی وجہ سے نواب بیگم صاحبہ کی جو دوستانہ وقعت مجھے ہے اُسکا اگر زیادہ ہونا ممکن ہے تو ہوگی رؤساء بھوپال ہمیشہ سے وفاداری ولیاقت انتظامیہ وسخاوت وخیرات مین مشہور رہے ہین - نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ والدہ نواب بیگم صاحبہ حال نے جو خدمت سرکار انگلشیہ کی ایام غدر مین کی جبکہ اوس خدمت کی ازبس ضرورت تہی - وہ نہ فراموش ہوئی ہے اور نہ ہوسکتی ہے - اور جس خاندان سے ایسے خدمات ظہور مین آئے اوسکی بیگم صاحبہ ممدوحہ ایک لایق

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کینہ کش وبغاوت انگیز خیالات کا اظہار جہوٹھی تدبیرون سے کرین پمفلٹ مین کشیر گواہ وہ لوگ لکھے گیے ہین جو سزا یافتہ اور مخروج یا مفرور ہین گنپت سنگہ قیدی کا حال ہمنے ضمن مین اوسکے مقدمے کے بہ نمبر ۲۷ لکہا ہی جمال الدین قیدی کو بجرم دفعہ ۴۱۹ تعزیرات ہند مدعی کی دعویداری پر بہ ثبوت اس بات کے کہ اوسنے امراؤ سنگھ مدعی سے ماضے روپیہ جہوٹہہ موٹہہ وکیل سندیافتہ رزیڈنٹی اندور واجنٹی بہوپال	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۰) جانشین ہین - بیگم صاحبہ موصوفہ کی کارگذاری وانتظام ریاست سے اون کا ایک عقلمند اور دانا رئیس ہونا ظاہر ہے - بیگم صاحبہ موصوفہ نے بہت سے نہایت عمدہ اور مفید کامون مین اپنی فیاضانہ امداد سے اپنی ریاست کی بہبودی کو بہت بڑہایا ہے اور اس حصۂ ہندوستان کی ریلوے کی ترقی مین بیگم صاحبہ نے فیاضی کے ساتھ مدد دی ہے اور نیز سڑکین بنوائین اور اسپتال تعمیر کرائے اور باشندگان بہوپال کے لیے اچھا پانی بہم پہونچانے کا ایک نہایت عمدہ بندوبست کر دیا ہے - اور آج ہی نواب بیگم صاحبہ نے اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ کچھ عرصہ ہوا اُسوقت جو بیگم صاحبہ ممدوحہ نے امداد وحفاظت سرکار قیصر ہند کی غرض سے اپنی جنگی فوج کا ایک حصہ سرکار انگریزی کے سپرد کرنیکے بارے مین تحریک کی تہی اوسکی اگر گورنمنٹ عالیہ ہند پسند فرمائے تو اب کارروائی ہوسکتی ہے -

مین چاہتا ہون کہ حاضرین جلسہ میرے ساتھ نواب بیگم صاحبہ کا جام صحت نوش کرنے اور اس امید کے اظہار کرنے مین شریک ہون کہ جو کچھ رنج وتکلیف نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ کو پہونچ چکی ہو وہ کچھ عرصے مین رفع ہوکر فراموش ہوجاوے اور مدت دراز تک

نمبر پمفلٹ	نمبر تجویز
	وریاست بھوپال بنکر ٹھگ لیا اور ایک دستاویز ہزار روپیہ کی دغابازی سے لکھالی عدالت سشن جج سے قید یکسال شش ماہ کی سزا دی گئی یہ شخص مشہور بدچلن ہے جسکو کرنیل ویلی صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ سیہور نے چھاونی سے اخراج کا حکم دیا تھا اور ریاست سے بھی اُسکے اخراج کا حکم ہوچکا تہا مگر وہ دہوکا دیکر بار بار اس ملک مین آجاتا تہا۔ میر نواب ایک قدیم و مشہور بدمعاش ہے جو بار بار مقدمات مین ماخوذ ہوا ہی اور ۲۴ محرم الحرام ۱۳۰۱ھ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۱) بیگم صاحبہ موصوفہ کی سلطنت قایم رہے جس سے رعایاے بھوپال کو اسقدر فائدہ پہونچا ہے اور جو گورنمنٹ عالیہ ہند کی امداد اور تحسین کی مستحق ہی۔ حاضرین جلسہ نہایت خوشی کے ساتھ اسمین شریک ہوے۔

ترجمہ اسپیچ حضور والیسراے صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند بموقع دعوت منجانب حضور سرکار عالیہ رئیسہ بھوپال

واقع ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء

جناب مستطاب معلی القاب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر و لیڈی لینسڈون صاحبہ کے جام صحت کے نوش کرنیکی جو تحریک نواب بیگمصاحبہ مکرمہ رئیسۂ بھوپال نے کی اوس کے جواب مین صاحب ممدوح الشان نے فرمایا۔

لیڈی صاحبان و جنٹلمین۔ نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے جن شفقت آمیز الفاظ مین لیڈی لینسڈون صاحبہ و میرے جام صحت کے نوش کرنیکی تحریک کی اوسکا مین پورے طور سے شکریہ ادا نہین کرسکتا ہون اس مرتبہ پھر نواب

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کو آسپر عدالت سشن مین مقدمہ دائر ہوا تہا میر نواب ضمانت پر حاضر عدالت رہتا تہا جب روئداد مسل سے اوسنے سمجہا کہ سزا پاوے گا بہاگ گیا گنپت سنگہ یا جمال الدین یا میر نواب کسی نے نہ امتحان دیا نہ سند وکالت مشروط بہ امتحان ہمارے محکمے سے دی گئی جمال الدین و میر نواب کو مختاری کی بہی اجازت نہین تہی جیسی کہ گنپت سنگہ کو خاص سلوانی مین مختاری کی اجازت تہی قمر علی کو اجازت وکالت کی دی گئی تہی مگر	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۲) بیگم صاحبہ مکرمہ کے مہمان ہونے مین ہمکو بیحد خوشی حاصل ہوئی بارہ مہینے ہونے اوسوقت جو مہانداری و مدارات ہماری ریاست بہوپال مین ہوئی اوسکو ہم بہول نہین گیے اور مجہکو یقین ہے کہ جو صاحبان اوس وقت ہمارے ہمراہ تہے وہ بہی نہین بہولے ہونگے جب مین ہندوستان مین ہون کسی واقعے نے میرے دلپر اس سے زیادہ پکا نقش نہین کیا جیسا کہ اوس موقع پر ہوا جبکہ بہنگام دعوت شاہی نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے پُرجوش اور چیدہ الفاظ مین گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کی طرف اپنی جان نثاری اور جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی طرف اپنی وفاداری کا اظہار کیا اوسوقت جو وعدہ مینے کیا تہا اُسکے بموجب نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کی تقریر کا پورا منشاء مینے جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی خدمت مین پیش کیا اور اب مین بخوشی تمام اس امر کا اظہار کرسکتا ہون کہ جو خیالات نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے اُسوقت ظاہر کیے تہے اُنکے سُننے سے جناب ممدوحہ بہت خوش ہوئین اس موقع پر جس مہربانی و عنایت کے ساتہہ نواب بیگم صاحبہ مکرمہ ہمسے پیش آئین اوسکا مین خاصکر ممنون و مشکور ہون کیونکہ گو جلدی کی حالت مین ہمارا اسوقت ریاست بہوپال مین ہوکر گذرا ہوا اور ہم زیادہ

نمبر پمفلٹ	نمبر تجویز
	بوجہ ثبوت بدچلنی کے چند روز بعد وہ اجازت مسترد کرلی گئی تہی غلام حسین بوہرہ رشتہ دار قمر علی نے اُسپر دعوی فوجداری مین دائر کیا تہا جسکے خوف سے قمر علی بہاگ گیا اور ابتک روپوش ہے دیوان ٹہاکر پرشاد کو دو مقدمونمین سزا رشوت ستانی و تغلب مال سرکار کی عدالت سے ملی اور الطاف حسین کو چھ مہینے قید کی سزا بجرم رشوت ستانی عدالت سشن جج سے ملی اُسکے بعد وہ اس ملک سے اپنے وطن ضلع فتحپور ہسوا کو چلا گیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۳) قیام نہین کرسکتے تہے تاہم جیسے ہی نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کو اس امر کی اطلاع ہوئی کہ آج
شب کو ہم یہان ہوکر گذرینگے کہ فوراً نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ نے اس بابت اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ چند ہی منٹ کے لیے ہم یہان
ٹھیرین اور نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کی مہمانداری کا دوبارہ لطف اُٹھائین نواب بیگم صاحبہ نے اب پہر سر عام اپنی وفاداری
کا اظہار فرمایا ہے اور مین بخوشی تمام نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کو اس امر کا یقین دلاتا ہون (حالانکہ اس یقین دلانے کی کچھ
ضرورت نہین) کہ ہندوستان کے رئیسونمین ایسا کوئی نہین ہے کہ جسکی وفاداری پر گورنمنٹ عالیۂ ہند کو بہ نسبت وفاداری
نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے زیادہ تر اعتماد کلی ہو اور جب کبھی نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے خیال مین گورنمنٹ عالیۂ ہند کی
امداد نواب بیگم صاحبہ کے لیے مفید ہوسکے تو اس امداد و تقویت کے پہونچانے مین مجھکو ہمیشہ خوشی ہوگی۔

اب مین حاضرین جلسہ سے استدعا کرتا ہون کہ نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے جام صحت کے نوش کرنے مین میرے شریک
ہون اور نیز اس خواہش مین کہ نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ کی عمر دراز اور ریاست کی بہبودی ہو۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
منشی عبدالعلی خان کے تنزل کی کیفیت جو عہد کرنل وارڈ صاحب بہادر مین ہوئی خود اُنکے اظہار سے ظاہر ہے ایسے گواہون کی بنا پر ثبوت مقدمات مندرج پمفلٹ کا دعویٰ کیا گیا ہے اور راز محکمۂ اجنبٹی تا حضور سکرٹری آف اسٹیٹ کوئی سماعت کرنیکے قابل کاتب پمفلٹ کی راے مین نہین ہے لہذا پارلیمنٹ سے درخواست اجراے کمیشن کیگئی ہے براہ خیانت پمفلٹ لکھوانے اور چھپوانے والونکا مقصد صرف یہ ہے کہ ایسی خیرخواہ ونیکنام ریاست کو اور حضور سرکار عالیہ کو ناقص کلمات سے یاد کر کے دلی رنج پہونچاوین اور ناواقف وکم عقل افراد رعایا و ناتجربہ کار ملازمان یا باشندگان ملک کو بھڑکاوین مرزایان کا نام اور نائب وزیر مال کا بطور ترجیع بند کے ہر جگہہ لکھا گیا ہے اور بلا سبب دشنام دہی کے ساتھہ مرزایان کا غلط حسب ونسب بھی بیان کیا گیا ہے اوسکی وجہ بھی یہی ہے کہ کوئی معقول وجہ نکتہ چینی کی انتظام ریاست مین نہین مل سکی لہذا دونون مرزایان کو جنکا اخراج غلطی سے ایک مرتبہ ہوا تھا	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
مقدمۃ الجیش قرار دیکر اور نائب مال و منتظم پولس کو مصلحتاً شامل کرکے یہ پمفلٹ تیار کیا گیا ہے ہمکو کوئی ضرورت تحقیقات نسب مرزایان کی نہین تہی لہذا ہمنے اوسپر پوری توجہ نہین کی لیکن سلسلۂ شہادت دیگر مطالب ضروری مین بیانات مفصلۂ ذیل سے یہ اکثر ثابت ہوگیا ہے کہ وہ شریف خاندان سے ہین اور اون کی والدہ بھی شریف خاندان کی ہین اون کا اور اُنکے گھر کا چال چلن ایسا ہے کہ اعلی درجے کے شریفون سے انکا بدرجۂ مساوات برتاؤ ہے اور یہ امر بھی غلط ہے کہ مرزایان کا اخراج بحکم سر لپیل گریفن صاحب بہادر ہوا تھا بلکہ بحکم کرنل وارڈ صاحب بہادر وزیر سابق بلا لینے کسی شہادت و جوابات مدعا علیہا کے ہوا تھا اور خود کرنل صاحب ہی نے حسب ہدایت ہنوی صاحب بہادر اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کے اپنا حکم منسوخ کرکے اجازت واپسی دی تھی جب ہمنے چارج عہدۂ وزارت کا لیا ہے دونون مرزایان شہر بہوپال مین موجود تھے یہ امر بھی صحیح نہین ثابت ہوا کہ مرزایان کے والد سیونی ہردہ	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
سے آئے تھے بلکہ اون کے دادا مرزا ولی بیگ ابتداءً اس ملک بہوپال مین آکر قلعدار ہوشنگ آباد مقرر ہوئے تھے جبکہ ضلع ہوشنگ آباد جز وریاست بہوپال کا تہا۔ شہادت حکیم محمد اشرف خان عرف بندی چہوٹو خان و منشی محمد سعد اللہ وکیل و میر بخشی حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ و غلام محبوب خانصاحب و مہتمم کارخانجات ریاست و خیر اللہ خان رسالدار و غلام مہدی خان پنشندار و منشی عبد العظیم وکیل و مولوی سید عبد الباقی ساکن سہسوان مؤید اس تحریر کی ہے۔ یہ امر بہت کچھ قابل لحاظ ہی کہ پولیٹیکل اجنٹ صاحب بہادر ہر سال ملک بہوپال کا دورہ کرتے ہین اور مفصل کی حالتونکو ملاحظہ فرماتے ہین اور اکثر ایام گرما و برشکال مین اُن کا قیام خاص بہوپال مین رہتا ہے۔ اگر رعایا کے پریشان اور مظلوم ہونے کی کچھ بہی اصلیت ہوتی جیسی پمفلٹ مین ظاہر کی گئی ہے تو یہ امر ممکن نہ تہا کہ وہ دورے کی حالت مین اُن کے سامنے	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
فریاد نہ کرتی اور اگر وہ واقعات جو پمفلٹ کے الفاظ مین بیان کیے گیے ہین کچھ بھی درست ہوتے تو یہ امر محال تہا کہ قیام بہوپال کے زمانے مین کوئی خبر یا کوئی عرضی یا کوئی آواز اُن لوگونکی جنکے معاملات کی خرابی ظاہر کی گئی ہے اون تک نہ پہونچتی۔ یہ کسقدر تعجب کی بات ہے کہ پمفلٹ کے لکھنے والے کو جو اس ملک کا باشندہ نہین ہے اور جسکو کوئی نہین پہچانتا رعایا نے اپنا فریادرس خیال کر لیا اور پولیٹکل اجنٹ صاحب بہادر کے سامنے کبھی یہ شکایتین نہ پیش کین۔ مرزایان کے جبر و اختیار کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اونکی حالت کو دیکھتے کچھ بھی قابل وثوق نہین ہے نہ اون کو ریاست سے کوئی عہدہ دیا گیا نہ اُنکا کوئی تعلق ریاست کے کسی کام سے ہے۔ وہ صرف پنشن پاتے ہین جو محکمہ مناصب سے اُن کو دیجاتی ہے اور بس۔ اون کا کام صرف اسیقدر ہے کہ سرکار عالیہ کی فیاضی سے خاموشی کے ساتھ پنشن کھائین اور دعاء دولت مین مصروف رہین۔	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
یہ الزام بالکل غلط ہے کہ سرکار عالیہ کے کانون تک رعایا کی فریاد نہین پہونچ سکتی جس شخص کو کچھ بھی بھوپال کے نظم ونسق سے واقفیت ہی اور جو شخص بہ حیثیت ملازم یا بہ حیثیت رعایا ہونیکے ملک بھوپال مین رہتا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ سرکار عالیہ سوا جمعہ کے جو تعطیل عام کا دن ہی ہفتے مین چھ دن برابر خود کام کرتی ہین اور ریاست کے کام کا بڑا حصہ اونکے شاہانہ اختیارات اور احکام کا پابند ہے جن کا حوالہ ہمنے اسی فیصلے مین اکثر موقعون پر دیا ہے۔ وہ تمام عرائض جن پر "ملاحظۂ خاص سرکار" کے الفاظ لکھے ہوتے ہین چاہین وہ اعلی شخص کی ہون چاہین ادنے کی۔ بغیر کسی اہلکار کے کھولے ہوے براہ راست سرکار عالیہ کے حضور مین جاتی ہین اور اون کو خود سرکار عالیہ اپنے ہاتھ سے کھولکر خود ہی ملاحظہ کرتی ہین اور بغیر مداخلت کسی دوسرے شخص کے خود ہی اُنکی داد رسی کیواسطے احکام صادر فرماتی ہین۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ رعایا کی فریاد اگر وہ واقعی فریادی ہو تو سرکار عالیہ کے حضور تک	

نمبر پمفلٹ	نمبر تجویز
	نہ پہونچے۔ ہم بہت خوش ہوتے اگر سچائی اور ایمانداری سے انتظامات پر نکتہ چینی کیجاتی جس سے ہمکو موقع کسی اصلاح کا انتظامات مین ملتا لیکن اس بیہودہ پمفلٹ سے صرف ہمارا ہی وقت ضائع نہین ہوا بلکہ اُن سب صاحبون کا بھی جنکے پاس بغرض ملاحظہ بھیجا گیا۔ چونکہ مین نے تحقیقات اس مقدمہ کی بحکم حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا کی ہے اور خود سرکار عالیہ نے تصدیق اظہارات اپنے دربار مین بھی کی ہے اور کوئی مقدمہ کسی شخص پر ثابت نہین ہوا جسکی سپردگی واسطے تحقیقات کے بمقابلہ کسی مدعا علیہ کے ضرور ہو لہذا کل مسل مقدمہ معہ اس تجویز کے بحضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا بغرض صدور حکم مناسب بھیجی جاوے۔ دستخط۔ سید محمد امتیاز علی خانصاحب بہادر وزیر ریاست بھوپال مورخہ ۲۳۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

نقل حکم ہرہائینس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا رئیس
دلاور اعظم طبقۂ اعلاء ستارۂ ہند و رئیسہ بھوپال دامت سلطنتہا ثبتہ ناصیہ تجویز
وزیر صاحب بہادر ریاست مرقوم ہشتم رجب سنہ ۱۳۱۱ ہجری

حکم ہوا کہ

یہ تجویز مع مثل نزدیک وزیر صاحب بہادر ریاست بھوپال کے بھیجی جاوے کہ آپنے مقدمہ متعلقہ پمفلٹ کی تحقیق کرلی اور گواہان موجودہ بھوپال کی میرے روبرو بھی تصدیق کرادی اب آپ بھی اسکو چھپوا دیں فقط مورخہ ہشتم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۱ ہجری۔

بقلم عبد الرشید

العبد

جوگل کشور

دستخط۔ منشی حکیم الدین میر منشی